# اعمال کی قبولیت

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# اعمال کی قبولیت

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

www.kitabosunnat.com

دار النور - اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اشاعت ________ جون 2019ء

قیمت ________ -/400 روپے

اہتمام ________ قدوسیہ اسلامک پریس
Tel: 042-37230585

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
25519
نمبر ..........

پاکستان میں ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37230585 Cell: 0321-4460487
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

دار النور
اسلام آباد
Mobile: 0335-5666876 , 0321-5336844

متحدہ عرب امارات میں ملنے کا پتہ

دار السلام، شارجہ
Phone: 00971 6 5632623
Fax: 5632624

سعودی عرب میں ملنے کا پتہ

دار الفرقان
الریاض سعودی عرب
Phone & Fax: 4354686
Mobiles: 0507419921-0508176378
0553093117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست مضامین

## پیشِ لفظ


❀ تمہید ---------- 23

چار سوالات ---------- 23

❀ کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں ---------- 24

❀ خاکۂ کتاب ---------- 24

❀ شکر و دعا ---------- 25


## ...... مبحث اول ......

## قبولیتِ اعمال کی اہمیت


❀ تمہید ---------- 27

ا: ہر بظاہر اچھا عمل قبول نہیں ہوتا:

تین دلیلیں:

i: آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے کی قربانی کا قبول نہ کیا جانا:

ارشادِ تعالیٰ: وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ ......... الآية ---------- 27

❀ دو مفسرین کے اقوال ---------- 28

ii: ساٹھ سالہ نمازی کی کسی نماز کا بھی قبول نہ ہونا:

ارشادِ نبوی ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي سِتِّينَ ...... الحديث ---------- 29

iii: بعض لوگوں کے صیام و قیام کا قبول نہ ہونا:

دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ: رُبَّ صَائِمٍ ...... الحديث ---------- 29




" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شرحِ حدیث میں شیخ جانباز کا بیان:

## ب: نیک اعمال کے بعد توبہ واستغفار کرنے کی تلقین:

امام ابن قیم کا بیان ---------------------------------------- 30

چار دلائل:

i: وضو کے بعد [تَوَّابِیْن] میں شامل کیے جانے کی التماس:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَنْ تَوَضَّأَ.................الحدیث------------------ 31

ii: وقوفِ عرفات کے بعد حکمِ استغفار:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا....الآیة --------------------------- 32

آیتِ شریفہ کی تفسیر میں شیخ سعدی کا قول------------------------- 32

iii: دعوت و جہاد کی عظیم کامیابی پر حکمِ استغفار:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ.... الآیات-------------------- 33

تفسیر سورہ میں دو مفسرین کے اقوال--------------------------- 34

iv: حکمِ ربانی کی تعمیلِ نبوی ﷺ ----------------------------------------

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی دو روایات: ''مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ---------- 35

''يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.''------------ 36

## ج: عظیم لوگوں کا قبولیتِ اعمال کے متعلق اندیشہ:

تین دلیلیں:

i: تعمیرِ کعبہ کے دوران ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی فریاد:

ارشادِ تعالیٰ: ﴿وَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ .... الآیة---------------------- 36

چار مفسرین کے اقوال--------------------------------------- 37

لطیف نکتہ:

[اِقْبَلْ] کی بجائے [تَقَبَّلْ] کہنے کی حکمت ---------------------- 38



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii: عمران کی بیوی کی نذر کی قبولیت کی فریاد:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ ..........الآية---------------- 38

تنبیہ: [اِقْبَلْ] کی بجائے (فَتَقَبَّلْ) کہنے کی حکمت ---------------------- 39

iii: نبی کریم ﷺ کا نماز کے بعد استغفار:

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ: "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ...... الحدیث --- 39

حدیث شریف کے حوالے سے پانچ باتیں------------------- 40

iv: عملِ مقبول کے لیے دعائے نبوی ﷺ:

قولِ نبوی ﷺ: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ------------------------ 41

دعائے نبوی ﷺ کے حوالے سے دو باتیں ------------------------ 42

v: قبولیتِ اعمال کی خاطر اہلِ ایمان کا اندیشہ:

ا: تا حدِ استطاعت نیکیاں کرنے والوں کا ڈرتے رہنا:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا..... الآية --------- 42

آیتِ شریفہ کے حوالے سے تین باتیں:

ا: ﴿يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا﴾ سے مراد:

چار مفسرین کے بیانات --------------------------- 43

ب: ﴿وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ سے مراد:

دو مفسرین کے اقوال-------------------------------- 44

ج: آیتِ شریفہ کی تفسیرِ نبوی ﷺ:

ارشادِ نبوی ﷺ: "لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ - رضی اللہ عنہما -!..... الحدیث-- 45

ب: عظیم خوبیوں کے حامل جنتوں اور چشموں والوں کا بوقتِ سحری استغفار:

دلیل:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي.........الآيات------------- 45



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دو مفسرین کے بیانات ---------------------------------------- 47

......مبحث دوم......

## قبولیت اعمال کی شرائط

تمہید ---------------------------------------------------------------- 49

### پہلی شرط......شرک سے مکمل براءت

دو دلیلیں:

1: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ تِلْكَ حُجَّتُنَا ...... مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ------------ 50
آیاتِ کریمہ کے متعلق پانچ مفسرین کے اقوال ------------------------- 52
2: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ لَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ ...... مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ ------------ 53
آیتِ شریفہ کے متعلق چار مفسرین کے اقوال ------------------------- 54
آیتِ شریفہ کے حوالے سے آٹھ باتیں ---------------------------------- 56

تنبیہ:

شرک سے مراد ---------------------------------------------------------- 57

### دوسری شرط......اخلاص

ا: اخلاص سے مراد:

علامہ شوکانی کا قول ---------------------------------------------------- 58

ب: قبولیتِ اعمال کی خاطر شرطِ [اخلاص] کے دلائل:

1: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا.................. الآیتین ------------ 58
دو مفسرین کے اقوال ---------------------------------------------------- 59

دونوں آیاتِ شریفہ کے حوالے سے پانچ باتیں:

i: حکمِ عبادت کے ساتھ اخلاص کا حکم ---------------------------------- 59
ii: ﴿مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ میں ترتیب کی تبدیلی کا ثمرہ ---------------------- 60



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iii: [الدِّيْنَ] پر [اَلْ] کا استغراقیہ ہونا ---------------------------- 60
iv: [أَلَا لَهُ الدِّيْنُ] میں حکمِ اخلاص کی علّت وسبب کا بیان ------------ 60
اس جملے کی تاکید اور زور کو اجاگر کرنے والی چار باتیں------------- 60
v: نبی کریم ﷺ کو دیئے گئے حکم کی ہمارے لیے اہمیت ------------- 61
2: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ .............. الآیات ------------ 61
آیاتِ کریمہ کے حوالے سے آٹھ باتیں:
i: تین مرتبہ (قُلْ) فرمانے کا مقصود -------------------------- 62
ii: دو دفعہ [إِنِّي] فرمانے کا ثمرہ ---------------------------- 62
iii: حکمِ عبادت کے ساتھ [مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ] فرمانا ------------------ 62
[مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ] میں تین باتیں -------------------------- 63
iv: دوسری آیتِ شریفہ میں حکم کی غرض وغایت کا بیان -------------- 63
v: تیسری آیتِ شریفہ میں حکم سے مراد کا بیان------------------- 64
vi: چوتھی آیتِ شریفہ میں حکمِ ربانی کی تعمیل کے اعلان کا حکم ----------- 64
تنبیہ:
پہلی اور چوتھی آیتِ شریفہ میں تکرار کا نہ ہونا:
پہلی آیتِ شریفہ میں حکمِ اخلاص اور چوتھی میں تعمیل کا بیان ------------- 64
vii: چوتھی آیت میں بات کی تاکید کے لیے تین باتیں----------------- 65
آیتِ شریفہ کے جزء [لَّهُ دِيْنِيْ] کے متعلق دو باتیں ----------- 65
viii: اخلاص سے ہٹنے کی کسی امتی کے لیے گنجائش نہ ہونا ----------- 66
3: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ.............. الآیتین ------------- 66
دونوں آیاتِ شریفہ کے حوالے سے نو باتیں:
i: پہلی آیت اور اس سے سابقہ دونوں آیتوں کا [قُلْ] سے آغاز ----------- 67



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii: آغازِ آیت میں [إِنَّ] سے بات کی تاکید ---------- 67
iii: (صَلَاتِي) سے ہر قسم کی نماز کا مراد ہونا ---------- 67
iv: [نُسُكِي] کی تفسیر میں چار اقوال ---------- 67
v: (مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي) کے تین معانی ---------- 68
vi: (لِلّٰهِ) کے [لام] کے دو معانی ---------- 68
vii: (رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) کے ساتھ بات کی علّت کا بیان ---------- 68
viii: (لَا شَرِيْكَ لَهٗ) کے دو معانی ---------- 68
ix: (بِذٰلِكَ أُمِرْتُ) کے حوالے سے تین باتیں:
ا: [مشار إليه] کے متعلق دو اقوال ---------- 69
ب: [بِذٰلِكَ أُمِرْتُ] ترتیب کی تبدیلی سے جملے میں حصر ہونا ---------- 69
ج: اخلاصِ عبادت کا حکم ربانی ہونا ---------- 69
4: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ مَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا ......... الآية ---------- 70
آیتِ شریفہ کے حوالے سے آٹھ باتیں:
i: [اثبات سے پہلے نفی] کے اسلوب کا استعمال ---------- 70
ii: [لَهُ الدِّيْنَ] میں ترتیب کی تبدیلی ---------- 70
iii: [الدين] میں [ال] کا استغراقیہ ہونا ---------- 71
iv: [لَهُ الدِّيْنَ] سے [مُخْلِصِيْنَ] کے معنیٰ کی تاکید ---------- 71
v: [حُنَفَآءَ] سے بھی [مُخْلِصِيْنَ] کے معنیٰ کی تاکید ---------- 71
vi: قریب کی جانب (ذٰلِكَ) سے اشارہ کرنے میں اُس کی عظمت کا نمایاں ہونا 71
vii: (دِيْنُ الْقَيِّمَةِ) سے مراد ---------- 71
viii: سابقہ شریعتوں میں بھی خالص عبادت کا حکم ---------- 71
5: فرمانِ نبوی ﷺ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ ......... الحديث ---------- 72



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شرحِ حدیث میں حافظ ابن رجب کا بیان ---------------------------- 73

6: آنحضرت ﷺ کا [ایمان] کو اخلاص قرار دینا:

فرمانِ نبوی ﷺ: "اَلْإِخْلَاص" ---------------------------- 73

❀ اس حدیث کا [اَلْحَجُّ عَرَفَةُ] کی مانند ہونا ---------------------------- 74

7: آنحضرت ﷺ کا غیر خالص عمل کو اجر سے خالی قرار دینا:

فرمانِ نبوی ﷺ: "لَا شَيْءَ". ---------------------------- 74

حدیث شریف کے حوالے سے چار باتیں:

i: [لا] نفی جنس کے اسمِ نکرہ پر آنے سے نفی میں عموم ہونا ---------------- 75

ii: تین دفعہ ایک ہی جواب فرمانا ---------------------------- 76

iii: تین مرتبہ ضمنی التماس کے باوجود ضابطہ میں تبدیلی نہ فرمانا ------------ 76

iv: ضابطے کی نہایت قوی اسلوب سے تاکید ---------------------- 76

❀ ضابطے کی قوت پر دلالت کرنے والی سات باتیں -------------- 76

8: فرمانِ نبوی ﷺ: "أَيُّهَا النَّاسُ! أَخْلِصُوْا أَعْمَالَكُمْ ............ الحدیث ---- 78

تنبیہ:

هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ سے مراد ---------------------------- 79

حدیث شریف کے متعلق چار باتیں:

i: آغاز میں (أَيُّهَا النَّاسُ) فرمانا ---------------------------- 80

ii: حکمِ اخلاص کی علّت کا بیان ---------------------------- 80

iii: ضابطے کی نہایت زوردار اسلوب سے تاکید:

ضابطے کی قوت پر دلالت کرنے والی تین باتیں ------------------ 80

iv: دورائج جملوں کی غلطی کی نشان دہی سے بات کا نکھارنا ------------- 80

❀ پہلے جملے میں تاکید پر دلالت کرنے والی تین باتیں --------------- 80



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



9: ارشادِ ربانی: ﴿وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ---------------- 81

❀ بعض مفسرین کے اقوال ---------------- 81

10: قولِ نبوی ﷺ: "اَللّٰهُمَّ حَجَّةً لَا رِيَاءَ فِيهَا......... الحديث ---------------- 82

دوسری روایت: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا.......... الحديث ---------------- 82

11: فرمانِ نبوی ﷺ: "بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.......... الحديث ---------------- 83

نہایت توجہ طلب بات:

دین کی آڑ میں قاصدِ دنیا کے لیے آخرت میں کچھ نہ ہونا ---------------- 84

امام مالک کی نگاہ میں گھٹیا لوگ ---------------- 84

12: فرمانِ نبوی ﷺ: "إِنَّ أَخْوَفَ مَآ أَخَافُ......... الحديث ---------------- 84

13: فرمانِ نبوی ﷺ: "إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى......... الحديث ---------------- 85

دوسری روایت: فرمائش پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیث کا بیان کرنا:

حدیث بیان کرنے سے پیشتر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کیفیت ---------------- 89

حدیث سننے کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ کی حالت ---------------- 91

دونوں روایتوں میں ریاکاروں کے متعلق چھ باتیں ---------------- 92

14: اخلاص کے لیے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دُعا:

قرآن کریم میں ان کی دُعا ﴿ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا.......... الآيتين ---------------- 92

[مُسْلِمَيْنِ] کی تفسیر:

حضراتِ مفسرین کا ایک قول ---------------- 93

15: ریاکاری سے بچاؤ کے لیے دعائے نبوی ﷺ:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ.......... الخ ---------------- 94

تیسری شرط...... اتباعِ نبوی ﷺ

ا: سات دلائل:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# فہرست مضامین

1: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوْا ........... الآية------------------ 96
علامہ رازی کی تفسیر ------------------------------------------------ 96
2: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ..................... الآية---------------- 97
تین مفسرین کے اقوال -------------------------------------------- 97
3: فرمانِ نبوی ﷺ: ''مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا......... الحديث -------- ------------------ 98
دوسری روایت: ''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا.............. الحديث --------- -------------------- 99
[فَهُوَ رَدٌّ] کی شرح:
امام نووی کا بیان ------------------------------------------------- 99
روزمرہ زندگی سے ایک مثال--------------------------------------- 99
حدیث کی شان وعظمت کے متعلق تین علماء کے اقوال----------------------- 100
4: انس رضی اللہ عنہ کی دو روایتیں:
زائد از سنت اعمال کے ارادوں پر کڑا احتساب --------------------------- 102
تنبیہ:
زائد از سنت اعمال پر عام وخاص دونوں طریقوں سے احتساب ---------- 106
5: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی دو روایتیں:
ابن مظعون رضی اللہ عنہ کی زائد از سنت عبادت پر سخت احتساب ------------------ 106
6: سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم:
فرمانِ نبوی ﷺ: ''وَ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي......... الحديث ------------------ 109
7: مناسکِ نبوی ﷺ سیکھنے کا حکم:
فرمانِ نبوی ﷺ: ''لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ.............. الحديث ------------------ 110
شرحِ حدیث میں علامہ نووی کا بیان ---------------------------------- 110
حج کے لیے اعلانِ نبوی ﷺ اور اس کی حکمت -------------------- 112



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سلف صالحین کا اہتمام:

پانچ واقعات:

1: بعداز عصر نفلی نماز پر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مارنا:

صحیح مسلم کی روایت ---------- 113

تنبیہ:

خلافِ سنت کام پر مارنے کا اختیار عامۃ الناس کو نہ ہونا ---------- 114

2: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسنون طواف کو ناپسند کرنے پر شدید احتساب:

صحیح مسلم کی روایت ---------- 114

شرحِ حدیث میں علامہ نووی کا قول ---------- 115

3: رکنِ شامی کو چھونے کی تجویز پر شدید فاروقی رضی اللہ عنہ احتساب:

روایتِ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ ---------- 116

تنبیہ:

علتِ احتساب کا بیان ---------- 118

4: شامی کونوں کو چھونے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا احتساب:

مسند احمد کی روایت ---------- 118

قصہ کے حوالے سے دو باتیں ---------- 119

5: امام مالک کا مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام باندھنے کے ارادے پر احتساب:

امام ابن عیینہ کی روایت ---------- 120

چوتھی شرط ...... رزقِ حلال

1: قبولیتِ صدقہ کے لیے کمائی کی پاکیزگی کا شرط ہونا:

ا: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ تَصَدَّقَ ......... وَ لَا يَقْبَلُ ......... الحديث ---------- 122

تین دیگر روایات ---------- 123



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ان روایتوں کے متعلق پانچ باتیں:

i: فضیلت کا تعلق صرف پاکیزہ کمائی والے صدقے سے ہونا ---------------- 123

ii: (لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ) کا [مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ] صفت کا سبب ہونا ----- 124

iii: (لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ.....) میں نفی واثبات سے جملے کی قوت میں اضافہ --------- 124

iv: (وَ لَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ) کا پہلے جملے [لَا يَقْبَلُ.....] سے زیادہ قوی ہونا------ 124

v: حدیث پر دو محدثین کے عنوانات ---------------------------------- 125

ب: فرمانِ نبوی ﷺ: ''إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ......... الحديث ---------- 125

حدیث کے حوالے سے تین باتیں:

i: [نفی] کے بعد [اسم نکرہ] کی بنا پر ہر قسم کے اجر وثواب کی نفی ------------ 126

ii: ناجائز کمانے اور زکاۃ ادا نہ کرنے، دونوں کا گناہ ہونا ---------------- 126

iii: حرام کمائی والا زکاۃ دینا نہیں، بلکہ ناجائز کمائی چھوڑے -------------- 127

2: ناجائز کمائی سے صدقہ کے علاوہ دیگر مالی عبادات کا بھی قبول نہ ہونا:

ا: فرمانِ نبوی ﷺ: ''مَنْ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ......... الحديث ---------- 127

شرحِ حدیث میں استاذ محمد مصطفیٰ کا بیان ---------------------------- 127

ب: فرمانِ نبوی ﷺ: ''مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَأْثَمٍ ------------------------ 128

3: ناجائز کمائی والے کی دعا قبول نہ ہونا:

فرمانِ نبوی ﷺ: ''أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ.................. الحديث ---------- 128

حدیث شریف کے حوالے سے دس باتیں:

i: بھرپور توجہ مبذول کروانے کی خاطر [أَيُّهَا النَّاسُ] سے آغازِ گفتگو --- 130

ii: [أَيُّهَا النَّاسُ] کے بعد [إِنَّ] کے ذکر کا فائدہ ------------------------ 130

iii: [مالِ خبیث] کی [اللّٰهُ طَيِّبٌ] سے مناسبت کا نہ ہونا ------------ 130

iv: [غیر طیب مال] کی عدمِ قبولیت کی تین حکمتیں --------------------- 130



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



v: رسولوں علیہم السلام کو [اکلِ حلال] کا حکم دینے میں دو قابلِ توجہ پہلو ---------- 131

vi: رسولوں علیہم السلام کو [عملِ صالح] سے پہلے [اکل حلال] کے حکم کی حکمت ---- 132

vii: ناجائز کمائی والے کے تذکرہ سے پہلے لفظ (ثُمَّ) کے ذکر کی حکمت ----- 132

viii: [یُطِیْلُ السَّفَرَ] میں سفر سے مراد ------------------------- 132

ix: اسبابِ قبولیت کے باوجود، ناجائز کمائی والے کی دعا قبول نہ ہونا------- 132

x: [حرام روزی] کا دیگر بدنی عبادات کو بھی [دُعا] کی مانند رد کروا دینا ------ 134

......مبحث سوم......

## قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ بننے والے دیگر کام

تمہید ----------------------------------------------------------- 136

1: مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب:

2: بدعتی کو مدینہ طیبہ میں پناہ دینا:

دلیل: [ارشادِ نبوی ﷺ: ''اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ ............... الحدیث ------------- 138

حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں:

i: [عَدْلٌ] اور [صَرْفٌ] سے مراد ------------------------------ 138

ii: [قبول نہ کرنے] سے مراد------------------------------------ 139

3: اہلِ مدینہ پر ظلم کرنا اور انہیں خوف زدہ کرنا:

دو دلیلیں:

i: حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ: ''اَللّٰھُمَّ مَنْ ظَلَمَ ............الحدیث ------------ 139

ii: حدیث سائب رضی اللہ عنہ: ''مَنْ أَخَافَ ............ الحدیث ------------- 140

4: قطع رحمی:

دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''إِنَّ أَعْمَالَ بَنِيْ آدَمَ تُعْرَضُ ............الحدیث ------- 140



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قطع رحمی کی سنگینی کے متعلق دو دیگر حدیثیں:

i: ارشادِ نبوی ﷺ: "إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ ............... الحدیث ------- 141

شرحِ حدیث میں دو محدثین کے بیانات ---------------------- 143

ii: ارشادِ نبوی ﷺ: "مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ ............... الحدیث ------- 144

حدیث پر امام ابن حبان کا تحریر کردہ عنوان ---------------------- 144

5: باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا:

6: مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا:

دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ "وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى ............... الحدیث ---------------- 145

شرح حدیث میں علامہ نووی کا بیان ---------------------- 145

صحیح بخاری کی ایک روایت ---------------------- 146

تین تنبیہات ---------------------- 146

7: والدین کی نافرمانی:

8: احسان جتلانا:

9: تقدیر کا انکار کرنا:

دلیل:

i: ارشادِ نبوی ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ ......... الحدیث ---------------- 147

حدیث کے متعلق تین باتیں:

ا: [عَاقٌّ] کی شرح میں ملا علی قاری کا قول ---------------------- 148

ب: [مَنَّان]:

i: شرح میں ملا علی قاری کا قول ---------------------- 148

ii: قرآن کریم میں [احسان جتلانے کی ممانعت]:

www.kitabosunnat.com



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ ...... الآية ------- 149

آیتِ شریفہ کے حوالے سے دو باتیں:

ا: آیت شریفہ میں صیغۂ مخاطب کے استعمال کی حکمت -- 149

ب: تفسیر آیت میں تین مفسرین کے اقتباسات ------- 149

ج: [اَلْمُكَذِّبُ بِالْقَدَرِ]:

[قدر] یا [تقدیر] سے مراد ------------------------------------ 151

تقدیر پر ایمان لانے کے متعلق دیگر تین احادیث -------------------- 151

[لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ] کی شرح میں علامہ مبارکپوری کا قول -- 153

10: مسلمان کے عہد وامان کو توڑنا:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ .......... الحدیث ------------ 154

شرح حدیث میں حافظ ابن حجر کا قول ------------------------------ 154

11: قصاص لینے میں رکاوٹ بننا:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيًا .......... الحدیث ---------------------- 155

12: نشے میں ہونا:

13: خاوند کی نافرمانی:

14: مالک سے فرار:

دو احادیث:

i: ارشادِ نبوی ﷺ: ''ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ .......... الحدیث -------------------- 156

ii: ارشادِ نبوی ﷺ: ''اِثْنَانِ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا .......... الحدیث ---------- 157

پانچ تنبیہات:

پہلی تنبیہ: خاوند کی فرمانبرداری کا حدودِ شریعت میں ہونا:

دلیل:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ارشادِ نبوی ﷺ: ''لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ......... الحدیث -------- 157

علامہ نووی کا موقف ---------------------------------- 158

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بیان ---------------------------------- 158

دوسری تنبیہ: خاتون کا صرف عذرِ شرعی کے بغیر نہ آنے پر گناہ گار ہونا ---------------- 158

تیسری تنبیہ: خاوند کے خلافِ شریعت بلانے کی تین مثالیں:

پہلی مثال:

حالتِ حیض میں جماع کے لیے بلانا:

دو دلیلیں ---------------------------------------------- 158

دوسری مثال:

دبر میں جماع کی خاطر بلانا:

اس کی ممانعت کے متعلق تین احادیث شریفہ ---------------------------- 161

تینوں احادیث کے متعلق چار باتیں ---------------------------- 162

تیسری مثال:

شرم گاہ بیوی کے منہ میں ڈالنے (Oral Sex) کے لیے بلانا:

اس کام کی قباحت کے تصور کی خاطر پانچ باتیں ---------------------------- 163

خاوند کی جانب سے مجبور کرنے پر بیوی کا طرزِ عمل ---------------------------- 172

چوتھی تنبیہ: خاوند کی نافرمانی کی ممانعت کا زنا سے بچاؤ کی ایک اسلامی تدبیر ہونا ------ 173

پانچویں تنبیہ: [فرار ہونے والی لونڈی] کا حکم [مفرور غلام] جیسا ہونا ---------------- 173

15: مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ ...... الحدیث ---------------------------- 174

حدیث کے حوالے سے تین باتیں ---------------------------- 174



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



16: خاتون کا مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آنا:

ارشادِ نبوی ﷺ: ''أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ .......... الحديث ---------- 176

دو تنبیہات ---------- 176

## ......مبحث چہارم......

# مقبول اعمال کو برباد کرنے والے گناہ

تمہید ---------- 178

امام ابن قیم کا قول ---------- 178

گناہوں سے اعمال صالحہ کی بربادی:

دو دلیلیں:

i: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ.............. الآية ---------- 178

تفسیرِ آیت میں تین بیانات:

ا: عمر فاروق اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ---------- 179

ب: امام ابن قیم کا بیان ---------- 180

ج: شیخ سعدی کا بیان ---------- 181

ii: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا......... الآية ---------- 182

تفسیر آیت کے متعلق چار اقوال:

ا: حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق امام ابو عالیہ کا قول ---------- 182

ب: امام حسن بصری کا قول ---------- 183

ج: امام ابن شہاب کا قول ---------- 183

د: امام قتادہ کا قول ---------- 183

سلف صالحین کے اقوال:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حافظ ابن رجب کا بیان ---------- 184
حذیفہ رضی اللہ عنہ، امام عطاء اور امام احمد کے اقوال ---------- 184
ایک شبہ اور اس کا ازالہ:
شبہ: [نافرمانی سے اعمالِ صالحہ کی بربادی خوارج اور معتزلہ کا مذہب ہونا] ---------- 185
ازالۂ شبہ:
i: معیارِ حق کتاب وسنت ہے، کسی کی مخالفت نہیں:
یہود کی مخالفت میں حالتِ حیض میں مباشرت کی تجویز کو آنحضرت ﷺ
کا ناپسند کرنا:
حدیث مسلم ---------- 185
ii: اس موقف کا خوارج اور معتزلہ کی رائے سے مختلف ہونا ---------- 186

## مقبول اعمال کو برباد کرنے والے پانچ گناہ

### -1-

### مرتد ہونا

دلیل:
ارشادِ باری تعالیٰ:
﴿وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ ...... الآية ---------- 188
آیت شریفہ کے حوالے سے چار باتیں ---------- 188

### -2-

### اللہ تعالیٰ پر حلفیہ حکم لگانا

دلیل:
حدیثِ جندب رضی اللہ عنہ: "أَنَّ رَجُلًا ...... الحديث ---------- 189
حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں: ---------- 190



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



-3-

## آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بولنا اور عام لوگوں سے گفتگو کے انداز میں باآواز بلند بات کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا...... ......الآية---------------- 191

آیتِ شریفہ کے حوالے سے پانچ باتیں ---------------------------- 192

-4-

## نمازِ عصر چھوڑنا

دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ: "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ .......... الحديث ---------------- 195

حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں ---------------------------- 195

-5-

## [بَیْعُ الْعِیْنَةِ] سے [جہاد کے عمل] کی بربادی

دلیل:

قولِ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا: "أَبْلِغِیْ زَیْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ......... الخ ------------- 196

اس روایت کے حوالے سے تین باتیں ---------------------------- 198

...... مبحث پنجم ......

## اعمال کو قبول کروانے کی تدبیریں

تمہید ------------------------------------------------ 200

-۱-

## سچی توبہ

دو دلیلیں:

1: حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما: إِنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ ---------------------------- 200



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حدیث میں مذکور دونوں مقامات کی آیات کے حوالے سے دو باتیں ---------- 202

2: ابوطویل شطب ممدود رضی اللہ عنہ کی حدیث ---------- 203

حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں ---------- 205

- ب -

اعمال کی قبولیت کی دعا

دعائے ابراہیم واسماعیل علیہما السلام:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ---------- 206

- ج -

مقبول اعمال عطا کیے جانے کی التجا

دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ---------- 207

حرفِ آخر

ا: خلاصۂ کتاب ---------- 208

ب: اپیل ---------- 217

فہرست مصادر ومراجع ---------- 227-219



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پیشِ لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ أَتْبَاعِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ.

أَمَّا بَعْدُ:

کتنے ہی کام ایسے ہیں، جو کرنے یا دیکھنے والوں یا دونوں ہی قسم کے لوگوں کی نگاہ میں نہایت پسندیدہ ہوتے ہیں، لیکن رب ذوالجلال کے ہاں رائی کے ذرے کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ علاوہ ازیں کتنے ہی قدر و قیمت والے اعمال اُن کے کرنے والوں کی دیگر کرتوتوں کی بنا پر بے وقعت اور بے حیثیت قرار پاتے ہیں۔

## چار سوالات:

اپنی اور قارئین حضرات و خواتین کی تنبیہ و تذکیر اور خیر خواہی کی غرض سے اس کتاب میں حسبِ ذیل پانچ سوالات کے حوالے سے گفتگو کرنے کی توفیق الٰہی سے عاجزانہ کوشش کی جارہی ہے:

1: قبولیتِ اعمال کی اہمیت کیا ہے؟

2: قبولیتِ اعمال کی شرائط کیا ہیں؟

3: قبولیت کی شرائط ہونے کے باوجود اعمال کو اکارت کرنے والے کام کیا ہیں؟

4: مقبول اعمال کو برباد کرنے والے گناہ کون سے ہیں؟



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



5: قبولیت میں رکاوٹوں کو دُور کرنے کی تدبیریں کیا ہیں؟

## کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں:

توفیق الٰہی سے حسبِ ذیل چار باتوں کے اہتمام کی کوشش کی گئی ہے:

1: کتاب کی اساس اور بنیاد کتاب وسنت ہے۔

2: احادیث شریفہ کو غالباً بنیادی مصادر سے نقل کیا گیا ہے۔ صحیحین کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث سے منقولہ احادیث کے متعلق ماہرِ فن علماء کے اقوال درج کیے ہیں۔ صحیحین کی احادیث کے ثبوت پر اُمت کے اجماع کی بنا پر اُن کے بارے میں اہلِ علم کے اقوال ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

3: آیاتِ کریمہ اور احادیثِ شریفہ سے استدلال میں تفاسیر اور شروح حدیث سے استفادہ کیا گیا ہے۔

4: ایک جزئی اور ضمنی موضوع [خاوند کی نافرمانی] کے متعلق خلافِ معمول تفصیلی گفتگو اس کے متعلق ایک عام غلط فہمی کے ازالے اور جہالت کے خاتمے کے ارادے سے کی گئی۔

5: تفصیلی معلومات کے خواہاں حضرات وخواتین کے لیے کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کے متعلق مفصل معلومات درج کر دی گئی ہیں۔

## خاکہ کتاب:

پیش لفظ

مبحث اول: قبولیتِ اعمال کی اہمیت

مبحث دوم: قبولیت اعمال کی شرائط

پہلی شرط......شرک سے مکمل براءت

دوسری شرط......اخلاص

تیسری شرط......اتباع نبوی ﷺ



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



چوتھی شرط...... رزقِ حلال
مبحث سوم: قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ بننے والے دیگر کام
مبحث چہارم: مقبول اعمال کو برباد کرنے والے گناہ
مبحث پنجم: اعمال کو قبول کروانے کی تدبیریں
حرفِ آخر: خلاصہ کتاب واپیل

## شکر و دعا:

بندۂ ناتواں اپنے رب کریم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہے، کہ انہوں نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ ایسے ضعیف بندے کو اس بنیادی موضوع کے متعلق یہ اوراق ترتیب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

فَلَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَ لَهُ الْحَمْدُ مِلْأَ مَا خَلَقَ، وَ لَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَآءِ، وَ لَهُ الْحَمْدُ مِلْأَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَآءِ، وَ لَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ مَآ أَحْصٰى كِتَابُهُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ لَهُ الْحَمْدُ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ۔ [1]

ربِّ حَيّ و قیُّوم کے حضور اپنے محترم والدین کے لیے دعا گو ہوں، کہ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی خاطر...... ہمارے گمان کے مطابق...... تاحدِّ استطاعت جدوجہد کی۔ رب کریم ان کی نسل کو اپنی رحمت سے اُن کے لیے صدقہ جاریہ بنا دیں۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا﴾

اپنی اہلیہ محترمہ، بیٹوں اور بہوؤں کے لیے ان کے حسنِ تعاون اور خدمت کے لیے دُعا گو

---

[1] ترجمہ: اُن ہی کے لیے تمام تعریف ان کی مخلوق کی گنتی کے برابر، اُن ہی کے لیے تمام تعریف اُن کی مخلوق کی بھرائی کے برابر، اُن ہی کے لیے تمام تعریف زمین اور آسمان میں موجود تمام چیزوں کی گنتی کے برابر، اُن ہی کے لیے تمام تعریف زمین اور آسمان میں موجود تمام چیزوں کی بھرائی کے برابر، اُنہی کے لیے تمام تعریف اُن کی کتاب میں شمار کردہ چیزوں کی گنتی کے برابر، اُن ہی کے لیے تمام تعریف ہر چیز کی گنتی کے برابر اور اُن ہی کے لیے ہر تعریف ہر چیز کی بھرائی کے برابر۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور شکر گزار ہوں۔ کتاب کی مراجعت میں تعاون کے لیے عزیز القدر بیٹے ڈاکٹر حافظ سجاد الٰہی، قابل احترام بھائیوں اور عزیز دوستوں ڈاکٹر سہیل حسن اور میاں محمد شفیع ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ر) اور عزیز القدر شیخ عمر فاروق قدوسی کے لیے دُعا گو اور شکر گزار ہوں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی جَمِیْعًا خَیْرَ الْجَزَآءِ فِي الدَّارَیْنِ.

ربّ کریم اس معمولی اور عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائیں۔ اسے میرے، میرے اہل و عیال، بہن بھائیوں، ان کے اہل و عیال اور قارئین کے لیے دین و دنیا کی خیر و برکات کا سبب بنا دیں۔ إِنَّهُ سَمِیْعٌ مُّجِیْبٌ. وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ أَتْبَاعِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ.

اسلام آباد

فضل الٰہی

بروز جمعۃ المبارک، 10:15 صبح،

مؤرخہ 20 شعبان 1440ھ

بمطابق 26 اپریل 2019م



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



......مبحث اوّل......

# قبولیتِ اعمال کی اہمیت

**تمہید:**

انسان کی اس دنیا میں بہت بڑی سعادت اچھے اعمال کے سرانجام دینے میں ہے، لیکن یہ سعادت تب ہے، کہ جب بظاہر اچھے اعمال بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں۔ توفیقِ الٰہی سے ذیل میں اسی حوالے سے تین عنوانات کے ضمن میں قدرے تفصیل پیش کی جارہی ہے:

ا: بظاہر ہر اچھا عمل قبول نہیں ہوتا

ب: نیک اعمال کے بعد توبہ واستغفار کی تلقین

ج: عظیم لوگوں کا قبولیت اعمال کے متعلق اندیشہ

## ا: بظاہر ہر اچھا عمل قبول نہیں ہوتا

عمل کرنے یا دیکھنے والے یا دونوں ہی کی نظر میں [اچھا عمل] ضروری نہیں، کہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جائے۔ کتنے ہی ایسے عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں بالکل بے حیثیت ہوتے ہیں اور انہیں ردّ کر دیا جاتا ہے۔ قرآن وسنت کی اس سلسلے میں متعدد نصوص میں سے تین کے حوالے سے قدرے تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

### i: آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے کی قربانی کا قبول نہ کیا جانا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (1)

(1) سورة المائدة / الآية 27.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: [اور اُن پر آدم -علیہ السلام- کے دو بیٹوں کی خبر کی حق کے ساتھ تلاوت کیجیے۔ جب دونوں نے قربانی کی، تو اُن میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اُس نے کہا: ''یقیناً میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔'' اُس (یعنی دوسرے) نے کہا: ''اللہ تعالیٰ تو متقی لوگوں ہی سے قبول کرتے ہیں۔'']

اس آیتِ کریمہ میں یہ بات واضح ہے، کہ دونوں بھائیوں میں سے ایک کی قربانی قبول نہیں کی گئی اور اُسے قبولیت میں کوئی شک بھی نہیں تھا۔ اس بنا پر اُس نے شدید طیش میں آ کر بھائی کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔

❀ دو مفسرین کے اقوال:

ا: شیخ قاسمی لکھتے ہیں:

''وَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلَی أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ الطَّاعَةَ إِلَّا مِنْ مُّؤْمِنٍ مُّتَّقٍ. فَمَآ أَنْعَاهُ عَلَی أَکْثَرِ الْعَامِلِیْنَ أَعْمَالَهُمْ!''❶

[''اور اس میں دلیل ہے، کہ بے شک اللہ تعالیٰ تابعداری (یعنی نیکی) صرف ایمان دار متقی شخص سے قبول فرماتے ہیں۔ پس یہ (حادثہ) عمل کرنے والوں کی اکثریت کے اعمال کے حوالے سے اُن کے خلاف کس قدر افسوس ناک خبر ہے!'']

ب: شیخ سعدی [متقین] کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''وَ أَصَحُّ الْأَقْوَالِ فِيْ تَفْسِیْرِ [الْمُتَّقِیْنَ] هُنَا: أَيِ الْمُتَّقِیْنَ لِلّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ: بِأَنْ یَّکُوْنَ عَمَلُهُمْ خَالِصًا لِّوَجْهِ اللّٰهِ، مُتَّبِعِیْنَ فِیْهِ لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.''❷

[''اس مقام پر [متقین] کی تفسیر میں سب سے صحیح قول یہ ہے، کہ وہ اس عمل میں اللہ تعالیٰ کا [تقویٰ] اختیار کرنے والے ہوں اور وہ یہ ہے، کہ: ان کا عمل صرف

---

❶ تفسیر القاسمي 159/6.

❷ تفسیر السعدي ص 229. نیز ملاحظہ ہو: أیسر التفاسیر 523/1.



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔'' ]

## ii۔ساٹھ سالہ نمازی کی کسی نماز کا بھی قبول نہ ہونا:

امام ابو القاسم اَصبہانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، کہ بے شک آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا:

''إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَ مَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ. لَعَلَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَ لَا يُتِمُّ السُّجُوْدَ، وَ يُتِمُّ السُّجُوْدَ، وَ لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ.''[1]

[''بے شک ایک شخص ساٹھ سال سے نماز پڑھتا ہے اور اس کی (کوئی) نماز (بھی) قبول نہیں ہوتی۔ شاید وہ رکوع (تو) درست کرتا ہے، (لیکن) سجدہ مکمل نہیں کرتا۔ سجدہ (تو) کامل کرتا ہے، (لیکن) رکوع پورا نہیں کرتا۔'' ]

بعض لوگ کہتے ہیں، کہ ایک حج کے بعد دوسرے حج اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق کا میسر آنا، پہلے حج اور پہلی نماز کی قبولیت کی علامات میں سے ہے، اس حدیث کی رو سے یہ بات بطورِ عام قاعدہ درست نظر نہیں آتی۔

مذکورہ بالا دونوں نصوص سے یہ حقیقت واضح ہے، کہ بظاہر ہر اچھا عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتا، اگرچہ وہ کرنے یا دیکھنے والے یا دونوں کی نگاہ میں قبولیت کے قابل ہو۔

## iii: بعض لوگوں کے صیام و قیام کا قبول نہ ہونا:

حضراتِ ائمہ احمد، ابن ماجہ، ابن خُزَیمہ اور ابن حِبّان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحيح الترغيب و الترهيب، كتاب الصلاة، باب الترهيب من عدم إتمام الركوع و السجود، رقم الحديث 529-(8)، 1/347-348. شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 1/347. نیز ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث 2535، المجلد السادس، القسم الأول / 81-82).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"رُبَّ صَائِمٍ لَّيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوْعُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَّيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ ." ❶

[''کتنے ہی روزے دار، کہ اُن کے روزے کے بدلے میں اُن کے لیے بھوک کے سوا کچھ نہیں

اور کتنے ہی قیام کرنے والے، کہ اُن کے لیے، اُن کے قیام کے بدلے میں جاگنے کے علاوہ کچھ نہیں۔'']

شیخ محمد علی جانباز حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"أَيْ لَيْسَ لِصَوْمِهِ قَبُوْلٌ عِنْدَ اللّٰهِ ، فَلَا ثَوَابَ لَهُ ." ❷

[''یعنی اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں، چنانچہ اس کا کوئی ثواب نہیں۔'']

## ب: نیک اعمال کے بعد توبہ و استغفار:

امام ابن قیم لکھتے ہیں:

إِنَّهُ سُبْحَانَهُ شَرَعَ التَّوْبَةَ وَالْاِسْتِغْفَارَ فِيْ خَوَاتِيْمِ الْأَعْمَالِ ، فَشَرَعَهَا فِيْ خَاتِمَةِ الْحَجِّ ، وَقِيَامِ اللَّيْلِ . وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا ، وَشَرَعَ لِلْمُتَوَضِّيءِ بَعْدَ كَمَالِ وَضُوْئِهِ أَنْ يَقُوْلَ:

---

❶ المسند، رقم الحديث 8856، 445/5؛ والسنن للإمام ابن ماجه، أبواب ما جاء في الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، رقم الحديث 1690، ص 290؛ وصحيح ابن خُزَيمة، كتاب الصيام، جماع أبواب الاقوال والأفعال المنهيّة ......، رقم الحديث 1697، 242/3؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، باب آداب الصوم، ذكر الزجر عن أن يخرق المرء صومه ......، رقم الحديث 3481، 257/8-258. الفاظِ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ حافظ بوصیری نے اس کی [سند کو صحیح اور راویان کو ثقہ] اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مصباح الزجاجة 301/1؛ وهامش السنن ص 290).

❷ إنجاز الحاجة 599/5.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي ........

فَعلِمَ أَنَّ التَّوْبَةَ مَشْرُوْعَةٌ عَقِيْبَ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ. ❶

[بے شک (اللہ) سبحانہ نے اعمال (صالحہ) کے اختتام پر توبہ و استغفار مقرر فرمایا ہے، (جیسے) حج اور قیام اللیل کے اختتام پر۔ نبی کریم ﷺ سلام پھیرنے پر تین مرتبہ استغفار کرتے، وضو کرنے والے کے لیے مکمل وضو کرنے پر

[اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي ........ ❷

کہنا مقرر فرمایا۔]

اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ اعمالِ صالحہ کے خاتمہ پر توبہ کرنا مقرر کیا گیا ہے۔]

ذیل میں توفیقِ الٰہی سے اسی سلسلے میں قدرے تفصیل پیش کی جارہی ہے:

## تین دلائل:

### i: وضو کے بعد [توابین ❸] میں شامل کیے جانے کی التماس:

امام ترمذی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَالَ:

"جس شخص نے عمدہ وضو کیا، پھر کہا:

" أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ ..... عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ."

ترجمہ: [میں گواہی دیتا ہوں، کہ کوئی معبود نہیں، مگر تنہا اللہ تعالیٰ، اُن کا کوئی

❶ بدآئع الفوائد 3/381-382 باختصار.

❷ اس بارے میں حدیث شریف اسی صفحہ میں نیچے ملاحظہ فرمائیے۔

❸ یعنی بہت زیادہ توبہ کرنے والے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں، کہ محمد...... ﷺ ...... اُن کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے زیادہ توبہ کرنے والوں میں شامل فرما دیجیے اور مجھے زیادہ ستھرائی والوں میں داخل فرما دیجیے۔]

فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيُّهَا شَاءَ." ❶

''تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اُن میں سے جس سے چاہے، داخل ہو جائے۔'']

جب وضو کی عظیم نیکی کے بعد دُعائے نبوی ﷺ [بہت زیادہ توبہ کرنے والوں] میں شامل ہونے کی التجا کا کرنا ہے، تاکہ وضو اور دیگر نیکیوں میں ہونے والی کوتاہیوں سے معافی مل جائے، تو کسی نیکی کے کرنے پر غرور کرنے، بلکہ اس کے قبول نہ ہونے سے بے خوف ہونے کی گنجائش کیونکر ہو سکتی ہے؟

ii: وقوفِ عرفات کے بعد حکمِ استغفار:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ❷

[پھر اس جگہ سے واپس آؤ، جہاں سے لوگ واپس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والے نہایت رحم والے ہیں۔]

شیخ سعدی آیتِ شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"فَالْاِسْتِغْفَارُ لِلْخَلَلِ الْوَاقِعِ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ أَدَاءِ عِبَادَتِهِ،

---

❶ جامع الترمذی، أبواب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء، رقم الحديث 55, 1/148-150.
شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي 1/18)

❷ سورة البقرة/الآية 199.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَتَقْصِيرِهٖ فِيهَا۔ "❶

[''بندے کی جانب سے عبادت میں ہونے والے خلل اور کوتاہی کی معافی کے لیے مغفرت طلب کرنا۔'']

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن حج کے بعد کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی گنجائش کیونکر ہوسکتی ہے، جب کہ حج کے عظیم رکن [وقوفِ عرفات] کے بعد استغفار کا حکم دیا جا رہا ہے؟ معلوم نہیں، کہ کس کوتاہی، تقصیر، خلل یا غلطی کی بنا پر احکم الحاکمین کی طرف سے سارے حج ہی کو مسترد کر دیا جائے۔

اے رب کریم! اعمالِ صالحہ کی توفیق کے بعد اپنی جانب سے اُن کے قبول فرمانے کی نعمت سے محروم نہ رہنے دینا۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ۔

iii: دعوت و جہاد کی عظیم کامیابی پر حکمِ استغفار:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ ❷

[جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھیں، تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اُن سے بخشش طلب کیجیے، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت توبہ قبول کرنے والے ہیں۔]

اس سورتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دعوت و جہاد کی عظیم الشان کامیابی اور لوگوں کے جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے پر نبی کریم ﷺ کو حسبِ ذیل تین کاموں کا حکم دیا:

i: تسبیح

ii: تحمید

❶ تفسیر السعدي ص 92. نیز ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر 102/5 ؛ وفي ظلال القرآن 200/1.

❷ سورۃ النصر / الآیات 1-3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iii: استغفار (یعنی گناہوں کی معافی طلب کرنا)۔

یہاں ذہنوں میں یہ سوال اُٹھتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے توفیقِ الٰہی سے دعوت و جہاد کے لیے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ثمرہ جوق در جوق لوگوں کے دین میں داخل ہونے کی شکل میں خود ہی دکھایا، تو پھر اس کے بعد استغفار کا حکم کیوں دیا گیا؟

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں حضراتِ مفسرین کو، کہ انہوں نے اس سوال کا تسلی بخش جواب دیا۔ ذیل میں دو مفسرین کے بیانات ملاحظہ فرمایئے:

i: قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

" (وَاسْتَغْفِرْهُ): هَضْمًا لِّنَفْسِكَ ، وَاسْتِقْصَارًا لِّعَمَلِكَ ، وَاسْتِعْظَامًا لِحُقُوْقِ اللّٰهِ ، وَاسْتِدْرَاكًا لِّمَا فَرَطَ مِنْكَ مِنْ تَرْكِ الْأَوْلٰى . " [1]

ترجمہ: [''اور اُن سے بخشش طلب کیجیے] اپنے نفس کو توڑتے ہوئے، اپنے عمل کو حقیر گردانتے، اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بہت بڑا ہونے کا اعتراف کرتے اور زیادہ اہمیت اور شان والے کام کے چھوڑنے کی تلافی کرتے ہوئے۔'']

ii: سیّد قطب نے اس کی متعدد حکمتیں بیان کی ہیں۔ انہی میں سے دو حسبِ ذیل ہیں:

ا: اَلِاسْتِغْفَارُ مِمَّا قَدْ يَكُوْنُ سَاوَرَ الْقَلْبَ أَوْ يَتَدَسَّسُ إِلَيْهِ مِنْ سَكْرَةِ النَّصْرِ بَعْدَ طُوْلِ الْكِفَاحِ ، وَفَرْحَةِ الظَّفَرِ بَعْدَ طُوْلِ الْعَنَاءِ .

[طویل جدو جہد کے بعد فتح کے نشے اور لمبی مشقت کے بعد کامیابی پانے کی خوشی میں دل میں آنے والے خیالات کی بنا پر استغفار کا حکم دیا گیا......]

ب: "وَهُنَاكَ لَطِيْفَةٌ أُخْرَى لِلِاسْتِغْفَارِ فِي لَحْظَةِ الْاِنْتِصَارِ...... فَفِيْهِ إِيْحَاءٌ لِّلنَّفْسِ وَإِشْعَارٌ فِي لَحْظَةِ الزَّهْوِ وَالْفَخْرِ بِأَنَّهَا فِي مَوْقِفِ التَّقْصِيْرِ وَالْعَجْزِ ، فَأَوْلٰى أَنْ تُطَامِنَ مِنْ كِبْرِيَائِهَا

[1] تفسير أبي السعود 209/9.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَتَطْلُبُ الْعَفْوَ مِنْ رَبِّهَا ، وَهٰذَا يَصُدُّ قُوَى الشُّعُوْرِ بِالزَّهْوِ وَالْغُرُوْرِ . ❶

[کامیابی کے موقع پر استغفار (کا حکم دینے) میں ایک اور لطیف (باریک اور دقیق حکمت) ہے...... خوشی اور فخر کے اس موقع پر نفس کو آگاہ اور خبردار کیا جارہا ہے، کہ وہ (دعوت و جہاد کے لیے کما حقہ جدو جہد کرنے سے) قاصر اور عاجز رہا ہے۔ اس کے لیے مناسب یہی ہے، کہ وہ اپنی بڑائی ختم کرے اور اپنے رب تعالیٰ سے معافی طلب کرے۔ یہ (احساس) فخر و غرور کی قوتوں کو روکتا ہے۔] ❷

جب دعوت و جہاد کی اس لاثانی اور عدیم النظیر کامیابی پر عجز و تقصیر کے اظہار کی خاطر استغفار کا حکم ہے، تو ہر کوئی نیک عمل کرنے والا کیسے اپنی نیکی کے مسترد کیے جانے کے خدشہ سے بے فکر ہوسکتا ہے؟

### iv: حکمِ ربانی کی تعمیل نبوی ﷺ:

امام بخاری نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ:

﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾

إِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا:

"سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ . " ❸

ترجمہ: [﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ کے بعد نبی کریم ﷺ نے کوئی نماز

---

❶ في ظلال القرآن 3996/6 باختصار.

❷ استغفار کے حکم کے مخاطب اگرچہ نبی کریم ﷺ ہیں، لیکن مذکورہ بالا حکمت قطعی طور پر آنحضرت ﷺ پر چسپاں نہیں ہوتی، کیونکہ انہوں نے بلاشبہ دعوت و جہاد کے لیے کما حقہ مثالی جدو جہد فرمائی۔ اس حکمت کا اطلاق اُمت پر ہے اور آنحضرت ﷺ کو اس حکمت کے تحت خطاب کرنے میں مقصود اُمت کی تعلیم و تربیت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ .

❸ صحيح البخاري ، كتاب التفسير ، باب ، رقم الحديث 4967, 733/8.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں پڑھی، مگر اس میں کہا: ''(اے) ہمارے رب! آپ ہر عیب سے پاک ہیں اپنی حمد کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے۔'']

دوسری روایت میں ہے:

''یَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.''❶

[''قرآن (کریم) پر عمل کرتے۔'']

اللہ اکبر! عظیم لوگوں کا عظیم طرزِ عمل! فصلوات رَبِّیْ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَفِدَاہُ أَبِيْ وَأُمِّيْ.

اے ربِّ کریم! ہم نا کاروں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرما دیجیے۔ إِنَّكَ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ.

## ج: عظیم لوگوں کا قبولیتِ اعمال کے متعلق اندیشہ:

عالی رتبہ اور بلند مقام والے اپنے اعمال کی قبولیت کے لیے شدید اہتمام کرتے ہیں۔ وہ ڈرتے رہتے ہیں، کہ کہیں اُن کے اعمال ربِّ قدیر کے ہاں مسترد نہ کر دیے جائیں، وہ نیکیاں کرنے کے ساتھ اُن کی قبولیت کی بھی فریاد کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں تین دلائل کے حوالے سے قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

### i۔ تعمیرِ کعبہ کے دوران ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی فریاد:

ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ❷

[اور جب ابراہیم۔علیہ السلام۔ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل۔علیہ السلام۔ (بھی) اے ہمارے رب! ہم سے (ازراہِ نوازش) قبول فرما لیجیے۔ بے شک

❶ صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب، رقم الحدیث 733/8،4968.

❷ سورۃ البقرۃ / الآیۃ 127.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپ ہی خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔]

## چار مفسرین کے اقوال:

ا: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"فَهُمَا فِيْ عَمَلٍ صَالِحٍ، وَهُمَا يَسْأَلَانِ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّتَقَبَّلَ مِنْهُمَا." ❶

[''پس وہ دونوں عمل صالح میں مشغول، اللہ تعالیٰ سے اپنے عمل کے قبول کرنے کی التجا کر رہے ہیں۔'']

ب: علامہ سیوطی رقم طراز ہیں:

"وَفِيْهِ اسْتِحْبَابُ الدُّعَآءِ بِقَبُوْلِ الْأَعْمَالِ." ❷

[''اور اس میں اعمال کی قبولیت کی دعا کرنے کا استحباب ہے۔'']

ج: شیخ سعدی نے قلم بند کیا ہے:

"كَيْفَ كَانَتْ حَالُهُمَا مِنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ، حَتّٰى إِنَّهُمَا دَعَوَا اللّٰهَ أَنْ يَّتَقَبَّلَ مِنْهُمَا عَمَلَهُمَا." ❸

[''وہ دونوں خوف اور امید کی بنا پر کیسی کیفیت میں تھے، یہاں تک کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے عمل کے قبول کرنے کی التجا کی۔'']

د: شیخ جزائری رقم طراز ہیں:

"اَلْمُؤْمِنُ الْبَصِيْرُ يَفْعَلُ الْخَيْرَ، وَهُوَ خَآئِفٌ أَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُ، فَيَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْهِ بِأَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ أَنْ يَّتَقَبَّلَهُ مِنْهُ." ❹

[''دُور اندیش مومن خیر کا عمل کرتا ہے اور خوف زدہ ہوتا ہے، کہ کہیں اس سے (وہ عمل) قبول ہی نہ کیا جائے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ساتھ اُن

---

❶ تفسیر ابن کثیر 187/1

❷ الإكليل في استنباط التنزيل ص 33.

❸ تفسير السعدي ص 66.

❹ أيسر التفاسير 95/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے حضور اُس کی قبولیت کا سوال کرتا ہے۔‘‘]

## لطیف نکتہ:

علامہ الوسی نے اس آیت کی تفسیر میں ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے، ایک بہت خوب صورت نکتہ بیان کیا ہے۔ ان کے بیان کا عام فہم اور سادہ الفاظ میں مفہوم یہ ہے:

دونوں حضرات انبیاء علیہما السلام نے [رَبَّنَا اقْبَلْ] کی بجائے [رَبَّنَا تَقَبَّلْ] کیوں کہا؟ ❶

جواب یہ ہے:

[دونوں اپنے رب تعالیٰ کے حضور عرض کر رہے تھے: اے ہمارے رب! اعمال کی قبولیت کے لیے جو لازمی معیار ہے، اس کے مطابق تعمیرِ کعبہ کا ہمارا عمل، تو قبول ہونے کے قابل نہیں، آپ اسے ازراہِ نوازش...... ہماری کوتاہی کے باوجود...... قبول فرمالیجیے۔] ❷

## ii: عمران کی بیوی کی نذر کی قبولیت کی فریاد:

عمران کی بیوی امید سے ہوئیں، تو انہوں نے ہونے والے بچے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کرنے کی نذر مانی اور اس کے ساتھ ہی اس نذر کی قبولیت کی التجا کی۔

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ❸

ترجمہ: [جب عمران کی بیوی نے کہا: اے میرے رب! بے شک میرے پیٹ

---

❶ یعنی ثلاثی مجرد کے بجائے باب [تفعیل] کیوں استعمال کیا؟

❷ ملاحظہ ہو: روح المعاني 384/1. علامہ رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں: ’’وَفِي اخْتِيَارِ صِيغَةِ [التَّفَعُّلِ] اِعْتِرَافٌ بِالْقُصُوْرِ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْإِشْعَارِ بِالتَّكَلُّفِ فِي الْقُبُوْلِ، وَإِنْ كَانَ التَّقَبُّلُ وَالْقَبُوْلُ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ تَعَالَى سَوَآءً، إِذْ لَا يُمْكِنُ تَعَقُّلُ التَّكَلُّفِ فِي شَأْنِهِ عَزَّ شَأْنُهُ.‘‘

❸ سورة آل عمران / الآية 35.



’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



میں جو کچھ ہے، اُسے میں نے آپ کے نام آزاد کرنے کی نذر مانی ہے، پس آپ میری طرف سے (ازراہِ نوازش) قبول فرما لیجیے۔ یقیناً آپ ہی خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔'']

تنبیہ:

**[اِقْبَلْ] کی بجائے [فَتَقَبَّلْ] کہنے کی حکمت:**

جیسے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے [اِقْبَلْ] کی بجائے [تَقَبَّلْ] کہا، اسی طرح عمران کی بیوی نے بھی [فَتَقَبَّلْ] کہا۔

اس کا سبب...... وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ......اُن کی نظر میں یہ تھا، کہ نذر ماننے کا میرا یہ عمل، میری کوتاہی کی بنا پر قبولیت کے معیار تک تو نہیں پہنچتا، کہ میں بے دھڑک اس کی قبولیت کی دعا کروں۔ ہاں ازراہِ نوازش میری تقصیر کے باوجود اسے شرف قبولیت عطا فرما دیجیے۔ ❶

**iii: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے بعد استغفار:**

امام مسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ (انہوں نے بیان کیا):

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا ، وَقَالَ: ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ!'' ❷

[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے، تو تین مرتبہ استغفار

❶ ملاحظہ ہو: اسی کتاب کا ص 38.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، و بیان موضعه، رقم الحدیث 135۔ (591)، 414/1. ولید، اس حدیث کے ایک راوی، نے اپنے شیخ امام اوزاعی سے پوچھا: ''استغفار کیا ہے؟'' تو انہوں نے جواب میں کہا: ''''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.'' (المرجع السابق 414/1). [میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں]۔ (یعنی تمہارا یہ الفاظ کہنا [استغفار] ہے)۔



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com


کرتے اور کہتے:

''اے اللہ! آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی جانب سے سلام ہے۔ اے ذوالجلال والاکرام! آپ بابرکت ہیں۔'']

حدیث شریف کے حوالے سے پانچ باتیں:

ا: نبی کریم ﷺ کا نماز کے بعد استغفار...... واللہ تعالیٰ اعلم...... اس بات کا اقرار اور اظہار واعلان ہے، کہ اے اللہ کریم! میں آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر پایا۔ اس سلسلے میں آپ میری تقصیر اور کوتاہی کو معاف فرما دیجئے۔

ب: آنحضرت ﷺ اس موقع پر استغفار ایک مرتبہ نہیں، بلکہ تین مرتبہ کرتے۔

ج: تین دفعہ استغفار کرنا، آنحضرت ﷺ کا ایک دو دن کا عمل نہیں تھا، بلکہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ......]

جو کہ اس موقع پر استغفار کرنے کے عام معمول ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

د: [أَنْتَ السَّلَامُ] میں مبتدا [أَنْتَ] اور خبر [السَّلَامُ] دونوں ہی معرفہ ہیں، جس کی بنا پر جملے میں [حصر] ہوگا اور حسب ذیل دو معانی بیک وقت ہوں گے:

1: آپ سلام ہیں۔

2: آپ کے سوا کوئی سلام نہیں۔

اور دونوں کے ملانے سے معنی ہوگا: آپ ہی سلام ہیں۔

اور [سلام] اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک ہے، اس کے معانی...... جیسے کہ علامہ اصفہانی نے بیان کیے ہیں...... کہ وہ ذات مقدس، جو مخلوق کو لاحق ہونے والے عیوب و آفات سے بلند وبالا ہے۔ (1)

نبی کریم ﷺ کے اس موقع پر یہ کہنے کا مقصود...... واللہ تعالیٰ اعلم...... یہ معلوم ہوتا ہے، کہ میرے تین مرتبہ استغفار کرنے میں کوئی تکلف و تصنع والی بات نہیں، عیوب و آفات

(1) ملاحظہ ہو: المفردات في غريب القرآن، مادة ''سلم''، ص 239.



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سے ماوراء تو آپ ہی ہیں، میں تو اس کا دعوے دار نہیں۔ ❶

ہ: [مِـــنْكَ السَّلَامُ] میں جملے کی ترتیب بدل دی گئی ہے۔ اصل ترتیب [السَّلَامُ مِنْكَ] تھی۔ ترتیب کی تبدیلی سے جملے میں حصر پیدا ہونے کے سبب معنیٰ حسبِ ذیل ہوگا:

[آپ ہی کی جانب سے ہر عیب اور آفت سے سلامتی میسر آتی ہے۔]

آنحضرت ﷺ کے اس جملے کا اس موقع پر بولنے کا مقصود ...... واللہ تعالیٰ أعلم ...... یہ ہے، کہ نماز کے بعد آپ سے تین مرتبہ بخشش طلب کرنے میں کچھ حیرانی کی بات نہیں، کہ ہر لغزش، کوتاہی اور خطا سے بخشش تو آپ ہی کی جانب سے میسر آتی ہے۔

گفتگو کا ماحاصل یہ ہے، کہ جب عظیم ترین عبادت نماز کی ادائیگی کے بعد نبی کریم ﷺ کی کیفیت یہ ہے ...... کہ جن کی نماز، قبولیت کے لیے معیار اور کسوٹی ہے ...... تو کوئی اور کیسے اپنی نماز کے قبول نہ کیے جانے کے متعلق بے خوف اور مطمئن ہو سکتا ہے؟

## iv: عملِ مقبول کے لیے دعائے نبوی ﷺ:

امام احمد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، کہ

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ:

[''بے شک نبی کریم ﷺ (نمازِ) فجر کے بعد کہا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا، وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا، وَّ رِزْقًا طَيِّبًا." ❷

ترجمہ: [''اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے مفید علم، (آپ کی بارگاہ میں) مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔'']

سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے:

---

❶ ہمارا یہ اعتقاد ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے نبی کریم ﷺ کو ہر گناہ سے معصوم فرما دیا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ کہنا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کے اظہار کی خاطر تھا۔ وَالعِلمُ عِندَ اللّٰہِ تَعَالٰی.

❷ المسند، رقم الحديث 26521: 44/140-141. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس کی [سند کو ضعیف] کہا ہے، لیکن حافظ (ابن حجر) نے شاہد کی بنا پر اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 44/140-142؛ و نتائج الأفكار للحافظ ابن حجر 2/227).



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ ...... الحديث." ❶

["یقیناً نبی کریم ﷺ جب صبح (کی نماز) سے سلام پھیرتے، تو کہا کرتے تھے ......الحدیث.]

## دعائے نبی ﷺ کے حوالے سے دو باتیں:

ا: نبی کریم ﷺ کا مقبول عمل کے لیے التجا کرنا ایک، دو یا چند دن کی بات نہیں تھی۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ...... دونوں روایتوں کے مطابق ...... ماضی استمراری ❷:

[أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ]

کے الفاظ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے کثرت سے اس دعا کے کرنے کو بیان کیا ہے۔

ب: اگر نبی ﷺ تقویٰ، خشیتِ الٰہی، خشوع و خضوع اور مقام و مرتبہ کی انتہائی بلندی کے باوجود قبولیتِ عمل کی خاطر اس قدر زیادہ مرتبہ دعا کیا کرتے تھے، تو ہم ایسے ناکارے لوگوں کے لیے اس دعا کی ضرورت اور اہتمام کس قدر زیادہ اور شدید ہونا چاہیے!

## V: قبولیتِ اعمال کی خاطر اہلِ ایمان کا اندیشہ:

### ا: تاحدِّ استطاعت نیکیاں کرنے والوں کا ڈرتے رہنا:

اس حوالے سے دو دلیلوں کے ضمن میں ذیل میں تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ السنن للإمام ابن ماجه، جزء من رقم الحديث 925، ص 180. شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجه 152/1، و هامش السنن للشیخ عصام ص 180). حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے طبرانی نے [المعجم] الصغیر میں روایت کیا اور اس کے [راویان ثقہ] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 111/10).

❷ ماضی استمراری اس فعل کو کہتے ہیں، جو ہمیشہ یا کثرت سے زمانہ ماضی میں کیا جاتا رہا ہو۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ﴾ ❶

ترجمہ: [اور وہ لوگ جنہوں نے جو کچھ دیا، اس حال میں دیا، کہ اُن کے دل ڈرنے والے ہوتے ہیں، کہ بے شک وہ اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔]

آیت شریفہ کے حوالے سے تین باتیں:

ا: ﴿يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا﴾ سے مراد:

❀ چار مفسرین کے بیانات:

ii-i: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سعید بن جبیر نے بیان کیا:

"هُوَ عَامٌّ فِي جَمِيعِ أَعْمَالِ الْبِرِّ." ❷

["اس سے نیکی کے تمام کام مراد ہیں۔"]

iii: علامہ ابن عطیہ لکھتے ہیں:

"وَالَّذِيْنَ يُعْطُوْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ مَا بَلَغَهُ جُهْدُهُمْ." ❸

["وہ اپنی جانوں کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں، وہ سب پیش کرتے ہیں، جو اُن کے بس میں ہوتا ہے۔"]

iv: شیخ سعدی نے تحریر کیا ہے:

"أَيْ يُعْطُوْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مِمَّآ أُمِرُوْا بِهِ، مَآ آتَوْا بِهِ مِنْ كُلِّ مَا يَقْدِرُوْنَ عَلَيْهِ، مِنْ صَلَاةٍ، وَّ زَكَاةٍ، وَّ حَجٍّ، وَّ صَدَقَةٍ وَّ غَيْرِ

---

❶ سورة المؤمنون / الآية 60.

❷ المحرّر الوجيز 239/11. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري 25/18. (ط: دارالمعرفة). (امام) حسن (بصری) نے بیان کیا: "يَعْمَلُوْنَ مَا عَمِلُوْا مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ." ترجمہ: [نیکی کا جو کام بھی وہ کرتے ہیں۔"] سعید بن جبیر نے بیان کیا: "يَفْعَلُوْنَ مَا يَفْعَلُوْنَ." ترجمہ: ["جو کچھ (بھی) وہ (نیک اعمال) کرتے ہیں۔"]

❸ المحرر الوجيز 239/11.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ذٰلِكَ ."❶

[''یعنی تاحدِّ استطاعت اپنی جانوں کی جانب سے، حکم کیے گئے اعمال: نماز، زکاۃ، حج، صدقہ وغیرہ میں سے ادا کرتے ہیں۔''

2: ﴿وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ﴾ سے مراد:

❀ دو مفسرین کے اقوال:

i: حافظ ابن کثیر رقم طراز ہیں:

"أَيْ يُعْطُوْنَ الْعَطَآءَ، وَ هُمْ خَآئِفُوْنَ وَجِلُوْنَ أَنْ لَّا يُتَقَبَّلَ مِنْهُمْ لِخَوْفِهِمْ أَنْ يَّكُوْنُوْا قَدْ قَصَّرُوْا فِي الْقِيَامِ بِشَرْطِ الْإِعْطَآءِ، وَ هٰذَا مِنْ بَابِ الْإِشْفَاقِ وَ الْاِحْتِيَاطِ ."❷

[''یعنی وہ عطیہ دیتے ہیں اور وہ ڈرے ہوئے خوف زدہ ہوتے ہیں، کہ کہیں عطیہ دینے کی شرائط کے پورا کرنے میں کوتاہی کے سبب وہ اُن سے قبول ہی نہ کیا جائے، اور یہ اُن کے بہت زیادہ خوف اور احتیاط کی وجہ سے ہوتا ہے۔'']

ii: شیخ سعدی لکھتے ہیں:

"أَيْ خَآئِفَةٌ عِنْدَ عَرْضِ أَعْمَالِهَا عَلَيْهِ، وَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَنْ تَكُوْنَ أَعْمَالُهُمْ غَيْرَ مُنَجِّيَةٍ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ ."❸

[''یعنی وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے اعمال پیش کیے جانے اور ان کے حضور کھڑے ہونے کے وقت، اُن کے اعمال اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلوانے والے نہ ہوں۔'']

---

❶ تفسير السعدي ص 554.

❷ تفسير ابن كثير 274/3.

❸ تفسير السعدي ص 554.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 3: آیتِ شریفہ کی تفسیرِ نبوی ﷺ:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) سے روایت کیا، کہ بے شک انہوں نے بیان کیا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾

میں نے عرض کیا: "أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَ يَسْرِقُوْنَ؟"

''کیا وہ لوگ، وہ ہیں، جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ - رضی اللہ عنہا -، وَ لٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ، وَ يُصَلُّوْنَ، وَ يَتَصَدَّقُوْنَ، وَ هُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ

﴿أُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ﴾" ❶

[''نہیں، اے صدیق کی بیٹی - رضی اللہ عنہا -، لیکن وہ لوگ وہ ہیں، جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے اور صدقہ (وخیرات) کرتے ہیں اور (اس (سب کچھ) کے ساتھ) وہ ڈرتے ہیں، کہ کہیں اُن سے (یہ اعمال) قبول نہ کیے جائیں

ترجمہ: [وہی نیک کاموں میں دوڑ لگاتے ہیں اور وہ اُن (نیک کاموں) کی جانب (دوڑ میں دوسرے لوگوں پر) سبقت کرنے والے ہیں۔'']

## ب: عظیم خوبیوں کے حامل جنتوں اور چشموں والوں کا بوقتِ سحری استغفار:

دلیل:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❶ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، و من سورة المؤمنين، رقم الحديث 3389، 15/9؛ و "السنن" للإمام ابن ماجه، أبواب الزهد، باب التوقي على العمل، رقم الحديث 4198، ص 687. الفاظ حدیث الترمذي کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] اور شیخ عصام ہادی نے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذي 80/3؛ و هامش "السنن" ص 687).



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ. آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ. كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ❶

ترجمہ: [بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے، جو اُن کے رب انہیں دیں گے، وہ اسے لینے والے ہوں گے۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ وہ رات کے تھوڑے حصے میں سوتے تھے اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ بخشش مانگتے ہیں اور اُن کے مالوں میں سوال کرنے والے محروم کے لیے ایک حصہ تھا]۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیاتِ شریفہ میں جنتوں اور چشموں میں داخل ہونے والے خوش نصیب لوگوں کی حسب ذیل پانچ عظیم القدر خصلتوں کا ذکر فرمایا:

i: (إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ) یعنی وہ لوگ، کہ تقویٰ اُن کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ❷

ii: (آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ) یعنی اپنے رب تعالیٰ کی جنتوں میں نعمتوں کو لینے والے اور دنیا میں اُن کے اوامر ونواہی کو انشراحِ صدر اور بسر وچشم قبول کرنے والے تھے۔ ❸

iii: (إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ) یعنی، کہ:

ا: وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں [مُحْسِنِيْنَ] تھے، کہ وہ ان کی اس طرح عبادت کرتے، کہ گویا انہیں دیکھ رہے ہوں یا کم از کم اس یقین کے ساتھ عبادت کرتے، کہ وہ انہیں دیکھ رہے ہیں۔

ب: وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ احسان کرتے، تا حد استطاعت انہیں نفع پہنچاتے، وعظ ونصیحت کرتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کوتاہی اور لاپرواہی نہ برتتے۔ ❹

تنبیہ:

[مُحْسِنِيْنَ] سے پہلے (إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ) فرمانے میں اس بات کا......

---

❶ سورة الذاريات / الآيات 15-19.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي، ص 809.

❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق، ص 809.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق، ص 809.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ......اشارہ ہے، کہ اُن کا [محسن] ہونا عارضی یا وقتی معاملہ نہ تھا، بلکہ [خالق و مخلوق کے ساتھ احسان والا معاملہ] اُن کا دائمی طرزِ عمل، طریقہ مستمرہ اور ثابت شدہ دستورِ حیات تھا۔

iv: (كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ) یعنی رات کا نہایت تھوڑا حصہ نیند کرتے، اکثر حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت: قیام، تلاوت، ذکر، دُعا اور گریہ زاری میں بسر کرتے۔ ❶

v: (وَفِيْٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ) یعنی انہوں نے اپنے رب کا تقرّب پانے کی خاطر خود اپنے مالوں میں زکوٰۃ کے علاوہ، مانگنے والوں اور سوال سے اجتناب کرنے والوں کا حصہ مقرر کر رکھا تھا۔ ❷

مذکورہ بالا عظیم القدر پانچ خوبیوں نے ان کے ذہنی توازن کو بگاڑا نہیں، اُن کے مزاج کو خراب نہیں کیا، وہ اپنے بارے میں کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوئے، غرور و تکبر اُن کے سر پر سوار نہیں ہوا، بلکہ اُن کا طرزِ عمل ......رب تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ......حسبِ ذیل رہا:

(وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ) یعنی وہ سحریوں کے وقت اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے۔

## دو مفسرین کے بیانات:

i: امام ابن قیم لکھتے ہیں:

"ثُمَّ أَخْبَرَ عَنْهُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ بِاللَّيْلِ كَانُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ عِنْدَ السَّحَرِ، فَخَتَمُوْا صَلَاتَهُمْ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ." ❸

["انہوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اُن کے متعلق خبر دی، کہ وہ رات کو اپنی نماز (تہجد) کے باوجود سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے، علاوہ وہ اپنی نماز کا اختتام استغفار و توبہ کے ساتھ کرتے۔"]

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي 428/2؛ وتفسير السعدي، ص 809.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي 428/2. ❸ بدائع التفسير 36/3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii: علامہ الوسی لکھتے ہیں:

"أَيْ هُمْ مَعَ قِلَّةِ هُجُوْعِهِمْ وَكَثْرَةِ تَهَجُّدِهِمْ يُدَاوِمُوْنَ الْاِسْتِغْفَارَ فِيْ الْأَسْحَارِ كَأَنَّهُمْ أَسْلَفُوْا فِيْ لَيْلِهِمْ اَلْجَرَائِمَ ، وَلَمْ يَتَفَرَّغُوْا فِيْهِ لِلْعِبَادَةِ." ❶

["یعنی تھوڑا سونے اور زیادہ تہجد کے باوجود سحریوں کے وقت استغفار پر اس طرح مداومت کرتے ہیں، گویا کہ انہوں نے اپنی رات جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے بسر کی اور عبادت کے لیے فارغ ہی نہ ہوئے۔"]

علامہ رحمہ اللہ ہی مزید لکھتے ہیں:

"وَفِيْ الْآيَةِ مِنَ الإِشَارَةِ إِلٰى مَزِيْدِ خَشْيَتِهِمْ وَعَدَمِ اغْتِرَارِهِمْ لِعِبَادَتِهِمْ مَا لَا يَخْفٰى." ❷

["آیتِ (شریفہ) میں ان کی بہت زیادہ خشیت (الٰہی) اور اپنی عبادت کے متعلق غرور میں مبتلا نہ ہونے کا واضح اشارہ ہے۔"]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، بظاہر ہر اچھا عمل بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ خوف زدہ رہتے نہیں ہیں، کہ کہیں اُن کے اچھے اعمال اکارت نہ جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے انہیں شرفِ قبولیت عطا فرمانے کی التجائیں بھی کرتے رہتے ہیں۔

---

❶ روح المعاني 8/27.

❷ المرجع السابق 8/27.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



......مبحث دوم......

# قبولیت اعمال کی شرائط

**تمہید:**

قرآن وسنت میں اعمال کی بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کے لیے شرائط بیان کی گئی ہیں۔ اسی سلسلے میں آئندہ صفحات میں چار شرائط کے متعلق توفیقِ الٰہی سے قدرے تفصیل سے گفتگو کی جارہی ہے:

1: شرک سے مکمل براءت

2: اخلاص

3: اتباعِ نبوی ﷺ

4: رزقِ حلال



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پہلی شرط......شرک سے مکمل براءت

تمام اعمال کی قبولیت کے لیے اولیں شرط یہ ہے، کہ عمل کرنے والا شرک سے یکسر دور ہو۔ اگر بظاہر نیکی کرنے والے میں شرک ہو، تو اس کا کیا ہوا ہر عمل اکارت، برباد اور ضائع ہوگا۔

## دو دلیلیں:

a: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ. وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ. وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ. وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [1]

ترجمہ: [اور وہ ہماری دلیل تھی، جو ہم نے ابراہیم...... علیہ السلام......کو اُن کی قوم کے خلاف دی۔ ہم جسے چاہتے ہیں، درجات میں بلند کرتے ہیں۔ بے شک آپ کے رب نہایت حکمت والے، خوب جاننے والے ہیں۔

اور ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب...... علیہما السلام......عطا کیے۔ ہم نے سب کو ہدایت دی اور نوح ...... علیہ السلام ......کو پہلے ہدایت دی اور اُن کی نسل سے داود، سلیمان،

---

[1] سورة الأنعام / الآيات 83-88.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون...... علیہم السلام ......کو اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس...... علیہم السلام ......کو۔ سب نیک لوگوں میں سے ہیں۔

اور اسماعیل، یسع، یونس اور لوط ...... علیہم السلام ......کو اور ہم نے سب کو جہانوں پر فضیلت دی

اور اُن کے باپ دادا، اُن کی اولادوں اور اُن کے بھائیوں میں سے،

اور ہم نے چنا اور اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔

وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، اس کے ساتھ ہدایت دیتے ہیں، اور اگر وہ شرک کرتے، تو جو عمل وہ کیا کرتے تھے، یقیناً وہ اُن سے ضائع ہو جاتے]۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم السلام، اُن کے ایمان والے اعزہ و اقارب اور اُن کی شان و عظمت کا تذکرہ فرمایا۔

ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ﴾ ❶

اسحٰق اور یعقوب علیہما السلام کے متعلق فرمایا:

﴿كُلًّا هَدَيْنَا﴾ ❷

نوح اور اُن کی نسل میں سے داوٗد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۭ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ❸

---

❶ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔ ❷ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

❸ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام کے متعلق فرمایا:

﴿وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ ❶

اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ ❷

مذکورہ بالا حضرات انبیاء علیہم السلام کے اعزہ و اقارب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ ❸

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا حضراتِ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے منتخب کردہ اور ہدایت یافتہ اعزہ اقارب کے ذکرِ خیر اور اُن کی شان و عظمت بیان کرنے کے بعد ایک دائمی، ابدی، اٹل اور قطعی اصول اور ضابطہ بیان فرمایا:

[اگر یہ حضرات بھی شرک کرتے، تو اُن کے تمام اعمال برباد ہو جاتے۔]

ان کے مقام و مرتبہ کی بلندی اور اعمال کی عظمت شرک کی وجہ سے ہونے والی بربادی کو روک نہ پاتی۔

## آیاتِ شریفہ کے متعلق پانچ مفسرین کے اقوال:

i: علامہ رازی:

["اور معنٰی یہ ہے، کہ بلاشبہ وہ انبیاء اگر شرک کرتے، تو اُن کی طاعت گزاریاں اور عبادتیں برباد ہو جاتیں اور اس سے مقصود توحید کی تاکید اور شرک کے طریقہ کی تردید کرنا ہے۔"] ❹

ii: حافظ ابن کثیر:

["اس میں شرک کی نہایت سنگینی، غایت درجہ قباحت اور اُس کے ارتکاب کی

---

❶ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔ ❷ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

❸ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔ ❹ التفسیر الکبیر 67/13.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بہت بڑی خرابی (کا بیان) ہے۔"] [1]

iii: علامہ الوسی:

[اگر مذکورہ حضرات شرک کرتے، تو اُن کے مقام و مرتبہ اور بلند حیثیت کے باوجود اُن کے اعمالِ صالحہ کا ثواب برباد اور اکارت ہو جاتا۔ جب اُن کا اور اُن کے اعمال کا معاملہ یہ ہے، تو دوسرے لوگوں کی کیفیت کیا ہوگی؟] [2]

iv: شیخ سَعْدِي:

[اگر بفرضِ (محال) وہ شرک کرتے، تو اُن کے اعمالِ (صالحہ) برباد ہو جاتے، کیونکہ شرک عمل کو ضائع کرنے والا اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ (دائمی) رہنے کو واجب کرنے والا ہے۔ اگر ان منتخب کردہ بہترین لوگوں کے اعمال، اگر وہ شرک کرتے ...... اور اللہ تعالیٰ کی پناہ، کہ وہ ایسے کرتے ...... برباد ہو جاتے، تو دیگر (لوگوں کے) اعمال تو (شرک کے سبب) بطریق اولیٰ (برباد ہوں گے)۔] [3]

v: شیخ محمد شنقیطي:

["اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا، کہ بے شک اس سورتِ کریمہ میں ذکر کردہ انبیاء علیہم السلام کے تمام اعمال، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے، تو ضائع ہو جاتے۔"] [4]

## 2: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿ وَ لَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [5]

ترجمہ: [اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف اور اُن کی جانب جو آپ سے پہلے تھے،

---

[1] تفسیر ابن کثیر 174/2.

[2] ملاحظہ ہو: روح المعاني 215/7.

[3] تفسیر السعدي ص 264 (ط. الرسالة): نیز ملاحظہ ہو: أیسر التفاسیر 630/1.

[4] أضواء البیان 202/2.

[5] سورة الزمر / الآیة 65.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وحی کی گئی، کہ بے شک اگر آپ نے شرک کیا، تو بلاشبہ آپ کا عمل ضرور ضائع ہو جائے گا اور یقیناً آپ لازماً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے واضح طور پر بیان فرمایا، کہ اُن کی جانب اور اُن سے پہلے ہر نبی کی جانب یہ وحی کی گئی:

''اگر آپ نے شرک کیا، تو یقیناً آپ کے عمل ضرور اکارت ہو جائیں گے اور آپ بلاشبہ ضرور خسارہ پانے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔''

## آیتِ شریفہ کے متعلق چار مفسرین کے اقوال:

i: قاضی ابو سعود:

[''(اور آیتِ شریفہ کا مقصد) شرک کی انتہا درجے کی سنگینی اور خرابی کی خبر دینا ہے اور یہ کہ وہ ایسی (خرابی) ہے، کہ جن (حضراتِ انبیاء علیہم السلام) کے اس کے ارتکاب کے قریب آنے کا بھی امکان نہیں، انہیں بھی اس سے منع کیا جا رہا ہے، تو پھر اُن کے سوا دوسرے لوگ کیسے ہوں گے؟ (یعنی اُن کے شرک سے باز کرنے کی اہمیت کتنی زیادہ ہو گی)؟''] [1]

ii: علامہ شوکانی:

[''یہ کلام رسولوں۔علیہم السلام۔ کے علاوہ دیگر لوگوں کے لیے بالواسطہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یقیناً شرک سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ اس طرح بات کرنے کا مقصد بندوں کو شرک سے خبردار کرنا اور ڈرانا ہے، کیونکہ اگر شرک انبیاء علیہم السلام کے اعمال کو...... اگر وہ بفرضِ محال شرک کا ارتکاب کریں ...... برباد کر دے، تو امت کے لوگوں کے اعمال کو شرک بطریقِ اولیٰ برباد کرے گا۔''] [2]

---

[1] تفسیر أبي السعود 262/7. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البیضاوي 331/2؛ و تفسیر القاسمي 217/14.

[2] فتح القدیر 675/4.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iii: شیخ سعدی:

[''﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (میں) [عَمَلُ] مفرد اور ([كَ] کی طرف) مضاف ہے اور (اس بنا پر) اس میں ہر عمل شامل ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں میں (یہ ضابطہ چلا آ رہا) ہے، کہ بلاشبہ شرک تمام اعمال کو برباد کرنے والا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الأنعام میں بہت سے انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کے شمار کرنے کے بعد فرمایا:

﴿ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

ترجمہ: [وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں۔ اگر وہ شرک کرتے، تو جو عمل وہ کیا کرتے تھے، یقیناً اُن سے ضائع ہو جاتا۔]

﴿وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

ترجمہ: [اور یقیناً آپ ضرور ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں سے]۔ اپنے دین اور آخرت کا۔ پس شرک کے ساتھ اعمال برباد ہو جاتے ہیں اور عذاب اور سزا واجب ہو جاتی ہے۔'']

iv: شیخ ابن عاشور:

[''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن سے پہلے انبیاء معصومین کے متعلق بفرضِ محال شرک ہونے کی صورت میں بات کرنے میں تنبیہ ہے، کہ توحید کا معاملہ کس قدر عظیم اور شرک کا معاملہ کس قدر سنگین ہے، تاکہ لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائیں، کہ بزرگی کے بلند ترین درجہ پر بھی...... بفرضِ محال...... اگر شرک آ جائے، تو وہ

---

[1] تفسیر السعدي ص 729. اس حوالے سے پہلی دلیل میں توفیقِ الٰہی سے قدرے تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اُس عظمت کا نام ونشان نہیں چھوڑے گا اور اُسے تہس نہس کردے گا۔'' ] ❶

## آیتِ شریفہ کے حوالے سے آٹھ باتیں:

i: اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ میں بیان کردہ بات کی قطعیت واضح کرنے کے لیے، اس کا آغاز [لَقَدْ] سے فرمایا۔

[لام] تاکید کے لیے اور [قَدْ] بھی تاکید کے لیے۔

ii: آیتِ کریمہ میں ذکر کردہ ضابطہ صرف نبی کریم ﷺ ہی کی جانب نازل نہیں کیا گیا، بلکہ ہر نبی اور رسول علیہم السلام پر نازل کیا گیا۔

iii: بیان کردہ ضابطہ [لَئِنْ أَشْرَكْتَ....] کا آغاز [لام] سے کیا گیا، جو کہ محذوف (understood) قسم پر دلالت کرتا ہے۔❷ گویا کہ اللہ احکم الحاکمین اور اصدق القائلین قسم کھا کر اس ضابطہ کو بیان کر رہے ہیں۔ ضابطہ و قانون ربّ تعالیٰ کا ہے اور جب وہ قسم کھا کر اُسے بیان کریں، تو پھر اس کا حتمی اور یقینی ہونا کس قدر ہوگا!

iv: اللہ تعالیٰ نے حضراتِ انبیاء علیہم السلام سے ...... بفرضِ محال ...... ہونے والے شرک کی وجہ سے پہلے نتیجے کا آغاز ہی:

﴿ لَيَحْبَطَنَّ ﴾

سے فرمایا اور اس میں [لام] [لامِ توکید] اور آخر میں [نونِ مشدّدہ]، دونوں ہی تاکید پر دلالت کرنے والے ہیں اور معنٰی ہوگا:

[یقیناً ضرور برباد ہوں گے۔]

vi: پھر ارشاد فرمایا: ﴿عَمَلُكَ﴾ اس میں [عَمَلُ] مفرد کے مضاف ہونے کی وجہ سے معنٰی ہوگا:

[آپ کے تمام اعمال]۔

---

❶ تفسیر التحریر و التنویر 59/24.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر و التنویر 59/24.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شرک کی بنا پر ایک، کچھ یا زیادہ اعمال نہیں، بلکہ سارے کے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ ❶

vii: شرک کے دوسرے نتیجے کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَتَكُوْنَنَّ﴾

اس میں ﴿لَيَحْبَطَنَّ﴾ کی مانند آغاز میں [لام توکید] اور آخر میں (نون مشدّدہ) اور دونوں ہی تاکید کا فائدہ دینے والے ہیں اور معنی یوں ہوگا:

[اور یقیناً آپ ضرور ہو جائیں گے]۔

viii: شرک کے دوسرے نتیجے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾: یعنی خسارہ پانے والے نہایت مشہور و معروف لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس میں اور اس کی بجائے یہ کہنے میں:

[آپ یقیناً ضرور خسارہ پائیں گے]

میں بہت فرق ہے۔ آیتِ شریفہ میں بیان کردہ جملے میں زور کہیں زیادہ ہے۔ ❷

**تنبیہ:**

**شرک سے مراد:**

اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء و صفات اور عبادت میں کسی بھی دوسرے کو شریک کرنا۔

---

❶ اس بارے میں مشہور مفسر شیخ سعدی کا بیان ص 55 پر ملاحظہ فرمالیجیے۔

❷ شاید اسی اسلوب کی ایک مثال سورۃ الصافات / الآیۃ 102 میں اسماعیل علیہ السلام کی اپنے والد ابراہیم علیہ السلام سے کہی ہوئی بات ہے:

﴿سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

ترجمہ: [اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تو آپ مجھے صبر میں بلند مقام پانے والے مشہور لوگوں میں سے پائیں گے۔]

(ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر و التنویر 152/23؛ اور راقم السطور کی کتاب "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ" ص 51-52)۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دوسری شرط ...... اخلاص

## تمہید:

اعمال کی قبولیت کے لیے دوسری شرط عمل کرنے والے میں [اخلاص] کا ہونا ہے۔ اس سلسلے میں حسبِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں توفیقِ الٰہی سے گفتگو کی جا رہی ہے:

ا: اخلاص سے مراد

ب: قبولیتِ اعمال کی خاطر شرطِ اخلاص کے دلائل

## ا: اخلاص سے مراد:

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

"وَ الْإِخْلَاصُ: أَنْ یَّقْصُدَ الْعَبْدُ بِعَمَلِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ." ❶

["اخلاص (یہ ہے) کہ بندہ اپنے عمل سے اللہ سبحانہ کی رضا کا قصد کرے۔"]

## ب: قبولیتِ اعمال کے لیے شرطِ اخلاص کے دلائل:

ہر قسم کے نیک عمل کی قبولیت کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونے کے متعدد دلائل میں سے ذیل میں پندرہ ملاحظہ فرمائیے:

ا: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۔ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ ❷

ترجمہ: [پس آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجیے۔ اس طرح، کہ آپ دین کو اُنہی کے لیے خالص کرنے والے ہوں۔ خبردار! خالص دین صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے]۔

---

❶ فتح القدير 637/4.

❷ سورة الزمر / الآيتان 2-3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## دو مفسرین کے اقوال:

i: حافظ ابن کثیر:

["﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ یعنی پس تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجیے، اُن کا کوئی شریک نہیں اور مخلوق کو اسی بات کی دعوت دیجیے۔ انہیں آگاہ کر دیجیے، کہ بلاشبہ تنہا اُن کے سوا کسی کے لیے عبادت رَوا نہیں اور یقیناً اُن کا کوئی شریک، ہمسر اور مدِّ مقابل نہیں اور اسی لیے انہوں نے فرمایا:

﴿أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾

یعنی عمل قبول نہ کیا جائے گا، مگر وہ، کہ جسے عمل کرنے والا تنہا اُن کے لیے خالص کرے، اُن کا کوئی شریک نہیں۔"] [1]

ii: علامہ قاسمی:

["﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾:

یعنی (اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجیے، کہ) وہ خالص توحید اور باطن کی ستھرائی کے ساتھ شرک اور ریا کی آلائش سے پاک ہو۔

﴿أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ یعنی وہ ذات ہے، کہ ہر ملاوٹ سے مبرّا اطاعت گزاری لازمی طور پر اُن ہی کے لیے خاص ہے، کیونکہ وہ [إلٰـــہ] ہونے میں منفرد ہیں"]۔ [2]

## ❀ دونوں آیاتِ شریفہ کے حوالے سے پانچ باتیں:

i: اللہ تعالیٰ نے اپنی [عبادت کا حکم] دینے پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا، کہ عبادت کو انہی کے لیے خالص کیا جائے۔ چنانچہ پہلے:

﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ﴾

---

[1] تفسیر ابن کثیر 48/4.

[2] تفسیر القاسمي 195/14. نیز ملاحظہ ہو: الكشّاف 386/3؛ و فتح القدیر 637/4-638.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرمایا اور ساتھ ہی:

﴿مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾

ارشاد فرمایا۔ ❶

ii: ﴿مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ میں اللہ تعالیٰ نے الفاظ کی ترتیب تبدیل فرما دی۔ عام اسلوب (الدِّيْنُ لَهٗ) کی بجائے ﴿لَهُ الدِّيْنَ﴾ فرمایا۔ اس تقدیم و تاخیر سے جملے کے دو معانی ہوئے:

پہلا معنٰی: ہر قسم کی عبادت اُن کے لیے ہے۔

دوسرا معنٰی: اُن کے علاوہ کسی کے لیے کوئی عبادت نہیں۔

اور دونوں معانی کو ملانے سے حسبِ ذیل معنٰی حاصل ہوا:

اُن ہی کے لیے ہر قسم کی عبادت ہے۔ ❷

iii: ﴿الدِّيْنَ﴾ پر [ال] استغراقیہ ہے، یعنی ہر قسم کی قولی، بدنی، مالی، بڑی، چھوٹی، سری، جہری، غرضیکہ ہر نوع کی عبادت ﴿الدِّيْنَ﴾ میں شامل ہے۔

iv: ﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ میں پہلے جملے میں بیان کردہ حکم ﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ کی علّت اور سبب کو بیان فرمایا۔ یعنی آپ کو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہر قسم کی عبادت مخصوص کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کی علّت اور سبب یہ ہے، کہ اُن کے علاوہ کسی اور کے لیے، کسی بھی نوع کی عبادت ہے ہی نہیں، تو پھر آپ کسی اور کو کیونکر کسی عبادت میں شریک کر سکتے ہیں؟ ❸

اس دوسرے جملے میں بیان کردہ بات کی تاکید اور زور کو اجاگر کرنے والی باتوں میں

---

❶ ملاحظہ ہو: الكشّاف 386/3؛ و تفسير البيضاوي 319/2؛ و تفسير أبي السعود 240/7؛ و روح المعاني 233/23؛ و تفسير القاسمي 195/14.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي 319/2؛ و تفسير أبي السعود 240/7؛ و روح المعاني 234/23.

❸ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود 240/7-241؛ و روح المعاني 234/23.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے درجِ ذیل چار خصوصی طور پر قابلِ توجہ ہیں:

ا: جملے کا آغاز [أَلَا] کے ساتھ کیا گیا۔ ❶

ب: [الدِّيْنَ] پر [اَلْ] استغراقیہ داخل فرما کر ہر قسم کی عبادت کو اس میں شامل کیا گیا۔

ج: [لَهُ الدِّيْنَ] فرما کر جملے کی ترتیب کو تبدیل کر دیا گیا، جس سے جملے میں دو معانی پیدا ہو گئے۔

د: جملے کے آخر میں [الْخَالِصُ] فرما کر شرک وریا کی ہر آلائش سے خالی ہونے کی مزید تاکید کی گئی۔

V: نبی کریم ﷺ...... جو کہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ وخشیت میں بے مثال اور پیکرِ اخلاص تھے......کو جب اللہ تعالیٰ نے اخلاص کا حکم اس قدر تاکید اور زور سے دیا گیا، تو امت اور خصوصاً ہم ایسے ناکاروں کے لیے اس بات کے اہتمام کی ضرورت واہمیت کس قدر ہو گی؟

2: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۔ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُوْنَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۔ قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ﴾ ❷

ترجمہ: [کہہ دیجیے بلاشبہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے، کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کروں، کہ دین کو انہی کے لیے خالص کرنے والا ہوں۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے، کہ میں مسلمانوں (یعنی ماننے والوں) میں سے پہلا ہو جاؤں۔

کہہ دیجیے یقیناً میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں، تو ایک بہت بڑے دن

---

❶ ملاحظہ ہو: روح المعاني 234/23. علامہ الوسی لکھتے ہیں:

"ثُمَّ صَدَّرَ بِحَرْفِ التَّنْبِيْهِ زِيَادَةً عَلٰى زِيَادَةٍ وَّ تَحْقِيْقًا بِأَنَّ غَيْرَ الْخَالِصِ كَالْعَدَمِ."

ترجمہ: [پھر ابتدا میں حرف تنبیہ لائے، تاکہ بات میں بہت ہی زیادہ زور پیدا ہو جائے اور اس بات کی تاکید کے لیے، کہ جو (عمل) خالص نہیں، گویا کہ وہ موجود ہی نہیں۔"]

❷ سورة الزمر / الآيات 11-14.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

کہہ دیجیے، کہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتا ہوں، اس حال میں، کہ میں انہی کے لیے اپنے دین کو خالص کرنے والا ہوں۔]

ان آیاتِ شریفہ میں نبی کریم ﷺ کو حسبِ ذیل چار باتوں کا حکم دیا گیا:

i: اللہ تعالیٰ کے لیے ہر قسم کی عبادت و طاعت خالص کریں۔

ii: اس طرح عبادت کر کے امت پر سبقت حاصل کریں۔

iii: لوگوں کو آگاہ کر دیں، کہ

اس بات کی نافرمانی کی صورت میں انتہائی سنگین دن کے عذاب سے خوف زدہ رہیں۔

iv: وہ لوگوں کے لیے واضح کر دیں، کہ

وہ حکمِ الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے ہر قسم کی عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی مخصوص کرتے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

## آیاتِ کریمہ کے حوالے سے آٹھ باتیں:

i: ان آیاتِ کریمہ میں آنحضرت ﷺ کو دیے گئے احکامات کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ [قُلْ] [یعنی کہیے] فرمایا۔ مقصود ...... وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ...... یہ ہے، کہ آپ کو جو احکام و اوامر دیے گئے ہیں، انہیں جاننے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ، امت کے لیے انہیں بیان کیجیے۔ بلاشک وشبہ یہ اسلوب ان اوامر کی اہمیت و حیثیت کو مزید بڑھا دیتا ہے۔[1]

ii: ان میں سے پہلی اور تیسری آیتوں میں [قُلْ] کے بعد [إِنِّيْٓ] [یعنی بے شک میں] کے الفاظ استعمال فرمائے۔ یہ الفاظ یقیناً فرمائی گئی بات میں مزید تاکید پیدا کرتے ہیں۔

iii: پہلی آیتِ شریفہ میں [اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے] کا حکم دینے پر اکتفا نہیں گیا،

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر و التنویر 359/23.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



بلکہ اس کے ساتھ:

[مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ] فرمایا۔

[مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ] میں موجود متعدد باتوں میں سے تین حسبِ ذیل ہیں:

ا: [مُخْلِصًا] کہ آپ کی عبادت شرک وریا وغیرہ سے پاک اور صاف ہو۔ ❶

ب: [لَهُ الدِّيْنَ] میں خلافِ معمول [الدِّيْنَ] کو بعد میں اور [لَهُ] کو پہلے لائے۔

ج: [الدِّيْنَ] پر [الْ] جنس کے لیے استعمال فرمایا، جس کا مقصود...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... ہر نوع اور قسم کی بڑی، چھوٹی، جلی، خفی، قولی، مالی، بدنی، غرضیکہ تمام اقسام کی عبادات ہیں۔

اور جملے سے مراد...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... یہ ہوگا:

کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کہ آپ کی ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔ کسی اور کی خاطر اس میں سے کچھ بھی نہ ہو۔ آپ کی عبادت شرک اور ریا وغیرہ سے کلی طور پر منزہ ومبرا ہو۔

iv: دوسری آیتِ شریفہ: ﴿وَ أُمِرْتُ لِأَنْ أَكُوْنَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ میں پہلی آیتِ کریمہ: ﴿قُلْ إِنِّيْٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ کی غرض وغایت کو بیان کیا گیا۔ یعنی آپ کو اپنی ہر قسم کی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا، تاکہ آپ اس حکم کی تعمیل کر کے دنیا و آخرت کی سیادت و قیادت حاصل کر لیں۔ دنیوی سیادت اور اخروی پیشوائی عبادت کے اخلاص کے بغیر ممکن نہیں۔ ❷

بعض مفسرین نے اسی بات کو ایک اور طریقے سے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں، کہ دین کی دعوت دینے والے پر لازم ہے، کہ وہ اسلامی احکام کی پابندی سب سے پہلے کرنے والا ہو۔ نبی کریم ﷺ اس امت میں داعیِ اعظم ہیں، اس لیے وہ اس حکمِ ربانی کی تعمیل میں

❶ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود 246/7؛ و فتح القدير 646/4؛ و تفسير القاسمي 200/14.

❷ ملاحظہ ہو: الكشاف 391/3-392؛ و تفسير أبي السعود 246/7-247.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سب پر سبقت کرنے والے ہوں گے۔ ان اور اُن کے پیروکاروں کے تمام ظاہری اور باطنی اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں گے۔ ❶

v: تیسری آیتِ شریفہ ﴿قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ میں ربِّ تعالیٰ کی نافرمانی سے مراد...... وَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ......عبادات میں اخلاص کا ترک کرنا اور لوگوں کو اس بارے میں تلقین کرنے سے اعراض کرنا ہے۔ ❷

تمام عبادات میں اخلاص کے حکمِ ربانی کے زوردار بیان کے بعد اس حکم کی نافرمانی کی حالت میں قیامت کے ہولناک دن کے عذاب سے خوف زدہ ہونے کا تذکرہ بلاشبہ اس حکم کی شدید اہمیت اور انتہائی بلند حیثیت کو خوب اجاگر کرتا ہے۔

vi: چوتھی آیتِ کریمہ: ﴿قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي﴾ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا، کہ وہ لوگوں کو بتلا دیں، کہ انہیں [عبادات میں اخلاص] کا جو حکمِ ربانی دیا گیا ہے، انہوں نے اس کی کما حقہ تعمیل کی ہے۔

اللّٰهُ أَكْبَرُ! حکمِ ربانی کی تعمیل کے لیے یہ کتنی بڑی شہادت ہے!

ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللّٰهُ ۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ ❸

ترجمہ: [کہہ دیجیے: کون سی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے۔ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ میرے درمیان اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔]

فَصَلَوَاتُ رَبِّي وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ.

**تنبیہ:**

پہلی آیت اور چوتھی آیت میں تکرار کا نہ ہونا:

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص 721.

❷ ملاحظہ ہو: فتح القدير 247/4.

❸ سورة الأنعام / جزء من الآية 19.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پہلی آیتِ شریفہ میں بیان کیا گیا ہے، کہ نبی کریم ﷺ کو تمام عبادات میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے اور چوتھی آیتِ کریمہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے حکمِ ربانی کی خوب تعمیل کی۔ اس طرح دونوں آیات میں بالکل تکرار نہیں۔ ❶

vii: چوتھی آیتِ شریفہ میں بیان کردہ بات کی قوت اور زور کو زیادہ کرنے والی تین باتیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: ﴿قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ﴾ میں خلافِ معمول لفظ [اللّٰه] پہلے اور [أَعْبُدُ] بعد میں لایا گیا، جس کی بنا پر جملے کے حسبِ ذیل دو معانی ہوئے:

1: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔

2: میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔

دونوں معانی کو ملانے سے جملے کا معنٰی یوں ہوگا:

[میں اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتا ہوں۔]

ب: ﴿مُخْلِصًا﴾ یعنی شرک اور ریا وغیرہ سے یکسر دُور رہتے ہوئے۔ اگرچہ جملہ ﴿قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ﴾ پہلے ہی سے [مُخْلِصًا] کے معنٰی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، لیکن پھر تاکید کی غرض سے [مُخْلِصًا] بھی فرمایا۔

ج: ﴿لَهُ دِينِي﴾:

1: ﴿دِينِي﴾ سے مراد: میری طاعت گزاری اور میری عبادت۔ ❷

2: اس جملے کی معمول کی ترتیب بھی تبدیل کی گئی۔ عام طور پر ترتیب (دِيْنِيْ لَهٗ) ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کی بنا پر جملے کا معنٰی حسبِ ذیل ...... وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ ...... ہے:

میری طاعت گزاری اور میری عبادت اُن ہی کے لیے ہے یعنی ہر قسم کی طاعت گزاری اور عبادت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، کسی اور کے لیے کچھ بھی نہیں۔

---

❶ ملاحظہ ہو: الكشاف 392/3.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي 243/15.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہی بات [مُخْلِصًا] سے حاصل ہوتی ہے اور اس بات کا اعلان [قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ] میں کیا جارہا ہے۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ! جب اللہ تعالیٰ ایک ہی بات کو مختصر سی آیتِ کریمہ میں تین مرتبہ فرمائیں، تو وہ بات کس قدر حتمی، قطعی، اٹل اور یقینی ہوگی اور ایسی بات کی پابندی کس قدر ضروری ہوگی اور اُس میں کوتاہی کا دنیا و آخرت میں خسارہ کتنا سنگین اور بڑا ہوگا!

اے ربِّ کریم! ہمیں اس بات کے سمجھنے، اس پر یقین کرنے اور زندگی بھر اس کی پاس داری کرنے والوں میں شامل فرما دیجیے۔ آمِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ!

viii: نبی کریم ﷺ کو اپنا نبی، رسول، پیشوا، مقتدا، رہبر و راہ نما ماننے کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے آنحضرت ﷺ کے اس طریقۂ مبارکہ سے بال برابر بھی ہٹنے کی گنجائش کیونکر ہوسکتی ہے، جب کہ آنحضرت ﷺ کے امتی ہونے کے دعوے داروں کے لیے ربِ کریم نے بہترین نمونہ اُن ہی کو قرار دیا ہوا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ❶

ترجمہ: [البتہ یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ - ﷺ - ہی میں بہترین نمونہ ❷ ہے۔]

3: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ❸

❶ سورة الأحزاب / جزء من الآية 21.

❷ ملاحظہ ہو: ترجمان القرآن 203/3؛ و تيسير الرحمٰن ص 1181. مولانا امرتسری اور مولانا جوناگڑھی نے ترجمہ [عمدہ نمونہ] کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائي ص 503؛ (قرآن کریم کے حاشیہ میں)؛ و أحسن البيان ص 550.

❸ سورة الأنعام / الآيتين 161-162.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: [کہہ دیجیے: بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، (جو) رب العالمین ہیں۔ اُن کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اُسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں (حکم ماننے والوں میں) سے پہلا ہوں۔]

## دونوں آیتوں کے حوالے سے نو باتیں:

i: ان دونوں سے پہلے والی آیت کے آغاز میں فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّيٓ .... الآية
اس آیت کا آغاز بھی [قُلْ] ہی سے فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي .... الآية
[قُلْ] ترجمہ: [کہہ دیجیے] کا تکرار آیت میں بیان کردہ بات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی خاطر کیا گیا۔ وَ اللّٰهُ تَعَالَی أَعْلَمُ.

ii: (إِنَّ): بات کی ابتدا حرفِ تاکید [إِنّ] سے کی گئی، جو کہ بعد میں بیان کردہ بات کی اہمیت اور تاکید پر دلالت کرتا ہے۔ ❶

iii: ﴿إِنَّ صَلَاتِي﴾ میں [صَلَاتِي] سے مراد جنس صلاۃ ہے یعنی ہر قسم کی فرض اور نفلی نماز۔ ❷

iv: وَنُسُكِي: اس کی تفسیر میں متعدد اقوال میں سے چار حسبِ ذیل ہیں:

ا: [میری عبادت]۔ اس طرح [صَلَاتِي] کے بعد [نُسُكِي] کے فرمانے سے [تعمیم بعد التخصیص] یعنی خاص [نماز] کے بعد عام [عبادت] کا تذکرہ فرمایا۔

ب: [میرا دین]

ج: [حج و عمرہ میں میری قربانی] اس طرح آیت کا یہ حصہ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ❸ ترجمہ: [پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔] کے موافق ہوگا۔

د: [میرا حج]

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر و التنویر، الجزء الثامن، القسم الأول / ص 201.

❷ ملاحظہ ہو: فتح القدیر 269/2؛ و روح المعاني 70/8. ❸ سورۃ الکوثر / الآیۃ 2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



v: (مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ) اس کے حسبِ ذیل تین معانی ذکر کیے گئے ہیں:

1: میری زندگی اور موت تک کا ایمان اور کیے ہوئے اعمال صالحہ۔

2: میری زندگی کی تمام طاعت گزاری اور موت کے ساتھ منسلک نیکیاں جیسے وصیت، موت کے بعد غلاموں کو آزاد کرنا وغیرہ

3: میرا جینا اور میرا مرنا۔ ❶

vi: (لِلّٰهِ) کے شروع میں [اللّام] کے حسبِ ذیل دو معانی بیان کیے گئے ہیں:

1: [اللّام] [مِلْك] کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے، کہ میری نماز، عبادت، جینا اور مرنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لیے آسانی پیدا فرمانے کی وجہ سے ہے۔ ❷

2: [اللّام] [تعلیل] کے لیے ہے، مراد یہ ہے، کہ یہ سب خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ❸

vii: ﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾: یہ لفظ اللہ جل جلالہ کی صفت ہے اور اس میں ہر قسم کی عبادات کے اللہ تعالیٰ کے لیے ہونے کے سبب کا بیان ہے۔ مخلوقات کے [رب العالمین] ہونے میں اُن کا کوئی شریک نہیں، تو پھر عبادات میں کیونکر کوئی ان کا شریک ہوسکتا ہے؟ ❹

viii: (لَا شَرِيْكَ لَهُ) اس جملے کے معانی میں سے...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... اس مقام پر حسبِ ذیل دو معانی ہیں:

1: میرا بیان کردہ سب کچھ [صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ] خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس میں اُن کا کوئی شریک نہیں۔ ❺ اس معنٰی کے اعتبار سے یہ جملہ

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي 329/1؛ و فتح القدير 270/2؛ و روح المعاني 70/8؛ و تفسير القاسمي 808/6.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير و التنوير، الجزء الثامن، القسم الأول / ص 201.

❸ ملاحظہ ہو: فتح القدير 270/2؛ و روح المعاني 8/70-71؛ و تفسير التحرير و التنوير، الجزء الثامن، القسم الأول / ص 201.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق، الجزء الثامن، القسم الأول / ص 203.

❺ ملاحظہ ہو: تفسير القاسمي 809/6.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سابقہ بات کی تاکید ہوگا۔

2: (لَا شَرِيكَ لَهُ) یہاں ذکر کرنے سے مقصود شاید یہ بھی ہو، کہ میری عبادات میں سے کوئی چیز بھی کسی اور کے لیے کیونکر ہو سکتی ہے، جب کہ اللہ رب العالمین کا ملکیت اور تدبیر میں کوئی شریک ہی نہیں۔ ❶

اس معنٰی کے اعتبار سے، یہ جملہ سابقہ بیان کردہ بات [قُلْ إِنَّ صَلَاتِي....] کی علّت اور سبب ہوگا۔ وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ .

ix: (بِذٰلِكَ أُمِرْتُ) اس کے حوالے سے تین باتیں ملاحظہ فرمائیے:

1: [ذٰلِكَ] کے مشارٌ الیہ کے بارے میں حسبِ ذیل دو اقوال ہیں:

ا: [سابقہ ذکر کردہ بات کے کہنے] کی جانب اشارہ ہے، یعنی مجھے سابقہ بات کہنے کا ہی حکم دیا گیا ہے۔

ب: [سابقہ بیان کردہ بات کا] یعنی مجھے [اخلاص] ہی کا حکم دیا گیا ہے۔ ❷

2: [وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ] کی عام طور پر ترتیب [وَ أُمِرْتُ بِذٰلِكَ] ہوتی ہے۔
ترتیب کی تبدیلی سے جملے کا حسب ذیل معنٰی ہوگا:

[اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے]۔ ❸

3: اپنی تمام عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا، میری جانب سے نہیں، بلکہ اسی بات کا مجھے رب العالمین کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ ❹

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو یہ اقرار و اعلان کرنے کا حکم دیا، کہ بے شک اُن کی ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور انہیں یہ واضح کرنے کی تلقین کی، کہ انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص 282.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر البیضاوي 329/1؛ و روح المعاني 71/8.

❸ ملاحظہ ہو: روح المعاني 71/8. ❹ ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص 282.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



4: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ ❶

ترجمہ: [اور انہیں اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں دیا گیا مگر یہ، کہ وہ اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر کے، یکسو ہو کر اُن کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور وہی ہے درست دین]۔

اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا، کہ اہلِ کتاب کو بھی اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیا گیا۔

## آیتِ شریفہ کے حوالے سے آٹھ باتیں:

i: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ.....﴾

میں [مَا] نفی اور [إِلَّا] اِثبات کے لیے ہے۔

اس اسلوب سے کسی بات کے ثابت کرنے میں قوت، زور، تاکید اور حصر اُسی بات کو [نفی] کے بغیر، بیان کرنے سے، کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

[انہیں اللہ تعالیٰ کی اخلاص کے ساتھ عبادت کا حکم دیا گیا]

کے مقابلے میں یہ کہنا:

(جیسا کہ اس آیت شریفہ میں ہے)، کہ:

[انہیں حکم نہیں دیا گیا، مگر اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں]

کہیں زیادہ زور آور، طاقت ور اور قوی ہے۔ ❷

ii: [لَهُ الدِّينَ] جملے کی معمول کے مطابق ترتیب [الدِّيْنَ لَهُ] کی بجائے [لَهُ

---

❶ سورة البيّنة / الآية 5.

❷ ملاحظہ ہو: اللآلي البهية في شرح العقيدة الواسطية 42/1؛ و''آیت الکرسی کے فضائل وتفسیر'' ص 54-55؛ نیز ملاحظہ ہو: روح المعاني 204/30.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الدِّيْنَ] فرمانے کی وجہ سے اس جملے کے اندر دو معانی ہیں:

ا: ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

ب: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے کوئی عبادت نہیں۔

دونوں معانی کو یکجا کر کے معنٰی حسبِ ذیل ہے:

ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

iii: (الدِّيْنَ) پر [اَل] استغراقیہ ہے، یعنی ہر قسم اور نوع کی عبادت: قولی، مالی، بدنی، مخفی، جلی، چھوٹی اور بڑی۔

iv: جملے [لَهُ الدِّيْنَ] سے [مُخْلِصِيْنَ] میں موجود معنٰی کی تاکید ہوتی ہے، کیونکہ [مُخْلِصِيْنَ] سے مراد عبادت کو شرک و ریا وغیرہ سے منزہ و مبرا کرنا ہے اور [لَهُ الدِّيْنَ] کا معنٰی بھی یہی ہے۔

v: [حُنَفَآءَ]: یک سو ہونے والے، ❶ یک رخے۔ ❷ یعنی اپنی توجہ کا مرکز و محور ربّ ذوالجلال کو بنانے والے۔ صرف رب ذوالجلال کی رضا اور خوش نودی کے طلب گار اور متلاشی اور اس سے بھی [مُخْلِصِيْنَ] میں موجود معنی کی تاکید ہے۔ ❸

vi: (وَ ذٰلِكَ) کے ساتھ [اللہ تعالیٰ کے لیے مخلصانہ عبادت کرنے، نماز کے قائم کرنے اور زکاۃ کے ادا کرنے] کی جانب اشارہ ہے۔

اگرچہ ان تینوں باتوں کا سابقہ متصل جملے میں ذکر [قریب] کے لیے استعمال ہونے والے اسم اشارہ کا تقاضا کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن باتوں کے عالی مرتبہ اور بلند قدر و منزلت ہونے کی نشان دہی کی خاطر [دُور] پر دلالت کرنے والا اسم اشارہ [ذٰلِكَ] استعمال فرمایا۔ ❹

vii: (دِيْنُ الْقَيِّمَةِ): یعنی دینِ مستقیم۔ مراد...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ...... یہ ہے،

❶ ملاحظہ ہو: تیسیر الرحمٰن ص 1759.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی (قرآن کریم کے حاشیہ پر) ص 725۔

❸ ملاحظہ ہو: روح المعاني 204/30.

❹ ملاحظہ ہو: تفسیر أبي السعود 185/7، و روح المعاني 204/30.



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کہ مخلصانہ عبادت کرنا، نماز کا قائم کرنا اور زکاۃ کا ادا کرنا وہ صراط مستقیم ہے، جو اپنے راہی کو نعمتوں والی جنت میں پہنچاتا ہے اور اُس کے سوا دیگر راہیں جہنم میں لے جانے والی ہیں۔ ❶

viii: اس آیتِ کریمہ میں یہ بات واضح ہے، کہ سابقہ شریعتوں میں بھی لوگوں کو حکم دیا گیا، کہ وہ ظاہری، باطنی تمام عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کریں۔ اُن کا مقصود و مطلوب صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوش نودی حاصل کرنا ہو۔ اُن میں شرک و ریا وغیرہ کی آلائش نہ ہو۔ ❷

5: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، (کہ بے شک) انہوں نے بیان کیا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.'' ❸

[''یقیناً تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے۔ بے شک ہر شخص کے لیے وہی ہے، جس چیز کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی نیت دنیا کے لیے ہوئی، (کہ) وہ اسے حاصل کرے یا خاتون کی جانب ہوئی، (کہ) وہ اس سے نکاح کرے، تو اس

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص 932.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص 931-932. نیز ملاحظہ ہو: الكشّاف 275/4؛ و تفسير القرطبي 144/20.

❸ صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، رقم الحديث 1، 9/1؛ و صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ: ''إنما الأعمال بالنية''، ......، رقم الحديث 155-(1907)، 1515/3-1516. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔
تنبیہ: اس حدیث کو حضراتِ ائمہ حمیدی، طیالسی، احمد، ابن المبارک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مالک، ابن حبان، ابن الجارود، طحاوی، دارقطنی، قضاعی، بیہقی، ابونعیم، خطیب بغدادی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ''تحقيق جامع العلوم و الحكم'' للشيخين الأرناؤوط و إبراهيم باجس 59/1).



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کی ہجرت اس چیز کی طرف ہے، جس کی جانب، اس نے ہجرت کی۔"]

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں:

(اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ) سے مراد یہ ہے، کہ

اعمال نیتوں کے ساتھ صالحہ یا فاسدہ، مقبولہ یا مردودہ، ثواب پانے والے یا ثواب سے خالی ہوتے ہیں۔ یعنی نیتوں کے درست ہونے کی صورت میں وہ بھی درست ہوتے ہیں۔

(وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى) سے مراد یہ ہے، کہ عمل کرنے والے کو ثواب اس کی اچھی نیت کے بقدر حاصل ہوتا ہے اور اس طرح سزا اس کی بری نیت کے مطابق دی جاتی ہے۔ [1]

خلاصۂ کلام یہ ہے، کہ اگر کسی عمل کرنے والے کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی اور چیز ہوئی، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے صرف اسی صورت میں اجر و ثواب ہوگا، جب اُس کی نیت خالص رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہوگی۔ [2]

6: امام بیہقی نے حضرت ابی فراس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ...... اور وہ (قبیلہ) اسلم سے ہیں ...... کہ انہوں نے بیان کیا:

"ایک شخص نے باآواز بلند عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - ﷺ - ! مَا الْإِيْمَانُ؟"

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول ...... ﷺ ...... ایمان کیا ہے؟"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اَلْإِخْلَاصُ." [3]

---

[1] ملاحظہ ہو: جامع العلوم و الحكم 1/64-65.

[2] توفیقِ الٰہی سے اسی حدیث کی شرح میں ایک مستقل کتاب زیرِ غور ہے۔ ربِّ کریم اخلاص سے اسے ترتیب دینے اور منظرِ عام پر لانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

[3] حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے بیہقی نے روایت کیا اور وہ مرسل ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب و الترهيب، الترغيب في الإخلاص و الصدق و النية الصالحة، رقم الحديث 3، 1/53). شیخ البانی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ اُن کا یہ کہنا درست نہیں، کیونکہ ابو فراس رضی اللہ عنہ بلا اختلاف صحابی ہیں۔ لہٰذا حدیث متصل ہے (یعنی اس میں کوئی انقطاع نہیں) اور اس کے [تمام راویان ثقہ] ہیں۔ لہٰذا اس کی [سند صحیح] ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش صحيح الترغيب و الترهيب 1/104).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''(ایمان) اخلاص (ہے)۔'']

اللہ اکبر! آنحضرت ﷺ کی نگاہ میں [اخلاص] کی کتنی عظیم حیثیت ہے! [ایمان] میں کتنی باتیں شامل ہیں، لیکن آنحضرت ﷺ نے [اخلاص] کی اہمیت اور قدر و منزلت کو نمایاں کرنے کی غرض سے اس حدیث میں [ایمان] کو [اخلاص] ہی میں محصور فرما دیا۔

❀ یہ حدیث...... وَ اللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... آنحضرت ﷺ کے ارشادِ گرامی:

''اَلْحَجُّ عَرَفَةُ.''[1]

[''حج عرفہ ہی ہے۔'']‏[2]

کی مانند ہے۔

حج متعدد اعمال پر مشتمل ہے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اعمالِ حج میں سے [وقوفِ عرفات] کی حیثیت کو اجاگر کرنے کی غرض سے یہ اسلوب اختیار فرمایا۔

7: امام نسائی نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا:

''أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَ الذِّكْرَ، مَالَهُ؟''

[''آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو جہاد کے لیے جاتا ہے اور

---

[1] اسے حضراتِ ائمہ ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے حضرت عبدالرحمٰن بن يَعْمُر الدِّيلي رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا اور شیخ البانی نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة، رقم الحديث 1717-1949، 367/1؛ و صحيح سنن الترمذي، أبواب الحج، باب من أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، رقم الحديث 705-896، 265/1؛ و صحيح سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، باب فيمن لم يُدْرِكْ صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة، رقم الحديث 2850، 637/2؛ و صحيح سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع، رقم الحديث 2441-3015، 173/2؛ و مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الإحصار و فوت الحج، الفصل الثاني، رقم الحديث 2714، 829/2.

[2] اس کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں: ''حج اور اس کے ارکان میں سے بہت بڑا رکن عرفات کا وقوف ہے، کیونکہ اس کے رہ جانے سے حج نہیں رہتا۔'' (مرقاة المفاتيح 594/5)



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وہ اجر اور شہرت (دونوں) کا طلب گار ہے، اُس کے لیے کیا ہے؟'']

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لَا شَيْءَ لَهُ.''

[''اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب میں سے) کچھ بھی نہیں۔'']

فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[اُس (شخص) نے اُسے (یعنی اپنے سوال) کو تین مرتبہ دہرایا۔]

يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''لَا شَيْءَ لَهُ.''

[رسول اللہ ﷺ اس سے (یہی) فرماتے رہے: ''اُس کے لیے کچھ بھی نہیں۔'']

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَّ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ.''[1]

[''بلاشبہ اللہ تعالیٰ عمل قبول نہیں کرتے مگر جو اُن ہی کے لیے خالص ہو اور اس کے ساتھ اُن ہی کی رضامندی چاہی گئی ہو۔'']

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے دوٹوک اور حتمی انداز میں اس حقیقت کو واضح فرمایا، کہ جہاد ایسے عظیم عمل میں بھی، اگر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کے علاوہ کسی اور دنیوی مقصد کو شامل کیا جائے، تو اس عمل پر بھی اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

## اس حدیث کے حوالے سے چار باتیں:

i: آنحضرت ﷺ نے [لَا شَيْءَ لَهُ] فرما کر اجر و ثواب کے ساتھ شہرت کے طلب گار کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی ملنے کی نفی فرما دی۔ [لَا] نفی جنس کے لیے اور [شَيْءَ] اسم نکرہ ہے۔ اسم نکرہ پر [لَا] نافیہ آنے سے کسی بھی خیر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

[1] سنن النسائي، كتاب الجهاد، من غزا يلتمس الأجر و الذكر، 25/6. حافظ منذری نے اس کی [سند کو عمدہ] اور شیخ البانی نے اس [حدیث کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب و الترهيب، الترغيب في الإخلاص و الصدق و النية الصالحة، رقم الحديث 9، 55/1؛ و صحيح الترغيب و الترهيب 106/1).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میسر آنے کی نفی ہو گئی۔ یہ اسلوب [لَا إِلٰـهَ] کی مانند ہے، کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر قسم کے معبودوں کی نفی ہو جاتی ہے۔

ii: آنحضرت ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی، جب آنحضرت ﷺ کا کسی بھی بات کو ایک دفعہ ہی فرمانا، اس کی حقانیت اور حتمی ہونے کے لیے بہت کافی ہے، تو تین بار ارشاد فرمانے پر وہ بات کس قدر پختہ اور یقینی ہو گی!

iii: سائل کے تین مرتبہ سوال کرنے میں [نظر ثانی کرنے کی ضمنی التماس] کے باوجود آنحضرت ﷺ نے بیان کردہ ضابطہ میں کوئی لچک، کسی قسم کی تخفیف یا کسی چیز کا استثنا نہیں فرمایا۔

iv: آنحضرت ﷺ نے اس پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ سابقہ بیان کردہ حقیقت کے متعلق نہایت زوردار اسلوب میں ایک عام ضابطہ واضح فرما دیا:

["إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَّ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ."]

اس ارشادِ نبوی ﷺ کی قوت کا تصور کرنے کی غرض سے درجِ ذیل سات باتوں پر توجہ فرمائیے:

ا: بات کا آغاز حرف تو کید [إِنَّ] [یعنی یقیناً] سے فرمایا، جب کہ آنحضرت ﷺ کا ہر فرمان، تاکید کے بغیر بھی، قطعی اور حتمی ہوتا ہے۔

ب: اس حقیقت کے بیان کی خاطر [جملہ اسمیہ] اختیار فرمایا، جو کہ بیان کردہ حقیقت کے دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا مقصود ...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ...... یہ ہے، کہ صرف مخلصانہ اعمال کا اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ قبولیت پانا وقتی، عارضی یا حادثاتی بات نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ سے رب العالمین کا دستور اور سنّتِ ثابتہ ہے۔ ﴿سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ [1]

---

[1] سورة الفتح / الآية 23. ترجمہ: [اللہ تعالیٰ کا طریقہ (جو) یقیناً پہلے سے گزر چکا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے طریقہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے]۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ج: اس جملے میں پہلے نفی [لَا يَقْبَلُ .....] پھر اثبات [إِلَّا مَا كَانَ .....] ہے اور یہ اسلوب بات کو [نفی] کے بغیر، صرف [اثبات] کے ساتھ بیان کرنے سے کہیں زیادہ زور آور ہے۔ یہ کہنا، کہ: [اللہ تعالیٰ مخلصانہ عمل کو قبول کرتے ہیں]

اور یہ کہنا، کہ:

[اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے، مگر مخلصانہ عمل کو]

دونوں میں بہت فرق ہے۔ پہلے جملے میں غیر مخلصانہ عمل کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا گیا، دوسرے جملے میں ایسے عمل کے غیر مقبول ہونے کی دوٹوک خبر ہے۔ دوسرے جملے میں [حصر وقصر] ہے، کہ صرف مخلصانہ عمل قبول ہوتا ہے۔ غیر مخلصانہ عمل کی اُن کے ہاں کوئی حیثیت نہیں۔

د: [اَلْعَمَل] پر [ال] جنس کے لیے اور یہ استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی یہ بیان کردہ ضابطہ ہر قسم کے قولی، بدنی، مالی، جلی، خفی، ظاہری، باطنی، چھوٹے، بڑے عمل کے لیے ہے۔ کوئی عمل اس قاعدے سے مستثنیٰ اور باہر نہیں۔

ہ: [إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا] میں خلافِ معمول [لَهُ] کو [خَالِصًا] سے پہلے لانے کی وجہ سے، اس جملے میں بھی حصر وقصر پیدا ہوا، جس کی وجہ سے اس کے بھی دو معانی ہوئے:

1: اُن کے لیے خاص ہو۔

2: ان کے علاوہ کسی اور کے لیے نہ ہو۔

اور دونوں جملوں کا مجموعی معنیٰ: صرف اُنہی کے لیے خالص ہو۔

و: [وَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ] فرما کر [إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا] سے ضمنی طور پر معلوم ہونے والی بات کی تاکید فرمائی۔ جب اُن ہی کے لیے خالص ہوگا، تو مقصود اُن کی رضا ہی تو ہوگی، لیکن ...... وَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ...... پھر تاکید کی غرض سے یہ جملہ بھی ارشاد فرمایا۔

ز: [بِهِ وِجْهُهُ] میں خلافِ معمول [بِهِ] کو [وَجْهُهُ] سے پہلے لانے کی بنا پر جملے میں حصر وقصر پیدا ہو گیا، کہ عمل سے مقصود صرف اُن کی رضا کا حصول ہو، کسی اور کی خوش نودی



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہدف اور نشانہ نہ ہو۔

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف وہی اعمال اجر و ثواب پاتے ہیں، جن کے کرنے والے کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اس مقصود میں کسی اور چیز کی آلائش سے وہ اعمال دربارِ رب العالمین میں ناقابلِ قبول قرار پاتے ہیں۔

8: امام بزّار اور امام بیہقی نے حضرت ضحّاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''أَيُّهَا النَّاسُ! أَخْلِصُوْا أَعْمَالَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهٗ وَ لَا تَقُوْلُوْا:

''هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَ لِلرَّحِمِ''،

فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ، وَ لَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

وَ لَا تَقُوْلُوْا:

''هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَ لِوُجُوْهِكُمْ''،

فَإِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ، وَ لَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ.'' [1]

[''اے لوگو! اپنے اعمال کو (اللہ تعالیٰ کی خاطر) خالص کرو! کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ اعمال میں سے قبول نہیں فرماتے، مگر جو اُن کے لیے خالص ہو۔

اور تم نہ کہو:

''یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور رشتے داری کی خاطر''،

[1] نقلا عن الترغيب و الترهيب، الترغيب في الإخلاص والصدق والنية الخالصة، جزء من رقم الحديث 8، 55/1. حافظ منذری لکھتے ہیں: اسے بزّار نے [مناسب سند] اور بیہقی نے روایت کیا۔ (المرجع السابق 55/1). شیخ البانی نے اسے [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغيب و الترهيب 105/1؛ و سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث 2764، المجلد السادس، القسم الأول، 624-626).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کیونکہ یقیناً وہ رشتے داری کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں سے کوئی چیز نہیں۔

اور تم نہ کہو:

"یہ اللہ تعالیٰ اور تمہارے چہروں کے لیے ہے"،

کیونکہ یقیناً وہ تمہارے چہروں کی خاطر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں سے کوئی چیز نہیں۔"]

اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے اس قاعدے اور ضابطے کو صریح اور دوٹوک انداز سے بیان فرمایا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف وہی اعمال شرفِ قبولیت پاتے ہیں، جن کے کرنے کا مقصود صرف اُن کی رضا کا حصول ہو۔ کسی اور کی خوشنودی چاہنے کی خواہش اُن اعمال کو اکارت اور برباد کر دیتی ہے۔

**تنبیہ:**

"هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَ لِلرَّحِمِ" سے مراد:

اس سے مراد ...... وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ...... یہ ہے، کہ مطلوب و مقصود اور ہدف یہ ہو، کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں اور قرابت دار بھی خوش ہو جائیں۔ شراکت داری پر مبنی ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے۔

اگر عمل کرنے والے کا مقصود یہ ہو، کہ رشتے دار خوش ہو جائیں، تاکہ انہیں خوش کرنے کی کوشش سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں، تو معاملہ مختلف ہوگا، کیونکہ اس دوسری صورت میں حقیقی مقصود اور اصلی ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل کرنا ہے، قرابت داروں کو راضی کرنا اولین مقصد نہیں۔

اس نیت اور ارادے والے شخص کے رُوبرو، جب اور جہاں کہیں قرابت داروں کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا سے ٹکرائے گی، تو وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کو ترجیح دیتے ہوئے کسی اور کی ناراضی کو پرِ کاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں دے گا۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## حدیث کے حوالے سے چار باتیں:

i: آنحضرت ﷺ نے کہی جانے والی بات کی طرف [مکمل توجہ مبذول کروانے کی خاطر] اپنی بات کا آغاز [أَیُّھَا النَّاسُ!] [اے لوگو!] سے فرمایا۔

ii: اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے کا حکم ارشاد فرمانے کے بعد، آنحضرت ﷺ نے اپنے حکم کی علت اور سبب کو بیان فرمایا، کہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول ہی نہیں ہوتا۔ بالفاظِ دیگر اخلاص میں مصلحت اور فائدہ تمہارا ہی ہے، وگرنہ تمہارے اعمال اکارت اور برباد ہو جائیں گے۔

کسی حکم کے ساتھ اس کی علّت اور سبب بیان کرنے سے اس حکم کی تعمیل کے امکانات قدرے روشن ہو جاتے ہیں۔

iii: [فَإِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلُصَ لَهُ، وَ ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهٗ] میں بیان کردہ حقیقت اور ضابطہ کی نہایت قوی انداز سے تاکید فرمائی۔ اس سلسلے میں تین باتیں ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: بات کے آغاز میں حرفِ تاکید [إِنَّ] استعمال فرمایا۔

ب: قاعدے میں پہلے [نفی] پھر [اثبات] لانے کی وجہ سے اس میں حصر وقصر اور قوت وتاکید پیدا ہوئی، کہ مخلصانہ اعمال کے علاوہ اور کوئی عمل قبول ہوتا ہی نہیں۔

ج: [الْأَعْمَال] پر [ال] استغراقیہ استعمال فرمایا، کہ یہ ضابطہ مخصوص اعمال کے لیے نہیں، سب اعمال کی قبولیت کے لیے یہی ضابطہ ہے۔

iv: آنحضرت ﷺ نے موضوع کی اہمیت کی بنا پر، کافی وشافی بیان کے باوجود، بعض لوگوں میں رائج دو جملے بطور مثال ذکر کر کے اُن کی غلطی کی نشان دہی فرمائی، اس سے بات میں مزید نکھار پیدا ہوا، پھر ان دونوں میں سے ہر جملے میں بات کو تاکید اور قوت کے ساتھ بیان فرمایا۔

❀ پہلے جملے میں تاکید پر دلالت کرنے والی تین باتیں:

ا: بیان کردہ ممانعت کی علّت اور وجہ کا بیان فرمانا۔

ب: علّت اور وجہ کا بیان حرف تاکید [إِنَّ] سے فرمانا۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ج: [بے شک وہ عمل قرابت داری کے لیے ہے]

فرمانے کے بعد پھر تاکید کے لیے فرمانا:

[اور اُس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں]

اللہ اکبر! اس تاکید میں کس قدر قوت اور زور ہے!

کوئی یہ تصور نہ کرے، کہ ملاوٹ والے عمل کا کچھ نہ کچھ اجر تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا۔ اس خیال کی یکسر نفی فرما دی، کہ ایسی صورتِ حال میں اجر و ثواب کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا۔

جو باتیں پہلی مثال میں ہیں، وہی دوسری مثال میں ہیں۔

ربِّ کریم ہم سب کو خالص اپنی رضا کے لیے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس سلسلے میں سابقہ غلطیوں کو معاف فرمائیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

9: ارشادِ ربانی:

﴿وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ❶

ترجمہ: [اور حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔]

اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کریم میں خالص اپنی خوش نودی اور رضا کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کی ادائیگی میں ریاکاری اور نمود و نمائش کا نام و نشان نہ ہو۔

**بعض مفسرین کے اقوال:**

i: [لِلّٰهِ] سے مراد [لِوَجْهِ اللّٰهِ] یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوش نودی کی غرض سے۔ ❷

ii: [لِلّٰهِ] یعنی کام کا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، اس کے کرنے میں ریا اور شہرت کی آمیزش نہ ہو۔ ❸

---

❶ سورۃ البقرۃ / جزء من الآیۃ 196.

❷ ملاحظہ ہو: الکشّاف 343/1؛ و تفسیر البیضاوي 109/1؛ و روح المعاني 78/2؛ و تفسیر القاسمي 143/3.

❸ ملاحظہ ہو: البحر المحیط 90/2. اس میں الفاظ یہ ہیں: "وَأَنْ یَّکُوْنَ فِعْلُ ذٰلِكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی، لَا یَشُوْبُ فِعْلُهَا رِیَآءٌ وَّلَا سُمْعَةٌ."



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iii: سیّد محمد رشید رضا لکھتے ہیں:

''جہاں تک ریا اور شہرت کے چاہنے کا تعلق ہے، اگر حج کرنے کا سبب وہی ہو، تو ریا کرنے والے کے لیے حج نیکی نہیں، بلکہ گناہ ہے۔''❶

iv: شیخ سعدی لکھتے ہیں:

''اس میں دونوں (یعنی حج وعمرہ) کو خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنے کا حکم ہے۔''❷

10: امام ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''نبی کریم ﷺ نے ایک پرانے پالان (والے اونٹ اور اس کے اوپر ایک) اور کپڑے کے ٹکڑے پر حج کیا، جس کی قیمت چار درہم کے برابر تھی یا اس کے برابر (بھی) نہیں تھی، پھر کہا:

''اَللّٰھُمَّ حَجَّةً لَا رِیَآءَ فِیْھَا وَ لَا سُمْعَةَ.''❸

ترجمہ: [''اے اللہ! (یہ) حج، (ایسا کر دیجیے) اس میں ریا ہو، نہ نمود ونمائش۔'']

ایک دوسری روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے کہا:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا، لَا رِیَآءَ فِیْهِ وَ لَا سُمْعَةَ.''❹

ترجمہ: [اے اللہ! اسے ایسا حج کر دیجیے، کہ اس میں ریا نہ ہو، نہ نمود ونمائش۔]

اللہ اکبر! عبادات میں اخلاص کی اہمیت کس قدر ہے، کہ امام المخلصین، خاتم النّبیین،

---

❶ تفسیر المنار 218/2. اُن کے الفاظ یہ ہیں: وَ أَمَّا الرِّیَآءُ وَ حُبُّ السُّمْعَةِ، فَإِذَا کَانَ ھُوَ الْبَاعِثَ عَلَی الْحَجِّ، فَالْحَجُّ ذَنْبٌ لِلْمُرَائِي لَا طَاعَةَ."

❷ تفسیر السعدي ص 90. اُن کے الفاظ یہ ہیں: "وَ فِیْهِ الْأَمْرُ بِإِخْلَاصِھِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی."

❸ السنن للإمام ابن ماجه، أبواب المناسك، باب الحج علی الرحل، رقم الحدیث 2890، ص 483. (بتحقیق الشیخ عصام موسٰی ھادي). شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجه 149/2؛ و تعلیق الشیخ عصام ص 483). نیز ملاحظہ ہو: سلسلة الأحادیث الصحیحة، المجلد السادس، القسم الأول، رقم الحدیث 2617، ص 227-230؛ و إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه 465/8 (ط: القدوسیة).

❹ سلسلة الأحادیث الصحیحة، القسم الأول من المجلد السادس، ص 227.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قائد المرسلین ہمارے نبی کریم ﷺ اپنے حج کے اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہونے کی التجا کر رہے ہیں!

اے رب کریم! ہمیں اپنی زیادہ سے زیادہ عبادت کی توفیق سے نوازیے اور ہماری ہر عبادت کو اپنے لیے خالص فرما دیجیے۔ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

11۔ حضراتِ ائمہ احمد، ابن حبان، حاکم اور بغوی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَ الرِّفْعَةِ وَ النَّصْرِ وَ التَّمْكِيْنِ فِي الْأَرْضِ. فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ.'' [1]

[''اس امت کو بلندی، رفعت، مدد اور زمین میں اقتدار پانے کی بشارت دیجیے۔ پس اُن میں سے جس نے آخرت کا کام دنیا کی خاطر کیا، تو اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔'']

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے [آخرت کا کام] [دنیا کی خاطر کرنے والے] کے لیے آخرت میں ہر قسم کے اجر و ثواب سے محروم ہونے کی وعید سنائی ہے۔

---

[1] المسند، رقم الحديث 21223، 147/35؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر و الإحسان، باب الإخلاص و أعمال السر، ذكر وصف إشراك المرء بالله جلّ و علا في عمله، رقم الحديث 405، 132/2؛ و المستدرك على الصحيحين، كتاب الرقاق، 311/4؛ و شرح السنة، كتاب الرقاق، باب من يريد الدنيا بعمله، رقم الحديث 4145، 335/14. الفاظ حدیث شرح السنة کے ہیں، امام حاکم نے اسے [صحيح الإسناد] کہا اور حافظ ذہبی نے اُن کے ساتھ موافقت کی ہے۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك 311/4؛ و التلخيص 311/4؛ و صحيح الترغيب و الترهيب 117/1.) نیز دیکھیے: هامش المسند (ط: الرسالة 147/35؛ و هامش الإحسان 132/2؛ و هامش شرح السنة 335/14.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایسے معاملات میں وحیِ الٰہی سے خبر دینے والے، مخلوق میں سب سے بڑے راست گو اور سچ کہنے والے حضرت محمد کریم (ﷺ) کی خبر کس قدر قطعی، اٹل اور حتمی ہو گی!

**نہایت توجہ طلب بات:**

آنحضرت ﷺ نے نفی [لَمْ یَکُنْ] کے بعد اسم نکرہ [نَصِیْبٌ] اور اس سے پہلے حرف جار [مِنْ] استعمال فرمایا اور اس سب کچھ سے معلوم ہونے والی حقیقت یہ ہے، کہ ایسے بدنصیب شخص کے لیے آخرت میں اجر و ثواب کا نام و نشان بھی نہیں ہوگا۔

ایسے ہی بدنصیب لوگوں کے متعلق امام بغوی نے امام مالک کا بیان اسماعیل بن ابی اویس کے حوالے سے نقل کیا ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''میں نے اپنے خالو (امام) مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا:

''ربیعہ الرائي نے مجھ سے پوچھا......اور وہ (امام) مالک کے استاذ تھے......:

"یَا مَالِكُ! مَنِ السَّفَلَةُ؟"

''اے مالک! گھٹیا لوگ کون ہیں؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے جواب میں کہا:

"مَنْ أَكَلَ بِدِيْنِهٖ." [1]

[''جو شخص اپنے دین کے ساتھ کھاتا ہے۔'']

یعنی اپنے دین کو لوگوں سے مال ہتھیانے کے لیے استعمال کرتا ہے یا بالفاظِ دیگر ظاہر تو دین کرتا ہے، لیکن حقیقت میں اُس کا ہدف اور نشانہ دنیا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو ایسے کمینے اور رذیل لوگوں میں شامل ہونے سے محفوظ فرمالیں۔ إِنَّهٗ جَوَادٌ كَرِيْمٌ.

12: امام احمد اور امام بغوی نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] شرح السنة، كتاب الرقاق، باب من يريد الدنيا بعمله 335/14.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"إِنَّ أَخْوَفَ مَآ أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ."

["بلاشبہ مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ خوف [شرکِ اصغر] کا ہے۔"]

انہوں نے عرض کیا:

"وَ مَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟"

"یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔! شرک اصغر کیا ہے؟"

ارشاد فرمایا:

"اَلرِّيَآءُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ:

"اِذْهَبُوْآ إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَآؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً؟" [1]

["(وہ) ریا (ہے)۔ روزِ قیامت جب لوگوں کو اُن کے (اچھے) اعمال کا بدلہ دے دیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اُن (یعنی ریا کاروں) سے فرمائیں گے:

"اُن لوگوں کے پاس جاؤ، جن کے لیے تم ریا کاری کیا کرتے تھے۔ پھر دیکھو: کیا تم اُن کے ہاں بدلہ پاتے ہو؟"]

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [ریا] کو [شرکِ اصغر] قرار دیا اور اس حقیقت سے آگاہ فرمایا، کہ ریا کار لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بالکل کوئی اجر و ثواب نہیں۔

اے رب کریم! ہمیں ریا کاری سے محفوظ فرما دیجیے۔ آمِيْنَ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ.

13: امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

---

[1] المسند، رقم الحديث 23630، 39/39؛ و شرح السنة، كتاب الرقاق، باب الريآء و السمعة، رقم الحديث 4135، 14/323-324. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں۔ حافظ منذری نے المسند کی [سند کو عمدہ] اور شیخ البانی نے [حدیث کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب و الترهيب 1/69؛ و صحيح الترغيب و الترهيب 1/120). نیز دیکھیے: هامش شرح السنة 14/324.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ نِ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ:

''فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟''

[''بلاشبہ روزِ قیامت [شہید کیے جانے والے شخص] کے خلاف سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا، پس اُسے لایا جائے گا، تو (اللہ تعالیٰ) اُسے اپنی نعمتیں یاد کروائیں گے، تو وہ اُن کا اعتراف کرے گا۔ وہ پوچھیں گے:

''سو تو نے اُن میں کیا کیا؟ (یعنی اُنہیں کس طرح استعمال کیا یا اُن کا حق کیسے ادا کیا؟)'']

وہ عرض کرے گا:

''قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ.''

[''میں نے آپ کی راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔'']

وہ فرمائیں گے:

''كَذَبْتَ، وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُّقَالَ: ''جَرِيْءٌ''، ''فَقَدْ قِيْلَ''.

[''تو جھوٹ کہتا ہے،[1] بلکہ تو نے لڑائی تو اس لیے کی، کہ کہا جائے: ''(تو) بہت بہادر (ہے)۔

سو یقیناً (یہ) کہا گیا۔'']

''ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ.''

[''پھر اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اُسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے

---

[1] ایک دوسری روایت میں ہے، کہ فرشتے کہیں گے: ''تو نے جھوٹ کہا۔'' (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب و الترهیب، کتاب الإخلاص، الترهيب من الرياء و ما يقوله من خاف شيئا منه، رقم الحديث 22-(1)، 116/1). یہی بات فرشتے ریاکاری کرنے والے عالم اور سخی سے بھی کہیں گے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 115/1-116).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گا، یہاں تک کہ اُسے (دوزخ کی) آگ میں پھینک دیا جائے گا۔"]

"وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ، وَ عَلَّمَهُ، وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ:

"فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟"

["(دوسرا) شخص، کہ اُس نے علم سیکھا، سکھلایا اور قرآن (کریم) پڑھا، سو اُسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلوائیں گے، تو وہ اُن کا اعتراف کرے گا۔ وہ فرمائیں گے:

"پس تو نے اُن میں کیا کیا؟"]

وہ جواب دے گا:

"تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ، وَ عَلَّمْتُهُ، وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ."

["میں نے علم سیکھا اور اُسے سکھلایا اور میں نے آپ کی خاطر (یعنی آپ کی رضا کے لیے) قرآن (کریم) پڑھا۔"]

وہ فرمائیں گے:

"كَذَبْتَ، وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ:

"عَالِمٌ."

وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: "قَارِيءٌ"، فَقَدْ قِيْلَ."

["تو جھوٹ کہتا ہے، بلکہ تو نے علم سیکھا، تاکہ کہا جائے:

"(تو) عالم (ہے)"،

اور تو نے قرآن پڑھا، تاکہ کہا جائے: "(تو) قاری (ہے)" سو یقیناً (یہ) کہا گیا۔"]

"ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ."

["پھر اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اُسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گا، یہاں تک کہ اسے (دوزخ کی) آگ میں پھینکا جائے گا۔'']

''وَ رَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَ أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ:

''فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟''

[''(تیسرا) شخص، (کہ) اللہ تعالیٰ نے اُسے (مال کی) فراخی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال عطا کیا، پس اُسے لایا جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد کروائیں گے، تو وہ اُن کا اعتراف کرے گا۔ وہ فرمائیں گے:

''تو نے اُن میں کیا کیا؟'']

وہ (جواب میں) عرض کرے گا:

''مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ.''

[''میں نے کوئی ایسی راہ نہیں چھوڑی، جس میں، خرچ کرنا آپ پسند کرتے ہیں، مگر میں نے اس میں آپ کی خاطر خرچ کیا۔'']

وہ فرمائیں گے:

''كَذَبْتَ، وَ لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ، لِيُقَالَ:

''هُوَ جَوَادٌ''،

فَقَدْ قِيلَ.''

[''تو جھوٹ کہتا ہے، بلکہ تو نے (خرچ) کیا، تا کہ کہا جائے:

''وہ سخی ہے''،

تو یقیناً (یہ) کہا گیا۔'']

''ثُمَّ أُمِرَ بِهِ، فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.''[1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم الحديث 152-(1905)، 3/1513-1514.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''پھر اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اُسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا۔ پھر اُسے (دوزخ کی) آگ میں پھینکا جائے گا۔'']

ایک دوسری روایت میں ہے:

شُفَيّ الْأَصْبَحِي مدینہ (طیبہ) آئے، تو انہوں نے لوگوں کے درمیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے بیان سے فارغ ہو گئے اور لوگ چلے گئے، تو انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث سنانے کی التماس کی، جو انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی، سمجھی اور جانی ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں تمہارے لیے ضرور ایسی حدیث بیان کروں گا، جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کی اور میں نے اسے سمجھا اور جانا۔''

ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً، [1] فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: "لَأُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، أَنَا وَ هُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرُهٗ.

[پھر ابوہریرہ......رضی اللہ عنہ...... نے لمبی آہ بھری، تو ہم تھوڑی دیر ٹھہرے، پھر انہیں افاقہ ہوا، تو فرمایا:

''یقیناً میں تجھ سے وہ حدیث بیان کروں گا، (جو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمائی۔ میں اور وہ اس گھر میں تھے۔ ہمارے ساتھ سوائے میرے اور اُن کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔'']

ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرٰى، ثُمَّ أَفَاقَ، وَ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ.

[پھر ابوہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔ نے طویل آہ بھری اور اپنے چہرے کو پونچھا، پھر سنبھلے

---

[1] (نَشَغَ): یعنی ایسا طویل سانس لیا، کہ قریب تھا، کہ حسرت یا خوف کی بنا پر اُن پر غشی طاری ہو جائے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب و الترھیب 64/1).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور فرمایا:

"میں (تمہاری فرمائش پوری) کروں گا۔ یقیناً میں تجھ سے وہ حدیث بیان کروں گا، جو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی۔ (اس وقت) میں اور وہ اس گھر میں تھے۔ ہمارے ساتھ میرے اور اُن کے سوا کوئی نہیں تھا۔"]

ثُمَّ نَشَغَ أَبُوهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ، فَأَسْنَدْتُهٗ طَوِيْلًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ:

حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:......

[پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہایت زوردار طویل آہ بھری، پھر چہرے کی جانب گرتے ہوئے مائل ہوئے، تو میں نے لمبی دیر تک انہیں سہارا دیا، پھر وہ سنبھلے، تو فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا:...... [1]

اسی روایت میں ہے:

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا):

"ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُكْبَتَيَّ، فَقَالَ:

"يَا أَبَاهُرَيْرَةَ! أُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

["پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں گھٹنوں پر ضرب لگائی اور فرمایا:

"اے ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ-! وہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اولین لوگ ہیں، جن کے ساتھ روزِ قیامت (دوزخ کی) آگ کو بھڑکایا جائے گا۔"]

---

[1] ترتیب اور الفاظ کے اختلاف کے باوجود سابقہ حدیث کے قریب قریب معنی اور مفہوم والی حدیث بیان کی۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب و الترهيب، الترهيب من الرياء و ما يقوله من خاف شيئا منه، رقم الحديث 2، 1/62-64)۔ حافظ منذری نے بیان کیا، کہ اسے حضراتِ ائمہ ترمذی، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 1/62، 64) شیخ البانی نے اسے صحیح الترغیب و الترهیب میں نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب 1/114-116)۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25519



اسی روایت میں ہے:

معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شُــفـيّ آئے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی، تو انہوں نے کہا:

"قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا، فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ؟"

["بے شک اُن لوگوں کے ساتھ یہ کیا جائے گا، تو باقی ماندہ لوگوں کے ساتھ معاملہ کیسے ہوگا؟"]

ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكَاءً شَدِيدًا، حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ. وَقُلْنَا:

"قَدْ جَاءَنَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ."

ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ:

"صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۔ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [1] [2]

[پھر معاویہ -رضی اللہ عنہ- نہایت شدت سے روئے، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا، کہ یقیناً وہ فوت ہو رہے ہیں اور ہم نے کہا:

"ہمارے پاس یہ شخص بہت بڑی آفت لے کر آیا ہے۔"

پھر معاویہ -رضی اللہ عنہ- کو افاقہ ہوا، (تو) انہوں نے اپنا چہرہ پونچھا اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول -صلی اللہ علیہ وسلم- نے سچ فرمایا:

ترجمہ: [جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتا ہو، (تو) ہم اُنہیں

[1] سورۃ ہود -علیہ السلام- / الآیتین 15-16.

[2] ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب و الترهیب 116/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اُن کے اعمال کا بدلہ اسی (دنیا) میں پورا دے دیں گے اور اُس میں اُن سے کمی نہ کی جائے گی۔ وہی لوگ ہیں، جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے اس میں کیا، وہ برباد اور اکارت ہے، جو وہ کیا کرتے تھے]۔

## دونوں احادیث میں چھ باتیں:

i: ریاکار لوگوں کے اعمال کی بربادی اور اجر و ثواب سے محرومی پر بات ختم نہ ہوگی، بلکہ اُن کے لیے روزِ قیامت شدید عذاب ہوگا۔

ii: ربّ العالمین اُن کے خلاف فیصلہ سب لوگوں سے پہلے کریں گے۔

iii: خود ربّ العالمین اور اُن کے فرشتے اُن کے جھوٹ کا پول کھولیں گے۔

iv: چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے ذلیل و رسوا کر کے دوزخ کی آگ میں پھینکا جائے گا۔

v: مخلوق میں سب سے پہلے انہی کے ساتھ دوزخ کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

vi: اللہ والے ریاکاری کے بُرے انجام سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرنے سے پیشتر ہی تین مرتبہ بے ہوش ہونے کے قریب پہنچ گئے اور تینوں میں سے آخری مرتبہ کیفیت تو اس قدر دِگرگوں ہوگئی، کہ چہرے کے بل لڑھک گئے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سنا، تو اس قدر شدید روئے، ساتھیوں نے گمان کیا، کہ وہ وفات پا رہے ہیں۔

ربّ کریم! ہمیں ریاکاری کی سنگینی کو سمجھنے، یقین کرنے اور اس سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ.

## 14: اخلاص کے لیے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دعا:

اخلاص کی اہمیت، ضرورت اور قدر و منزلت کو بہت زیادہ اجاگر کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم اور ذبیح اللہ اسماعیل علیہما السلام تعمیرِ کعبہ کے دوران دعا کرتے رہے، کہ ربّ تعالیٰ انہیں اور اُن کی نسل کو مخلص بنا دیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾ ❶

ترجمہ: [اے ہمارے رب! ہمیں اپنے لیے مخلص بنا دیجیے اور ہماری نسلوں میں سے بھی ایک امت کو اپنے لیے مخلص (بنا دیجیے)۔]

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اپنے لیے اور اپنی نسل کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے مخلص بنانے کی ربّ کریم سے تعمیرِ کعبہ کے دوران التجا کی۔

حضراتِ مفسرین زمخشری، بیضاوی اور قاضی ابوسعود نے [مُسْلِمَيْنِ] کے دو معانی بیان کیے ہیں اور اُن میں سے پہلا معنیٰ:

"مُخْلِصَيْنِ لَكَ." ❷

امام بغوی اور علامہ خازن لکھتے ہیں:

"مُوَحِّدَيْنِ مُطِيْعَيْنِ مُخْلِصَيْنِ خَاضِعَيْنِ لَكَ." ❸

ترجمہ: [''دونوں توحید والے، آپ کے لیے تابعدار، مخلص اور (خشوع و خضوع کرنے والے''] ۔

علامہ ابوحیان نے تحریر کیا ہے:

"أَيْ: مُنْقَادَيْنِ أَوْ مُخْلِصَيْنِ أَوْجُهَنَا لَكَ." ❹

ترجمہ: [یعنی دونوں تابع دار یا دونوں اپنے چہروں کو آپ کے لیے خالص کرنے والے]۔

## 15: ریاکاری سے بچاؤ کے لیے دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام احمد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ انہوں نے

---

❶ سورۃ البقرۃ / الآیۃ 128.

❷ ملاحظہ ہو: الکشاف 311/1؛ و تفسیر البیضاوي 87/1؛ و تفسیر أبي السعود 161/1. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر المنار 469/1. [یعنی دونوں آپ کے لیے مخلص]

❸ ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي 110/1 (المطبوع علی هامش تفسیر الخازن)؛ و تفسیر الخازن 110/1.

❹ تفسیر البحر المحیط 559/1؛ نیز ملاحظہ ہو: روح المعاني 385/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بیان کیا):

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

"أَيُّهَا النَّاسُ! اِتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ، فَإِنَّهُ، أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ النَّمَلِ."

[''اے لوگو! اس شرک سے بچو، کیونکہ بے شک وہ چیونٹیوں کے چلنے سے زیادہ مخفی ❶ ہے۔'']

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے ......جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے چاہا، کہ وہ کہے......عرض کیا:

"وَ كَيْفَ نَتَّقِيْهِ، وَ هُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ النَّمَلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - ﷺ -؟"

[''اے اللہ تعالیٰ کے رسول - ﷺ -! ہم اُس سے کیسے بچیں، جب کہ وہ چیونٹیوں کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے؟'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''تم کہو:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ." ❷

---

❶ جس طرح انسان کو چیونٹیوں کے چلنے کی خبر نہیں ہوتی، اسی طرح انسان کو اپنے عمل میں داخل ہونے والی ریا کا بسا اوقات شعور بھی نہیں ہو پاتا۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 385/32).

❷ المسند، جزء من رقم الحديث 19606، 383/32-384. حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان، سوائے (ابوعلی) کے، [الصحيح] میں قابل حجت ہیں۔ یعنی اُن سے روایت لی گئی ہے۔ ابن حبان نے [ابوعلی] کی توثیق کی ہے اور میں نے کسی کی اس میں جرح نہیں دیکھی۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب و الترهيب 76/1). نیز ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 223/10-224. شیخ البانی نے اسے [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے اور شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس کی [سند کو ضعیف] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب 121/1-122؛ و هامش المسند 384/32).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''اے اللہ! بے شک ہم آپ کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہیں، کہ ہم جانتے ہوئے کسی بھی چیز کے ذریعے سے آپ کے ساتھ شرک کریں اور جسے ہم نہیں جانتے، اُس کے لیے (بھی) آپ سے معافی طلب کرتے ہیں۔'']

**حدیث کے متعلق تین باتیں:**

i: آنحضرت ﷺ نے ریا کو [شرک] قرار دیا۔

ii: یہ اس قدر مخفی اور پوشیدہ شرک ہے، کہ عمل کرنے والے کو اس کا شعور بھی نہیں ہوتا، کیونکہ وہ چیونٹیوں کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔

iii: نبی کریم ﷺ نے اس سے بچاؤ کی خاطر امت کو دعا سکھلائی ہے۔

اے رب کریم! اپنے فضل و کرم سے بہت زیادہ نیک اعمال کی توفیق عطا فرمایئے اور اُن میں سے ہر عمل کو ریا کاری سے کلی طور پر دور فرما دیجئے اور سابقہ اعمال میں موجود ریا کاری کو اپنی رحمت سے معاف فرما دیجیے۔ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ .



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تیسری شرط...... اتباعِ نبوی ﷺ

تمام اعمال کی قبولیت کے لیے ایک بنیادی شرط یہ ہے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہوں۔ اگر عمل کرنے والا شرک سے کلی طور پر پاک ہو، اخلاص میں انتہا کو پہنچا ہو، لیکن عمل سنت کے مطابق نہ ہو، تو اس کا عمل رب العالمین کے ہاں بے وقعت، بے حیثیت اور اکارت ہے۔

قرآن وسنت میں متعدد دلائل وشواہد اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ انہی میں سے سات دلائل اور سلف صالحین کے پانچ واقعات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

## ا: سات دلائل:

1: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ❶

ترجمہ: [اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول ـ ﷺ ـ کا حکم مانو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔]

### آیتِ شریفہ کی تفسیر:

علامہ رازی اس کے متعدد معانی میں سے ایک معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ) بِتَرْكِ طَاعَةِ الرَّسُولِ ـ ﷺ ـ كَمَا أَبْطَلَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَعْمَالَهُمْ بِتَكْذِيبِ الرَّسُولِ وَ عِصْيَانِهِ." ❷

["اپنے اعمال کو رسول کریم ـ ﷺ ـ کی اطاعت ترک کرکے برباد نہ کرو، جیسے کہ اہلِ کتاب نے رسول کریم ﷺ کے جھٹلانے اور اُن کی نافرمانی سے اپنے

❶ سورة محمد ـ ﷺ ـ / الآية 33.
❷ التفسير الكبير 72/28.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اعمال کو برباد کیا۔“]

2: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ ❶

ترجمہ: [پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، سو لازم ہے، کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔]

اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ملاقات کی امید رکھنے والے اہلِ ایمان کو ایسے اعمال کرنے کی تلقین فرمائی، جن میں حسبِ ذیل دو باتیں ہوں:

ا: وہ عمل صالح ہو۔

عمل صالح سے مراد وہ عمل ہے، جو کہ نبی کریم ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے مطابق ہو۔

ب: اس عمل میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا گیا ہو۔ شرک جلی اور شرک خفی (یعنی ریاکاری، دکھاوا وغیرہ) دونوں سے یکسر پاک ہو۔

## تین مفسرین کے اقوال:

i: امام ابن قیم لکھتے ہیں:

”فَهٰذَا هُوَ الْعَمَلُ الْمَقْبُوْلُ الَّذِيْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْأَعْمَالِ سِوَاهُ؛
وَ هُوَ أَنْ يَكُوْنَ مُوَافِقًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،
مُرَادًا بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ.“ ❷

[”پس یہی وہ مقبول عمل ہے، جس کے سوا اللہ تعالیٰ اعمال میں سے کوئی عمل قبول نہیں فرماتے اور وہ یہ:
کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو،
(اور) اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو۔“]

❶ سورة الكهف / جزء من الآية 110. ❷ بدآئع التفسير 167/2.



” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ii: حافظ ابن کثیر تحریر کرتے ہیں:

"وَ هٰذَانِ رُكْنَا الْعَمَلِ الْمُتَقَبَّلِ: لَا بُدَّ أَنْ يَّكُوْنَ خَالِصًا لِّلّٰهِ، صَوَابًا عَلٰى شَرِيْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ." ❶

["یہ دونوں قبول کیے جانے والے عمل کے دو رکن ہیں:

ضروری ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو،

رسول اللہ ﷺ کی شریعت ❷ کے مطابق درست ہو۔"]

iii: شیخ سعدی رقم طراز ہیں:

"فَهٰذَا الَّذِيْ جَمَعَ بَيْنَ الْإِخْلَاصِ وَ الْمُتَابَعَةِ، هُوَ الَّذِيْ يَنَالُ مَا يَرْجُوْ وَ يَطْلُبُ. وَ أَمَّا مَنْ عَدَا ذٰلِكَ فَإِنَّهٗ خَاسِرٌ فِيْ دُنْيَاهُ وَ أُخْرَاهُ، وَ قَدْ فَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْ مَّوْلَاهُ وَ نَيْلُ رِضَاهُ." ❸

["پس وہی شخص ہے، جس نے اخلاص اور (نبی کریم ﷺ کی) اتباع کو جمع کیا۔ وہی اپنی امید اور مطلوب کو پانے والا ہے۔ جو اُس کے سوا ہے، وہ اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کرنے والا اور وہ اپنے آقا کے قُرب اور اُن کی رضا سے محروم رہا۔"]

3: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

["رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ." ❹

["جس شخص نے ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں ایسی چیز نکالی، جو اس

---

❶ تفسير ابن كثير 120/3-121.

❷ یعنی رسول کریم ﷺ پر نازل کردہ شریعت۔

❸ تفسير السعدي ص 489. نیز ملاحظہ ہو: جامع البيان للشيخ معين الدين الإيجي 428/1-429؛ و تفسير القاسمي 107/11.

❹ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور، فالصلح مردود، رقم الحديث 2697، 301/5؛ و صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة، و ردّ محدثات الأمور، رقم الحديث 17-(1718)، 1343/3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں سے نہیں تھی، تو وہ مردود ہے۔'']

اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت میں ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.''❶

[''جس شخص نے (ایسا) کام کیا، جس پر ہمارا حکم نہیں، تو وہ (عمل) مردود ہے۔'']

ان دونوں روایتوں میں نبی کریم ﷺ نے امت کو ایک انتہائی عظیم الشان قاعدہ اور ضابطہ عطا فرمایا، کہ دین میں مُہر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر ہر کام مردود، باطل اور قطعی طور پر غیر معتبر ہے۔

## [فَهُوَ رَدٌّ] کی شرح:

علامہ نووی لکھتے ہیں:

''قَالَ أَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ: ''اَلرَّدُّ هُنَا بِمَعْنَى الْمَرْدُوْدِ، وَمَعْنَاهُ فَهُوَ بَاطِلٌ، غَيْرُ مُعْتَدٍّ بِهِ.''❷

[''علمائے عربیہ نے بیان کیا:

''یہاں [اَلرَّدُّ] مردود کے معنٰی میں ہے اس کا معنٰی ہے: وہ باطل، غیر معتبر ہے۔'']

## روزمرہ زندگی سے ایک مثال:

گورنر سٹیٹ بنک کے دستخط والا کرنسی نوٹ بازار میں معتبر ہوگا۔ اس کے بغیر وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا ہوگا، بلکہ بازار میں چلانے کی کوشش کرنے والا مجرم قرار پائے گا۔ کاغذ کی اعلیٰ کوالٹی، طول وعرض میں بہت زیادہ اضافہ اور بہترین طباعت وغیرہ بھی اُسے کرنسی نوٹ کی حیثیت نہ دلوا سکے گی۔ اسی طرح عمل کرنے والے کی رائے میں بہت بڑا عمل بھی، نبی کریم ﷺ کی موافقت کے بغیر بے حیثیت اور بے وقعت ہوگا، بلکہ اُسے دین میں داخل کرنے کی بے کار

❶ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة، وردّ محدثات الأمور، رقم الحديث 18-(1718)، 1343/3-1344.

❷ شرح النووي 16/12.



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کوشش کرنے والا سزا کا مستحق ہوگا۔

## حدیث کی شان وعظمت:

اس حوالے سے ذیل میں تین علماء کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

i: علامہ نووی لکھتے ہیں:

"وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَاعِدَةٌ عَظِيْمَةٌ مِّنْ قَوَاعِدِ الإِسْلَامِ، وَ هُوَ مِنْ جَوَامِعِ كَلِمِهِ ﷺ، فَإِنَّهُ صَرِيْحٌ فِي رَدِّ كُلِّ الْبِدَعِ وَ الْمُخْتَرَعَاتِ." ❶

["یہ حدیث اسلام کے قواعد میں سے ایک عظیم قاعدہ ہے اور تمام بدعات اور (دین میں) ایجاد کردہ باتوں کی تردید میں آنحضرت ﷺ کے جامع کلمات ❷ میں سے ہے۔"]

علامہ نووی مزید لکھتے ہیں:

[دوسری روایت ❸ میں اضافہ ہے اور اُس میں اُس شخص کا ردّ ہے، جو یہ کہے، کہ میں نے تو اپنی طرف سے دین میں نئی بات ایجاد نہیں کی۔ یہ تو مجھ سے پہلے دین میں داخل کی ہوئی بات ہے۔ دوسری روایت میں صراحت کر دی گئی، کہ دین میں داخل کی جانے والی ہر بات مردود ہے، جس پر آنحضرت ﷺ کا حکم نہیں، وہ بات اب عمل کرنے والے نے خواہ دین میں شامل کی ہو یا اُس سے پہلے کسی نے کی ہو۔] ❹

علامہ نووی ہی نے تحریر کیا ہے:

❶ شرح النووي 16/12.

❷ آنحضرت ﷺ کے ایسے ارشاداتِ عالیہ، جن کے الفاظ مختصر اور معانی بہت زیادہ ہوتے ہیں، [جَوَامِعُ الْكَلِمِ] کہلاتے ہیں۔

❸ [مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ .....] والی مذکورہ بالا حدیث۔

❹ ملاحظہ ہو: شرح النووي 16/12.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِمَّا يَنْبَغِي حِفْظُهُ وَ اسْتِعْمَالُهُ فِي إِبْطَالِ الْمُنْكَرَاتِ وَ إِشَاعَةُ الْاِسْتِدْلَالِ بِهٖ." ❶

["اور یہ حدیث ایسی چیزوں میں سے ہے، جسے (اچھی طرح) یاد کرنا، منکرات کی تردید میں اس سے فائدہ اٹھانا اور بطورِ دلیل پیش کرنے کے لیے اسے عام کیا جانا چاہیے۔"]

ii: علامہ طرقی لکھتے ہیں:

"هٰذَا الْحَدِيْثُ يَصْلُحُ أَنْ يُّسَمّٰى نِصْفَ أَدِلَّةِ الشَّرْعِ." ❷

["یہ حدیث دلائلِ شریعت کا آدھا حصہ کہلانے کے قابل ہے۔"]

iii: شیخ محمد بن صالح العثیمین لکھتے ہیں:

"وَ أَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَهُوَ نِصْفُ الْعِلْمِ، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ إِمَّا ظَاهِرَةٌ وَّ إِمَّا بَاطِنَةٌ،

فَالْأَعْمَالُ الْبَاطِنَةُ مِيْزَانُهَا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ...... الحديث،

وَ مِيْزَانُ الْأَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ رضي الله عنها هٰذَا: "مَنْ أَحْدَثَ فِيْ ...... الحديث." ❸

[عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث نصف علم ہے، کیونکہ اعمال ظاہری ہوتے ہیں یا باطنی۔ باطنی اعمال کے جانچنے کی کسوٹی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

"إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ...... الحديث ہے

اور ظاہری اعمال کے پرکھنے کا معیار عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث:

---

❶ شرح النووي 16/12. نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري 5/302-303.

❷ منقول از: فتح الباري 5/303.

❸ ملاحظہ ہو: شرح رياض الصالحين 2/332.



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب"

www.KitaboSunnat.com



"مَنْ أَحْدَثَ فِيْ ...... الحديث ہے۔"]

4: ا: امام بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ وہ بیان کرتے ہیں:

["تین اشخاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق سوال کرنے کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج (مطہرات) کے گھروں کی جانب آئے۔ جب انہیں بتلایا گیا، تو گویا، کہ انہوں نے اُسے قلیل (عمل) تصور کیا۔ پھر انہوں نے کہا:

"وَ أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟

قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ."

["ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کہاں ہیں؟ (یعنی ہماری اُن کے سامنے کیا حیثیت ہے؟) یقیناً اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہوئے ہیں۔"]

قَالَ أَحَدُهُمْ: "أَمَّا أَنَا، فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا."

وَ قَالَ آخَرُ: "أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَ لَا أُفْطِرُ."

وَ قَالَ آخَرُ: "أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ، فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا."

["اُن میں سے ایک نے کہا: "جہاں تک میرا تعلق ہے، میں ہمیشہ رات (بھر) نماز پڑھوں گا۔"

دوسرے نے کہا: "میں (سارا) زمانہ روزے رکھوں گا اور روزہ نہیں چھوڑوں گا۔"

تیسرے نے کہا: "میں خواتین سے علیحدہ رہوں گا، لہذا میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔"

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ:

"أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا؟

أَمَا وَ اللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ أَتْقَاكُمْ لَهُ،

لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ،



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



وَ أُصَلِّي وَ أَرْقُدُ،

وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ،

فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِي، فَلَيْسَ مِنِّي.'' ❶

[''رسول اللہ ﷺ (اُن تینوں صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس) تشریف لائے اور فرمایا:

''تم نے یہ یہ کہا؟

''سنو! اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خشیت والا ہوں اور تم سے زیادہ اُن کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں۔

لیکن میں (نفلی) روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں۔

اور (رات کو) نماز پڑھتا اور سوتا ہوں

اور میں عورتوں سے شادی کرتا ہوں۔

پس جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا، سو وہ مجھ سے نہیں۔'']

ب: صحیح مسلم کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت میں ہے، کہ

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی گھر میں عبادت کے متعلق نبی کریم ﷺ کی بیویوں ...... رضی اللہ عنہن ...... سے دریافت کیا، تو اُن (صحابہ) میں سے بعض نے کہا:

''لَآ أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ.''

''میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔''

اور اُن میں سے بعض نے کہا:

''لَآ آكُلُ اللَّحْمَ.''

''میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔''

اور کچھ نے کہا:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم الحديث 5063، 104/9.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"لَآ أَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ ."

[''میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔'']

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰی عَلَیْهِ ، فَقَالَ:

"مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوْا: "کَذَا وَ کَذَا"،

لٰکِنِّيْ أُصَلِّيْ وَ أَنَامُ،

وَ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ،

وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ،

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَیْسَ مِنِّيْ."[1]

[''آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

''کچھ لوگوں کی کیا کیفیت ہے، انہوں نے ''یوں یوں'' کہا،

لیکن میں (تو رات کو) نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں،

(نفلی) روزہ رکھتا ہوں اور (اُسے) چھوڑتا ہوں

اور خواتین سے شادی کرتا ہوں،

پس جس شخص نے میری سنت سے منہ موڑا، تو وہ مجھ سے نہیں۔'']

مذکورہ بالا دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے، کہ بعض حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حسبِ ذیل پانچ کام کرنے کے ارادوں کا اظہار فرمایا:

i: سارا سال نفلی روزے رکھنے کا۔

ii: ساری رات نماز پڑھتے رہنے کا۔

iii: عبادت کی غرض سے عورتوں سے دُور رہتے ہوئے شادی نہ کرنے کا۔

iv: عبادت میں یکسوئی کی غرض سے گوشت سے دُور رہنے کا۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إلیه ......، رقم الحدیث 5-(1401)، 1020/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



V: خوب عبادت کرنے کی خاطر بستر پر نہ سونے کا۔

پانچوں عزائم اور ارادے بظاہر بڑی پارسائی، پرہیزگاری اور تقویٰ کے معلوم ہوتے ہیں اور ارادے کرنے والے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم، کہ رب علیم وخبیر نے اُن کے متعلق گواہی دی ہے:

﴿يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا﴾ ❶

ترجمہ: [وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور (اُن کی) رضا ڈھونڈتے ہیں۔]

لیکن نبی کریم ﷺ نے اہلِ ایمان کے لیے...... جیسے کہ ربّ علیم وخبیر نے بیان فرمایا......

﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ ❷ ہونے کے باوجود دوٹوک اور قطعی انداز میں قاعدہ اور ضابطہ بیان فرمایا:

"فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي."

یعنی جس کسی نے ان پانچوں کاموں میں سے کوئی ایک کام کیا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حافظ ابن حجر [فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.] کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وَ الْمُرَادُ: مَنْ تَرَكَ طَرِيقَتِي، وَ أَخَذَ بِطَرِيقَةِ غَيْرِي، فَلَيْسَ مِنِّي." ❸

["مراد یہ ہے: جس شخص نے میرے طریقے کو ترک کیا اور میرے علاوہ کسی اور کے طریقے کو اپنایا، اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔"]

ان اعمال کے بظاہر عظیم اعمال صالحہ ہونے اور کرنے والوں کے اخلاص کے باوجود اس وعید کا سبب کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے خود ہی سبب واضح طور پر بیان فرما دیا، کہ وہ اعمال اُن کی سنت کے موافق نہیں، جس کی بنا پر وہ مردود ہی نہیں، بلکہ اُن کے کرنے والے اشخاص کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔

---

❶ سورة الفتح / جزء من الآية 29.

❷ سورة التوبة / جزء من الآية 128. ترجمہ: [مومنوں پر بہت شفقت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں]۔

❸ فتح الباري 9/105.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## قابل توجہ بات:

### زائد از سنت اعمال پر عام و خاص دونوں طریقوں سے احتساب:

نبی کریم ﷺ نے سنت سے ہٹے ہوئے مذکورہ بالا اعمال سے برسرِ عام❶ اور انفرادی،❷ ہر دو طریقوں سے منع فرمایا❸ اور بلاشبہ یہ بات اس طرزِ عمل کی سنگین غلطی کو مزید اجاگر کرتی ہے۔

5: ا: امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''عثمان بن مظعون۔رضی اللہ عنہ۔ کی بیوی مہندی وغیرہ اور خوشبو استعمال کیا کرتی تھی، پھر اُس نے ایسا کرنا ترک کر دیا۔ وہ میرے ہاں آئی، تو میں نے پوچھا:

"أَمُشْهِدٌ أَمْ مُغِيبٌ؟"

''تمہارے شوہر موجود ہیں یا غیر موجود؟''❹

اُس نے جواب دیا:

"مُشْهِدٌ كَمُغِيبٍ."

[''موجود ہیں، لیکن نہ ہونے کی مانند۔'']

میں نے پوچھا: "مَالَكِ؟"

[تجھے کیا ہے؟ (یعنی تیری بات کا مقصد کیا ہے؟)]

اُس نے جواب دیا:

"عُثْمَانُ لَا يُرِيْدُ الدُّنْيَا، وَلَا يُرِيْدُ النِّسَآءَ."

[''عثمان۔رضی اللہ عنہ۔ نہ دنیا چاہتے ہیں اور نہ ہی خواتین میں رغبت رکھتے ہیں۔'']

---

❶ جیسے کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ اس طرزِ عمل کو دعوتِ عامہ اور دوسرے کو دعوتِ خاصہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

❷ جیسے کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري 105/9.

❹ ملاحظہ ہو: هامش المسند 274/41.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، تو میں نے اِس (واقعہ) کی اُنہیں خبر دی۔

آنحضرت ﷺ کی عثمان۔ رضی اللہ عنہ ۔ سے ملاقات ہوئی، تو فرمایا:

''یَا عُثْمَانُ! أَتُؤْمِنُ بِمَا نُؤْمِنُ بِہٖ؟''

[''اے عثمان! کیا تمہارا اُسی چیز کے ساتھ ایمان ہے، جس کے ساتھ ہمارا ایمان ہے؟'']

انہوں نے عرض کیا:

''نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!''

[''(جی) ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسول۔ ﷺ ۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''فَأُسْوَۃٌ مَّا لَکَ بِنَا؟'' ❶

[''تو پھر ہمارے طرزِ زندگی سے تمہارا معاملہ کیا ہے؟'' (یعنی اگر تمہارا اُسی دین پر ایمان ہے، جس پر ہمارا ایمان ہے، تو پھر ہمارے طرزِ زندگی سے کیوں ہٹے ہوئے ہو؟'')]

ب: ایک دوسری روایت میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عثمان کی بیوی رضی اللہ عنہا کے متعلق آنحضرت کو بتلایا:

''اِمْرَأَۃٌ لَا زَوْجَ لَھَا. یَصُوْمُ النَّھَارَ، وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ، فَھِيَ کَمَنْ لَا زَوْجَ لَھَا، فَتَرَکَتْ نَفْسَھَا، وَأَضَاعَتْھَا.''

[''(وہ ایسی) خاتون ہے، کہ (گویا کہ) اس کا شوہر نہیں۔ وہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہیں، سو وہ (خاتون) تو اس (عورت) کی مانند ہے، جس

---

❶ المسند، رقم الحدیث 24753، 273/41. حافظ ہیثمی نے لکھا ہے: احمد کی سندوں کے [راویان ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 301/4). شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اسے [صحیح لغیرہ] اور [اس سند کو ضعیف] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش المسند 273/41).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا شوہر نہ ہو۔ اُس نے اپنے آپ کو بھلا دیا اور خود کو ضائع کر دیا ہے۔"

انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا:

["رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون۔ رضی اللہ عنہ۔ کو پیغام بھیجا، تو وہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔"]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"يَا عُثْمَانُ! أَرَغْبَةً عَنْ سُنَّتِي؟"

["کیا (تمہارا طرزِ عمل) میری سنت سے اعراض کرتے ہوئے ہے؟"]

انہوں نے عرض کیا:

"لَا، وَ اللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ لٰكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ."

["نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اے اللہ تعالیٰ کے رسول۔ ﷺ۔! بلکہ میں تو آپ کی سنت ہی کی جستجو میں ہوں۔"]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"فَإِنِّي أَنَامُ وَ أُصَلِّي، وَ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ، وَ أَنْكِحُ النِّسَآءَ.

فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ! فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَصُمْ وَ أَفْطِرْ، وَ صَلِّ وَ نَمْ."[1]

["پس میں یقیناً سوتا ہوں اور نمازِ (تہجد) پڑھتا ہوں، (نفلی) روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں اور خواتین سے شادی کرتا ہوں۔

اے عثمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پس بے شک تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے،

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث 26308، 43/334-335. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس کی [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 43/335). امام ابوداؤد نے اسے قدرے اختصار سے روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبي داود، أبواب قيام الليل، باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، رقم الحديث 1366، 4/169-170). شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 1/256).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یقیناً تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور بلاشبہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔ سو تم (نفلی) روزے رکھو اور چھوڑ دو (یعنی کچھ دنوں میں نفلی روزہ نہ رکھو) اور (رات کو) نماز پڑھو اور سوؤ۔"]

مذکورہ بالا واقعہ میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے سنت سے ہٹ کر مسلسل نفلی روزے رکھنے اور رات بھر تہجد میں مشغول رہنے پر کڑا احتساب کرتے ہوئے فرمایا:

"يَا عُثْمَانُ! أَرَغْبَةً عَنْ سُنَّتِي؟"

ترجمہ: ["اے عثمان - رضی اللہ عنہ -! کیا میری سنت سے اعراض کرتے ہوئے (یہ طرزِ عمل اختیار کیا ہے)؟]

باز پرس کرتے ہوئے [أَرَغْبَةً] میں شدید احتساب کی خاطر [ہمزہ استفہام] استعمال فرمایا۔

احتساب میں یہاں تک سختی فرمائی، کہ ارشاد فرمایا:

["کیا تمہارا اس چیز پر ایمان ہے، جس کے ساتھ ہمارا ایمان ہے؟"]

پھر آنحضرت ﷺ نے واضح فرما دیا، کہ اُن پر نازل کردہ شریعت پر ایمان کا لازمی تقاضا یہ ہے، کہ اپنا طرزِ عمل آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالا جائے۔

## 6: سنّتِ نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم:

نبی کریم ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا، کہ نماز ویسے ہی پڑھی جائے، جیسے کہ آپ ﷺ خود نماز ادا کیا کرتے تھے۔

امام بخاری نے حضرت مالک بن حُوَیْرِث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

"ہم قریب قریب ایک جیسی عمر کے نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کے ہاں بیس رات ٹھہرے۔ آنحضرت ﷺ نے گمان کیا، کہ ہم اپنے گھر والوں کے لیے اداس ہو چکے ہیں، تو آپ ﷺ نے ہمارے پیچھے چھوڑے ہوئے گھر والوں کے متعلق پوچھا ...... آپ ﷺ نہایت نرم مزاج اور بہت مہربان تھے......، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:



" محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"اِرْجِعُوْا إِلٰی أَھْلِیْکُمْ، فَعَلِّمُوْھُمْ، وَ مُرُوْھُمْ، وَ صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ." ❶

["اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ، انہیں (جو کچھ یہاں سیکھا ہے، اس کی) تعلیم دو، انہیں (شریعت کے احکام کی پابندی کا) حکم دو اور جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، ایسے ہی نماز پڑھو۔"]

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے دوٹوک اور صریح انداز سے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس واضح اور قطعی ارشادِ گرامی کے بعد نبی کریم ﷺ کی سنت میں کمی بیشی کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے؟

## 7: مناسکِ نبوی ﷺ ❷ سیکھنے کا حکم:

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک وہ بیان کرتے ہیں:

"میں نے نبی کریم ﷺ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر (سے) رمی کرتے ہوئے دیکھا اور آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے:

"لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ، فَإِنِّيْ لَآ أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَآ أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ ھٰذِہٖ." ❸

["تم حج کی عبادت کے طریقے لے لو، کیونکہ بے شک میں جانتا نہیں، کہ شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔"]

### شرحِ حدیث:

www.kitabosunnat.com

علامہ نووی لکھتے ہیں:

"(لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ): فَھٰذِہِ اللَّامُ لَامُ الْأَمْرِ. وَ مَعْنَاہُ: خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ.

---

❶ صحیح البخاري، کتاب الأدب، باب رحمة الناس و البھائم، جزء من رقم الحدیث 6008، 10/437-438.

❷ حج کی عبادات کے ادا کرنے کا طریقہ نبوی ﷺ۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمي جمرة العقبة یوم النحر راکبا، و بیان قوله ﷺ: "لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ"، رقم الحدیث 310-(1297)، 2/943.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَ هٰكَذَا وَقَعَ فِي رِوَايَةِ غَيْرِ مُسْلِمٍ.

وَ تَقْدِيْرُهُ: هٰذِهِ الْأُمُوْرُ الَّتِي أَتَيْتُ بِهَا فِي حَجَّتِي مِنَ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ وَ الْهَيْئَآتِ هِيَ أُمُوْرُ الْحَجِّ وَ صِفَتُهُ، وَ هِيَ مَنَاسِكُكُمْ، فَخُذُوْهَا عَنِّي، وَ اقْبَلُوْهَا، وَ احْفَظُوْهَا، وَ اعْمَلُوْا بِهَا، وَ عَلِّمُوْهَا النَّاسَ." ❶

[ "(لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ) سو یہ لام (لِتَأْخُذُوْا) لامِ امر ہے، ❷ اور اس کا معنٰی:

"حج کی عبادت کے طریقے لے لو۔"

(امام) مسلم کے علاوہ ایک روایت میں اسی طرح ہے۔ ❸

میں نے اپنے حج میں جو الفاظ (بولے)، اعمال (کیے) اور کیفیتیں اختیار کی ہیں، وہ ہی حج کے اعمال اور حج کا طریقہ ہے اور وہی تمہارے لیے حج کے طریقے ہیں، سو تم انہیں مجھ سے سیکھ لو، انہیں قبول کرو، انہیں یاد کر لو، اُن کے مطابق عمل کرو اور لوگوں کو اُن کی تعلیم دو۔"]

علامہ نووی مزید تحریر کرتے ہیں:

"وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَصْلٌ عَظِيْمٌ فِي مَنَاسِكِ الْحَجِّ، وَ هُوَ نَحْوُ قَوْلِهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ.

"صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ." ❹

[ "یہ حدیث حج کی عبادت کے طریقوں میں ایک بہت بڑی عظمت والی بنیاد ہے اور وہ (حدیث) نماز کے متعلق آنحضرت ﷺ کے (حسبِ ذیل) ارشاد (گرامی) کی مانند ہے:

---

❶ شرح النووي 45/9.

❷ یعنی ایسا [لام] ہے، کہ صیغۂ مضارع سے پہلے آنے پر اُسے صیغہ امر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

❸ یعنی [خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ] کے الفاظ ہیں۔ ❹ شرح النووي 45/9.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''ترجمہ: تم اُسی طرح نماز پڑھو، جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔'']

تنبیہ:

## حج کے لیے اعلانِ نبوی ﷺ اور اس کی حکمت

### اعلانِ نبوی ﷺ:

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے حج کے حوالے سے مفصل حدیث روایت کی ہے، اسی میں ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ. ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ." ❶

[''بے شک رسول اللہ ﷺ نو سال تک (مدینہ طیبہ میں) حج کیے بغیر رہے۔

پھر لوگوں میں (ہجرت کے) دسویں سال اعلان کیا (یعنی کروایا):

''یقیناً رسول اللہ ﷺ حج کے لیے جا رہے ہیں۔'']

### اعلان کی حکمت:

امام نووی لکھتے ہیں:

"مَعْنَاهُ: أَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ، وَ أَشَاعَهُ بَيْنَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا لِلْحَجِّ مَعَهُ، وَيَتَعَلَّمُوْا الْمَنَاسِكَ وَ الْأَحْكَامَ، وَ يَشْهَدُوْا أَقْوَالَهُ وَ أَفْعَالَهُ، وَيُوْصِيْهِمْ:

"لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ." ❷

[''اس کا معنیٰ ہے: انہیں اس بات سے آگاہ فرمایا اور اُن کے درمیان اس (خبر) کو عام کیا، تاکہ وہ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ حج کے لیے تیار ہو

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، جزء من رقم الحدیث 147-(1218)، 886/2-887.

❷ شرح النووي 172/8.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائیں، حج کی عبادات کے طریقے اور احکامات سیکھیں۔ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کا مشاہدہ کریں اور آنحضرت ﷺ انہیں وصیت فرما سکیں، کہ ''حاضر شخص غیر حاضر تک (دیکھی سنی بات) کو پہنچا دے۔'']

آنحضرت ﷺ کے حج کی عبادات کے طریقوں کا سیکھنا، آپ ﷺ کے اقوال و افعال کا مشاہدہ اور غیر حاضر لوگوں تک پہنچانا، اس لیے ضروری تھا، کہ آپ ﷺ کے طریقے سے ہٹا ہوا حج، شرعی طور پر حج ہی نہیں ہوتا۔

## ب: سلف صالحین کا شدید اہتمام:

سلف صالحین، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور اُن کے بعد خیر القرون کے لوگ نیک اعمال کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے کا نہایت درجہ خیال رکھتے۔ عبادات میں ایسی باتوں سے دُور رہتے، جو سنّت سے ثابت نہ ہوتیں اور ثابت شدہ مسنون باتوں کی تاحدِّ استطاعت پاس داری اور حفاظت کرتے۔ مزید برآں اگر اپنے ہم پلہ، چھوٹے یا بڑے شخص کے ہاں اس بارے میں بھول چوک یا کوتاہی دیکھتے، تو فوراً تنبیہ کرتے۔

## پانچ واقعات:

### 1: بعد از عصر نفلی نماز پر حضرتِ فاروق رضی اللہ عنہ کا مارنا:

امام مسلم نے مختار بن فُلفُل سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نفلی نماز کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا:

"كَانَ عُمَرُ ...... رضي الله عنه ...... يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلٰى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ." [1]

[''عصر کے بعد (نفلی) نماز (پڑھنے) پر عمر رضی اللہ عنہ ہاتھوں پر مارا کرتے تھے۔'']

اللہ اکبر! فاروق رضی اللہ عنہ کا نفلی نماز ادا کرنے پر مارنا!

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب استحباب رکعتین قبل المغرب، جزء من رقم الحدیث 302-(836)، 189/3. (المطبوع مع شرح إکمال المعلم).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اُن کا طرزِ عمل سو فیصد حق اور درست ہے۔ وہ عبادت، حقیقت میں عبادت ہی نہیں، جو سنت نبوی ﷺ سے ہٹ کر ہو۔

**تنبیہ:**

عبادات میں سنّت سے ہٹنے پر لوگوں کو مارنا عام لوگوں کے لیے نہیں۔ یہ اختیار صرف اسلامی ریاست اور اربابِ اختیار کا ہے، کہ وہ اہل علم و فضل کی راہنمائی میں ایسی صورتِ حال کے لیے دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے مناسب قانون سازی اور عملی اقدامات کریں۔

## 2: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسنون طواف ناپسند کرنے پر شدید احتساب:

امام مسلم نے حضرت وَبَرَہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''ایک شخص نے ابن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ سے پوچھا:

"أَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَ قَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟"

[''کیا میں حج کا احرام باندھنے کے بعد بیت (اللہ) کا طواف کروں؟'']

تو انہوں نے فرمایا: "وَ مَا يَمْنَعُكَ؟"

[''کون سی چیز تمہیں (اس سے) روکتی ہے؟'']

اس نے عرض کیا:

"إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ، وَ أَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ، رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا."

[''بے شک میں نے فلاں شخص کے بیٹے کو دیکھا ہے، کہ وہ اِسے ناپسند کرتا ہے اور آپ ہمیں اُن سے زیادہ پیارے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں، کہ دنیا نے اُنہیں فتنہ میں مبتلا کر دیا ہے۔'']

تو انہوں نے فرمایا:

"وَ أَيُّنَا (أَوْ أَيُّكُمْ) لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا؟"



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



[''اور ہم میں سے (یا تم میں سے)❶ کون ہے، جسے دنیا نے فتنہ میں نہیں ڈالا؟]

پھر انہوں نے فرمایا:

"رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، وَ طَافَ بِالْبَیْتِ، وَ سَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ، فَسُنَّۃُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ مِنْ سُنَّۃِ فُلَانٍ إِنْ کُنْتَ صَادِقًا۔"❷

[''ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، کہ انہوں نے حج کا احرام باندھا، بیت (اللہ) کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، سو اگر تو (اپنے ایمان کے دعویٰ میں) سچا ہے، تو اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول ﷺ کی سنّت، فلاں شخص کے طریقے سے، زیادہ اتباع کی حق دار ہے۔'']

اللہ اکبر! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کس قدر صراحت سے بیان فرمایا، کہ سنّتِ نبوی ﷺ سے عبادات کی کوئی بات مل جانے کے بعد کسی اور کی بات کی اتباع ایمان کے تقاضوں کے منافی ہے۔

## شرح حدیث:

علامہ نووی رقم طراز ہیں:

"وَ أَمَّا قَوْلُہٗ (إِنْ کُنْتَ صَادِقًا) فَمَعْنَاہُ: إِنْ کُنْتَ صَادِقًا فِيْ إِسْلَامِکَ وَ اتِّبَاعِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، فَلَا تَعْدِلْ عَنْ فِعْلِہٖ وَ طَرِیْقَتِہٖ إِلٰی قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَغَیْرِہٖ۔"❸

[''آنحضرت ﷺ کے ارشادِ گرامی: (إِنْ کُنْتَ صَادِقًا) کا معنٰی ہے:

اگر تو اپنے اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں سچا ہے، تو پھر

---

❶ راوی کو شک ہے، کہ انہوں نے دونوں میں سے کون سے الفاظ استعمال کیے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یلزم من أحرم بالحج، ثم قدم مکۃ من الطواف و السعي، رقم الحدیث 188-(1233)، 2/905-906.

❸ شرح النووي 8/218.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آنحضرت ﷺ کے عمل اور سنّت سے ہٹ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما ❶ وغیرہ کے قول کی طرف توجہ نہ کرو۔‘‘]

علامہ نووی ہی نے ایک دوسرے مقام پر بہت عظیم قاعدہ بیان کیا ہے:

’’وَ إِذَا ثَبَتَتِ السُّنَّةُ لا تُتْرَكُ لِتَرْكِ بَعْضِ النَّاسِ أَوْ أَكْثَرِهِمْ أَوْ كُلِّهِمْ لَهَا.‘‘ ❷

[’’اور جب سنّت ثابت ہو جائے، تو اُسے کچھ لوگوں کے چھوڑنے یا اُن کی اکثریت کے ترک کرنے یا اُن سب کے چھوڑنے کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے گا۔‘‘]

## 3: رکنِ شامی کو چھونے کی تجویز پر شدید فاروقی احتساب رضی اللہ عنہ:

امام احمد اور امام ابویعلی نے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

’’طُفْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الرُّكْنِ الَّذِيْ يَلِيْ الْبَابَ مِمَّا يَلِيْ الْحَجَرُ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِيَسْتَلِمَ، فَقَالَ:

[’’میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب میں (بیت اللہ کے) دروازے اور حجرِ (اسود) کے بعد والے کونے پر تھا، ❸ تو میں نے اُن کے ہاتھ کو تھاما، تاکہ وہ اسے چھوئیں۔‘‘

تو انہوں نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے، کہ طوافِ قدوم سے منع کرنے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يلزم من أحرم بالحج ......، رقم الحديث 187-(1233)، 905/2).

❷ شرح النووي 56/8.

❸ ایک دوسری روایت میں ہے: ’’فَلَمَّا بَلَغْنَا الرُّكْنَ الْغَرْبِيَّ الَّذِيْ يَلِيْ الْأَسْوَدَ.‘‘ [’’پس ہم جب مغربی کونے کے پاس پہنچے، جو کہ (حجر) اسود کے بعد ہے۔‘‘] (المسند، جزء من رقم الحديث 313، 402/1-403). شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 403/1).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"أَمَا طُفْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟"

["کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟"]

میں نے عرض کیا: "بَلٰی." "کیوں نہیں۔"

انہوں نے فرمایا:

"هَلْ رَأَيْتَهُ يَسْتَلِمُهُ؟"

"کیا تم نے آنحضرت ﷺ کو اُسے چھوتے ہوئے دیکھا؟"

میں نے عرض کیا: "لَا." "نہیں۔"

انہوں نے فرمایا:

"فَانْفُذْ عَنْكَ، فَإِنَّ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ." ❶

["پس تم اسے چھوڑتے ہوئے (یعنی چھوئے بغیر) گزر جاؤ،❷ پس یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ ہی میں عمدہ نمونہ ہے۔"]

اللہ اکبر! بلاشبہ بیت اللہ اول تا آخر، سارے کا سارا سراپا برکت ❸ ہے، لیکن جناب فاروق رضی اللہ عنہ دورانِ طواف اس کے مغربی کونے کو چھونا گوارا نہیں کرتے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوا نہیں تھا۔ انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ اس بارے میں تجویز پیش کرنے والے کا کڑا احتساب فرمایا۔ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ أَرْضَاهُ.

---

❶ المسند، رقم الحدیث 253، 365/1؛ و مسند أبي یعلی، رقم الحدیث 43-(182)، 163/1-164. الفاظِ روایت المسند کے ہیں۔ شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء اس کی [سند کو مسلم کی شرط پر صحیح] اور شیخ حسین سلیم اسد نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 365/1؛ و هامش مسند أبي یعلی 164/1).

❷ ملاحظہ ہو: هامش مسند أبي یعلی 164/1.

❸ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ آل عمران / الآیۃ 96) ترجمہ: [بلاشبہ پہلا گھر، جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، وہی ہے، جو بکہ میں ہے، بہت بابرکت اور جہانوں کے لیے سراپا ہدایت ہے]۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تنبیہ:

علّتِ احتساب کا بیان:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [مغربی کنارے کو چھونے سے منع کرنے] پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ منع فرمانے کی علت، سبب اور وجہ کو بھی [فَإِنَّ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ] کے الفاظ کے ساتھ بیان فرما دیا۔

علاوہ ازیں ان الفاظ میں قرآنی اسلوب (1) کی اتباع کرتے ہوئے اپنے جملے کی ترتیب میں تبدیلی کی۔ معمول کے مطابق بعد والے الفاظ پہلے لائے اور پہلے والے بعد میں لائے۔ اس طرح اس جملے کے ایک کی بجائے حسب ذیل دو معانی ہو گئے:

ا: پس یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے۔

ب: پس یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور میں عمدہ نمونہ نہیں۔

دونوں جملوں کو ملانے سے حسبِ ذیل معنٰی ہوگا:

[پس یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں ہی عمدہ نمونہ ہے]۔

## 4: شامی کونوں کو چھونے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا احتساب:

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بِالْبَيْتِ، فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا."

["بے شک انہوں نے معاویہ ۔رضی اللہ عنہ۔ کے ہمراہ بیت (اللہ) کا طواف کیا، تو معاویہ ۔رضی اللہ عنہ۔ نے (بیت اللہ کے) سب کونوں کو چھونا شروع کر دیا۔"]

تو ابن عباس ۔رضی اللہ عنہما۔ نے اُن سے کہا:

"لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا؟"

["آپ ان دونوں کونوں (یعنی حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ دوسرے دونوں

(1) قرآن کریم میں ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (سورة الأحزاب/جزء من الآية 21).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کونے) کو کیوں چھوڑ رہے ہیں، (جب کہ) رسول اللہ ﷺ (دورانِ طواف) ان دونوں کو چھوا نہیں کرتے تھے؟''

معاویہ۔رضی اللہ عنہ۔ نے جواب دیا:

''لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا .''

[''(اس) گھر کی کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں۔'' ] [یعنی اس کے ہر کونے اور حصے کو چھونا درست ہے۔]

تو ابن عباس۔رضی اللہ عنہما۔ نے (جواب میں) کہا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ❶

تو معاویہ۔رضی اللہ عنہ۔ نے (جواب میں) کہا:

''صَدَقْتَ .'' ❷

[''آپ نے سچ کہا۔'']

## قصے کے حوالے سے دو باتیں:

i: اس واقعہ میں یہ بات واضح ہے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نگاہ میں طواف کی عبادت میں کسی ایسی بات یا عمل کی قطعاً گنجائش نہیں، جو دورانِ طواف نبی کریم ﷺ نے کیا نہ ہو۔

ii: معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں اُن کے موقف سے اختلاف کیا، لیکن جب ابن عباس نے اپنے موقف کی تائید میں قرآن کریم کی آیت پیش کی، تو نہ صرف اپنی رائے سے دست بردار ہو گئے، بلکہ بلاتردّد اور فی الفور ابن عباس کے موقف کے درست ہونے کا اقرار و اعلان فرمایا۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سعادت مند پاک باز لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا

❶ سورۃ الأحزاب/جزء من الآیۃ 21. ترجمہ: [البتہ یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ ہی میں عمدہ نمونہ ہے۔]

❷ المسند، رقم الحدیث 1877، 3/369-370. (ط. الرسالۃ). شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس [حدیث کو حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش الشیخ شاکر علی المسند 3/266؛ و ھامش المسند (ط. إلرسالۃ) 3/370).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرمائیں۔ إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ .

## 5: امام مالک کا مسجدِ نبوی ﷺ سے احرام باندھنے کے ارادے پر احتساب:

امام ابن عُیَیْنَہ نے روایت کیا، کہ:

''امام مالک بن انس کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کیا:

"يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! مِنْ أَيْنَ أُحْرِمُ؟"

[اے ابوعبداللہ! میں احرام کہاں سے باندھوں؟

انہوں نے جواب دیا:

"مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ."

[''ذوالحلیفہ سے، جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا۔'']

تو اُس شخص نے کہا:

"إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُحْرِمَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ."

[''میں مسجدِ (نبوی) سے، قبر کے پڑوس سے، احرام باندھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔'']

انہوں نے فرمایا:

"لَا تَفْعَلْ، فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكَ الْفِتْنَةَ."

[''ایسا نہ کرنا، مجھے خدشہ ہے، کہ تجھ پر کوئی آفت آ پڑے۔'']

تو اس نے کہا:

"وَ أَيُّ فِتْنَةٍ فِيْ هٰذَا؟ إِنَّمَا هِيَ أَمْيَالٌ أُرِيْدُهَا."

[''اور اس میں آفت (کے آ پڑنے) کی کیا بات ہے؟ بلاشبہ یہ تو (چند) میل ہیں، جن کا میں ارادہ رکھتا ہوں۔'' [1]

[1] یعنی میں نے میقات ذوالحلیفہ سے صرف چند میل پہلے (کم و بیش نو میل) مسجد نبوی سے روضہ شریف کے پڑوس سے، احرام باندھنے کا قصد کیا ہے۔ میقات اور بیت اللہ کی درمیانی مسافت میں کمی نہیں کی، بلکہ چند میلوں کا اضافہ ہی کیا ہے۔ اس طرح [لبیک پکارنے] اور ذکر وغیرہ کرنے میں اضافہ ہوگا، کمی نہیں ہوگی۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے فرمایا:

”وَ أَيُّ فِتْنَةٍ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَرَى أَنَّكَ سَبَقْتَ إِلَى فَضِيْلَةٍ قَصُرَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟

إِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ❶❷❸

[”اور آفت کا اس سے بڑا سبب کیا ہوسکتا ہے، کہ تو سمجھے، کہ کسی نیکی کے کرنے میں تو رسول اللہ ﷺ پر سبقت لے گیا ہے۔

بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے:

ترجمہ: [رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو، کہ اُن پر کوئی آفت آپڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔]

بات کا خلاصہ یہ ہے، کہ عبادات کی قبولیت کی ایک لازمی شرط یہ ہے، کہ اُن میں کیا ہوا، ہر عمل سنت سے ثابت ہو۔ اس کے بغیر نہ صرف وہ عبادت رب العالمین کے ہاں مسترد اور نامنظور ہوگی، بلکہ اس کے کرنے والا دنیوی یا اخروی یا دونوں ہی میں دردناک عذاب کا مستحق قرار پائے گا۔

ربِّ کریم تمام عبادات کے ہر ہر عمل میں ہمیں اس شرط کی مکمل پاس داری کی توفیق سے نوازیں۔ إِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

---

❶ سورة النور / جزء من الآية 63.

❷ اس آیتِ شریفہ کے متعلق قدرے تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے: راقم السطور کی کتاب ”مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟“ ص 77-80.

❸ منقول از ”حجة النبي ﷺ“ للشيخ الألباني، هامش 122، ص 111.



” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# چوتھی شرط ...... رزقِ حلال

عبادات کی قبولیت کی چوتھی شرط حلال، پاکیزہ کمائی کا ہونا ہے۔ اس شرط کے متعلق، دیگر تین شرطوں کے برعکس قدرے تفصیل ہے۔ توفیقِ الٰہی سے درج ذیل عنوانات کے ضمن میں اس بارے میں حقیقتِ حال پیش کرنے کی عاجزانہ کوشش کی جا رہی ہے۔

## 1: پاکیزہ کمائی کے سوا صدقہ کا قبول نہ ہونا:

ا: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ..... وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ ..... فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ." [1]

[''جس شخص نے پاکیزہ کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کیا ...... اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ کے سوا قبول نہیں فرماتے ...... تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتے ہیں، پھر اس کے کرنے والے کے لیے اُس کی پرورش کرتے ہیں، جس طرح تم میں سے ایک گھوڑی کے بچے کو پالتا پوستا ہے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔'']

---

[1] متفق علیہ: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، رقم الحديث 1410، 278/3؛ و صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم الحديث 63-(1014)، 702/2. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## تین دیگر روایات:

i: صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

"حَتّٰی تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ." ❶

[''یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔'']

ii: صحیح مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے:

"حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ." ❷

[''یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند یا (اس سے) بڑا ہو جاتا ہے۔'']

iii: صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ..... وَ لَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبَ ....." الحديث . ❸

[''جو شخص کھجور کے برابر حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے ......اور اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلند نہیں ہوتا، مگر پاکیزہ...... آخر حدیث تک۔'']

## ان روایتوں کے متعلق پانچ باتیں:

i: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: [مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ]

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، جزء من رقم الحديث 63-(1014)، 702/2.

تنبیہ: صدقہ کے اجر و ثواب میں یہ تفاوت ...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ...... صدقہ کرنے والوں کے اخلاص اور حالات کے باہمی اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے۔

❷ المرجع السابق، جزء من رقم الحديث 64-(1014)، 702/2.

❸ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿تَعْرُجُ الْمَلَآئِكَةُ وَ الرُّوْحُ إِلَيْهِ﴾، ......، جزء من رقم الحديث 7430، 415/13.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:[جس شخص نے کھجور کے برابر صدقہ کیا] کے بعد

[مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ]

ترجمہ:[پاکیزہ کمائی سے]

فرما کر یہ واضح کر دیا، کہ حدیث شریف میں صدقہ کی بیان کردہ فضیلت صرف حلال کمائی سے حاصل شدہ کھجور دینے سے ہے۔ ناجائز کمائی سے حاصل کردہ چیز کے بطور صدقہ خرچ کرنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ [1]

ii:[وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ]

ترجمہ:[اور اللہ تعالیٰ حلال کے سوا قبول نہیں کرتے۔]

اس جملے میں، پہلے جملے میں بیان کردہ صفت کی علّت، سبب اور وجہ بیان کی گئی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل ...... وَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ ...... یہ ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ حلال کے بغیر قبول ہی نہیں فرماتے، تو پھر غیر طیب کے بطور صدقہ دینے سے فضیلت پانے کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے؟

iii:[لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ] میں پہلے نفی ہے [یعنی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے] اور پھر اثبات ہے [یعنی مگر حلال] اور بلاشبہ [نفی کے بعد اثبات والے] جملے کی قوت، تاکید اور زور محض [اثبات والے جملے] سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

[اللہ تعالیٰ پاکیزہ کو قبول فرماتے ہیں] کے مقابلے میں

[اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتے، مگر پاکیزہ]

میں تاکید شدید ہے۔

iv: دوسری روایت [وَ لَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبَ] میں ......وَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ ......قوت اور زور پہلی روایت سے بھی زیادہ ہے۔ ناجائز کمائی سے کیے ہوئے صدقے کا قبول ہونا، تو دور کی بات، وہ سرے سے اللہ تعالیٰ کی جانب چڑھتا ہی نہیں۔

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح الطیبی 1540/5.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



علاوہ ازیں [وَ لَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ] میں وہ دونوں باتیں موجود ہیں، جو کہ [وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ] کے حوالے سے (ii) اور (iii) نمبروں میں بیان کی گئی ہیں۔

v: امام بخاری نے پہلی حدیث پر درجِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ]. ❶

[حلال کمائی سے صدقہ کے متعلق باب]

اور اس سے پہلے والے باب کا عنوان حسبِ ذیل لکھا ہے:

[بَابٌ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ]. ❷

[اس بارے میں باب، کہ اللہ تعالیٰ خیانت سے صدقہ قبول نہیں کرتے اور نہیں قبول فرماتے، مگر پاکیزہ کمائی سے۔]

امام نووی نے صحیح مسلم کی روایت کو حسبِ ذیل عنوان والے باب میں شامل کیا ہے:

[بَابُ قَبُوْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَ تَرْبِيَتِهَا]. ❸

[پاکیزہ کمائی سے صدقہ کے قبول ہونے اور اُس کی پرورش کے متعلق باب۔]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ صرف حلال کمائی سے کیا ہوا صدقہ اللہ تعالیٰ کی جانب چڑھتا، قبول ہوتا اور اجر و ثواب پاتا ہے۔ ناجائز کمائی سے کیا ہوا صدقہ نہ اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتا، نہ قبول ہوتا اور نہ ہی اجر و ثواب پاتا ہے۔

ب: حضراتِ ائمہ ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ فِيْهِ. وَ مَنْ جَمَعَ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، 277/3.

❷ المرجع السابق 277/3.

❸ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، 702/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ، لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَ كَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ.'' ❶

[''جب تو نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی، تو تیرے ذمہ اس مال کے حوالے سے جو (ذمہ داری تھی) وہ تو نے پوری کر دی اور جس نے مالِ حرام جمع کیا، پھر اُس کے ساتھ صدقہ کیا، تو اُس کے لیے اُس میں کوئی اجر نہیں ہوگا اور اُس کا بوجھ اُس پر ہوگا۔'']

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے دوٹوک انداز میں واضح کیا، کہ مالِ حرام سے زکاۃ ادا کرنے والے کے لیے اس خرچ کرنے میں کوئی اجر و ثواب نہیں۔

## حدیث کے حوالے سے تین باتیں:

i: نبی کریم ﷺ نے صیغہ نفی [لَمْ يَكُنْ] کے بعد اسم نکرہ [أَجْرٌ] استعمال فرمایا اور مراد ...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... یہ ہے، کہ اس کے لیے تھوڑا یا زیادہ، کچھ اجر و ثواب بھی نہیں۔

ii: آنحضرت ﷺ نے ہر قسم کے اجر و ثواب کی صرف نفی نہ فرمائی، بلکہ اس کے بعد فرمایا: ''وَ كَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ.''

اور اس سے مقصود...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ...... یہ ہے، کہ ناجائز طریقے سے مال جمع کرنے کا بوجھ اُس کے ذمے ہوگا

اور شاید مراد...... وَ الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی...... یہ بھی ہو، کہ زکوٰۃ کے ادا نہ ہونے

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الزكاة، باب جمع المال من حلّه و ما يتعلّق بذلك، ذكر البيان بأن المرء إذا أخرج حق اللّٰه ......، رقم الحديث 3216، 11/8؛ و المستدرك على الصحيحين، كتاب الزكاة، 390/1؛ و السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الزكاة، باب الدليل على أن من أدى فرض اللّٰه في الزكاة ......، رقم الحديث 7240، 141/4. الفاظِ حدیث صحیح ابن حبان کے ہیں۔ امام حاکم نے اسے [صحیح] قرار دیا، حافظ ذہبی نے اُن کے ساتھ موافقت کی، شیخ البانی نے اسے [حسن] اور شیخ ارناؤوط نے اس کی [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين 390/1؛ و التلخيص 390/1؛ و صحيح الترغيب و الترهيب 318/2؛ و هامش الإحسان 11/8).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا گناہ بھی اس کے ذمے ہوگا۔

ربّ کریم! ہم سب کو اور ہماری نسلوں کو حرام کمائی سے محفوظ فرمائیں۔ إِنَّـهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

iii: حرام مال سے زکوٰۃ کے قبول نہ ہونے اور اس پر کسی بھی اجر وثواب کے نہ ملنے کا تقاضا یہ نہیں، کہ وہ زکوٰۃ دینا تو بند کردے اور ناجائز کمائی کے حصول کی جدوجہد جاری رکھے، بلکہ ایمان اور عقل والے کے لیے صحیح اور لازمی تقاضا یہ ہے، کہ وہ ناجائز کمائی کی صورتوں سے یکسر دُور ہو جائے، سابقہ نافرمانی پر شرمندہ ہو اور تاحدِّ استطاعت جدوجہد اور محنت کر کے حلال کما کر اس میں سے زکوٰۃ ادا کرے، وگرنہ اس کے ذمہ دوہرا گناہ ہوتا رہے گا۔

ناجائز کمانے اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کا۔

## 2: ناجائز کمائی سے صدقہ کے علاوہ دیگر مالی عبادات کا بھی قبول نہ ہونا:

اس سلسلے میں ذیل میں دو روایات ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام طبرانی نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے: (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا:

"مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ، فَأَعْتَقَ مِنْهُ، وَ وَصَلَ مِنْهُ رَحِمَهُ، كَانَ ذٰلِكَ إِصْرًا عَلَيْهِ." [1]

["جس شخص نے ناجائز طریقے سے مال کمایا، پھر اُس سے آزاد کیا اور اس سے صلہ رحمی کی، تو وہ اُس پر بوجھ ہوگا۔"]

استاذ محمد مصطفیٰ عمارہ [إِصْرًا] کی شرح میں لکھتے ہیں:

"إِثْمًا وَّ عُقُوْبَةً وَّ جَالِبًا الدِّمَارَ وَ الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ." [2]

---

[1] الترغيب و الترهيب، كتاب البيوع وغيرها، الترغيب في طلب الحلال و الأكل منه، و الترهيب من اكتساب الحرام، ......، رقم الحديث 1721۔ (5)، 549/2. شیخ البانی نے اسے [حسن لغيره] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب 318/2).

[2] هامش الترغيب و الترهيب 549/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''گناہ، (باعثِ) سزا اور تباہی و بربادی اور نہایت دردناک عذاب لینے والا ہو گا۔'']

ب: امام ابوداود نے ''المراسیل'' میں قاسم بن مُخَیْمِر رحمہ اللہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِّنْ مَّأْثَمٍ، فَوَصَلَ بِهٖ رَحِمَهٗ، أَوْ تَصَدَّقَ بِهٖ، أَوْ أَنْفَقَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، جُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ جَمِيْعًا، فَقُذِفَ بِهٖ فِيْ جَهَنَّمَ.'' ❶

[''جس شخص نے گناہ سے مال کمایا، پھر اُس سے صلہ رحمی کی یا اُس کے ساتھ خیرات کی، یا اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، تو اُس سب کچھ، تمام کے تمام کو جمع کر کے، اس کے ساتھ جہنم میں پھینکا جائے گا۔'']

ان دونوں حدیثوں میں یہ بات واضح ہے، کہ ناجائز کمائی سے کیا ہوا صدقہ اور دیگر مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے ہاں قطعی طور پر بے وقعت ہیں۔ اُن کا کوئی اجر و ثواب نہیں، بلکہ ناجائز کمائی کا گناہ اُن بظاہر نیک اعمال کرنے والے پر ہو گا اور اُسے اپنی حرام کمائی کے ہمراہ دوزخ کی آگ میں پھینکا جائے گا اور اس کے ساتھ اس حرام کمائی سے کیے جانے والے بظاہر نیک اعمال بھی جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ أَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ. ❷

## 3: ناجائز کمائی والے کی دعا کا قبول نہ ہونا:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ الترغيب و الترهيب، كتاب البيوع و غيرها، الترغيب في أكل الحلال ......، رقم الحديث 1721-(5)، 549/2. شیخ البانی نے اسے [حسن لغيره] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب 318/2).

❷ ترجمہ: [اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے ہماری کفایت فرمائیے اور اپنے فضل کے ساتھ، اپنے علاوہ (ہر کسی) سے بے نیاز فرما دیجیے۔] آمِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ!



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا.

وَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ.

فَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ ❶

وَ قَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ❷

ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ:

"يَا رَبِّ! يَا رَبِّ!"

وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟" ❸

["اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہیں۔ وہ قبول نہیں فرماتے، مگر پاکیزہ۔ بلاشبہ انہوں نے اہلِ ایمان کو اسی چیز کا حکم دیا، جس کا حکم رسولوں۔ علیہم السلام۔ کو دیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: "اے رسولو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو۔ بے شک جو تم عمل کرتے ہو، میں اسے خوب جانتا ہوں۔"]

اور انہوں نے فرمایا: ترجمہ: "اے وہ لوگو، جو ایمان لائے! جو ہم نے تمہیں رزق دیا، اس میں سے پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ"۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کا ذکر فرمایا، جو طویل سفر کرتا ہے، پراگندہ بالوں اور غبار آلود جسم والا ہے۔ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے "اے میرے رب! اے میرے رب" (کہتے ہوئے)

❶ سورة المؤمنون / جزء من الآية 51.

❷ سورة البقرة / جزء من الآية 172.

❸ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها، رقم الحدیث 65-(1015)، 703/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے اور اُس کی پرورش حرام سے ہوئی، تو اُس کی دعا کیونکر قبول کی جائے گی؟"]

## حدیث شریف کے حوالے سے دس باتیں:

i: نبی کریم ﷺ نے اپنی گفتگو کا آغاز (أَيُّهَا النَّاسُ!) سے فرمایا، تاکہ سامعین (اور اُن کے بعد قارئین) گفتگو کو کامل توجہ اور خوب دھیان سے سنیں اور پڑھیں۔ بلاشبہ یہ اسلوب بات کی اہمیت کو خوب نمایاں کرتا ہے۔

ii: (أَيُّهَا النَّاسُ!) کے بعد بات کی قطعیت اور تاکید کی غرض سے حرفِ تاکید [إِنَّ] استعمال فرمایا۔

iii: فرمانِ نبوی ﷺ: ترجمہ: [بلاشبہ اللہ تعالیٰ طیب ہیں اور قبول نہیں فرماتے مگر طیب کو]۔ اس میں [طَيِّبٌ] خبیث کی ضد ہے اور جب اُس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا جائے، تو مقصود یہ ہوتا ہے، کہ وہ [ہر نقص سے مبرا اور ہر آفت اور عیب سے پاک] ہیں [1] اور مال کا طیب ہونا اس کا [حلال] ہونا ہے۔ [2]

iv: اللہ تعالیٰ کے [غیر طیب] کو قبول نہ کرنے کی محدّثین نے متعدد حکمتیں ذکر کی ہیں۔ اُن میں سے تین درجِ ذیل ہیں:

ا: [غیر طیب] کی اللہ تعالیٰ سے بالکل مناسبت نہیں، کیونکہ وہ خود [طیب] ہیں، تو پھر [غیر طیب مال] اُن کے ہاں کیونکر رسائی پا سکتا ہے؟ [3]

ب: [ناجائز کمائی والا مال] صدقہ کرنے والے کی ملکیت نہیں ہوتا۔ غیر مملوکہ چیز میں تصرف کرنا اور اسے خرچ کرنا ممنوع ہوتا ہے، تو پھر یہ کیونکر روا ہو سکتا ہے، کہ ممنوعہ چیز کے صدقہ کرنے والے کے ناجائز تصرف کے ساتھ کیے ہوئے صدقہ کو قبول کیا جائے؟ [4]

---

1. ملاحظہ ہو: شرح الطیبي 2096/7. 2. ملاحظہ ہو: المفہم 58/3.
3. ملاحظہ ہو: المرجع السابق 59/3. نیز ملاحظہ ہو: شرح الطیبي 2096/7.
4. ملاحظہ ہو: المفہم 59/3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ج: [حرام کا کھانا] دلوں کو برباد کر دیتا ہے۔ انہیں رِقّت اور اخلاص سے محروم کر دیتا ہے اور رِقّت اور اخلاص سے محروم دل کا عمل کیسے قبول ہو سکتا ہے؟ ❶

V: ارشادِ نبوی ﷺ: ترجمہ: [بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو اُسی چیز کا حکم دیا، جس کا حکم اُنہوں نے تمام رسولوں -علیہم السلام- کو دیا]

اس میں [اکلِ حلال] کی اہمیت اور حیثیت خوب اجاگر ہوتی ہے۔ اس میں دو پہلو خصوصی طور پر قابلِ غور و فکر ہیں:

ا: وہ حکم کس قدر ضروری اور اہمیت والا ہو گا، جس کا حکم ہر ہر نبی -علیہ السلام- اور تمام اہلِ ایمان کو دیا گیا۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

"وَإِنَّمَا الْمَعْنٰى، اَلإِعْلَامُ بِأَنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ فِيْ زَمَانِهٖ نُوْدِيَ لِذٰلِكَ، وَوُصِّيَ بِهٖ، لِيَعْتَقِدَ السَّامِعُ أَنَّ أَمْرًا نُوْدِيَ لَهٗ جَمِيْعُ الرُّسُلِ، وَوُصُّوْا بِهٖ، حَقِيْقٌ أَنْ يُؤْخَذَ بِهٖ، وَيُعْمَلَ عَلَيْهِ." ❷

["بے شک معنیٰ یہ ہے: (اس حقیقت کی) خبر دینا ہے، کہ یقیناً ہر رسول کو اُس کے زمانے میں اِسی بات کے لیے پکارا گیا اور اُسے اِس بات کا تاکیدی حکم دیا گیا، تاکہ سننے والے کو یقین ہو جائے، کہ بلاشبہ جس بات کے لیے ہر رسول کو پکارا گیا اور اس کے کرنے کی اُسے وصیت کی گئی، نہایت ضروری ہے، کہ اُسے (مضبوطی سے) پکڑا جائے اور اُس کے مطابق عمل کیا جائے۔"]

ب: حضراتِ انبیاء علیہم السلام مختلف زمانوں میں تشریف لائے۔ اُن میں سے ہر ایک کے زمانے میں اُنہیں حکم دیا گیا، تو پھر [اکلِ حلال] کا حکم دینے کی خاطر کتنی دفعہ وحی نازل ہوئی ہو گی؟ ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: المفهم 59/3.

❷ الكشّاف 34/3. نیز ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي 128/12؛ و تفسير البيضاوي 106/2؛ و تفسير القاسمي 86/12.

❸ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح 8/6.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



vi: حضراتِ رسل علیہم السلام کو [عملِ صالح] سے پہلے [اکلِ حلال] کا حکم دینے کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ الوسی نے تحریر کیا ہے:

"وَ تَقْدِيْمُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ الْحَلَالِ، لِأَنَّ أَكْلَ الْحَلَالِ مُعِيْنٌ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ." ❶

["[حلال کھانے] کے حکم کو پہلے لایا گیا ہے، کیونکہ [اکلِ حلال] [عملِ صالح] (کرنے) میں اعانت کرتا ہے۔"]

vii: نبی کریم ﷺ کے حرام کمائی والے شخص کے تذکرہ سے پیشتر راوی نے لفظ [ثُمَّ] استعمال کیا۔ اس میں ...... بقول علامہ طیبی ...... ایسے شخص کے اللہ طیب کے ہاں ناپسندیدہ اور اُن سے نہایت دُور ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ❷

viii: نبی کریم ﷺ کے فرمان: (يُطِيْلُ السَّفَرَ) [یعنی وہ لمبا سفر کرتا ہے] میں ...... بقول علامہ قرطبی ...... حج، جہاد اور اسی قسم کے اللہ تعالیٰ کی تابع داری والے سفر مراد ہیں، البتہ [أَشْعَثَ] [یعنی پراگندہ بال ہونا] سفر کرنے والے کے حالتِ احرام میں ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ❸

ix: حدیث شریف میں دعا کرنے والے کے سارے حالات [حج، جہاد اور دیگر طاعت کے کاموں کی خاطر لمبے سفر میں ہونا، پراگندہ بال، غبار آلود جسم والا ہونا، دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! کے الفاظ سے التجا کا آغاز کرنا] دعا قبولیت کروانے کے

---

❶ روح المعاني 40/18. ملا علی القاری لکھتے ہیں:
وَ فِيْهِ إِيْمَاءٌ إِلَى أَنَّ أَكْلَ الطَّيِّبِ مُوْرِثٌ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَ هُوَ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى. (ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح 9/6)
ترجمہ: ["اور اُس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ یقیناً [حلال کا کھانا] [عمل صالح] کو جنم دیتا ہے اور وہ ایسی بات ہے، کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے"]۔

❷ ملاحظہ ہو: شرح الطيبي 2096/7.

❸ ملاحظہ ہو: المفهم 59/3؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي 100/7.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسباب ہیں، لیکن حرام کمائی دعا کو مسترد کروانے میں اتنا زیادہ اثر اور زور رکھتی ہے، کہ قبولیت کے اُن تمام اسباب کو بے اثر اور بے کار کر دیتی ہے۔

علامہ طیبی لکھتے ہیں:

"وَ کُلُّ هٰذِهِ الْحَالَاتِ دَالَّةٌ عَلٰی غَایَةِ الْاِسْتِحْقَاقِ لِلدَّاعِيْ لِلْإِجَابَةِ. وَ دَلَّتْ تِلْكَ الْخَیْبَةُ عَلٰی أَنَّ الصَّارِفَ قَوِيٌّ وَّالْحَاجِزَ مَانِعٌ شَدِیْدٌ." ❶

["اور یہ سارے حالات دلالت کرتے ہیں، کہ وہ اس بات کا غایت درجہ مستحق ہے، کہ اُس کی دعا قبول کی جائے اور وہ ناکامی (یعنی دعا کی عدم قبولیت) دلالت کرتی ہے، کہ (دعا کی قبولیت میں) رکاوٹ بننے والا (سبب) نہایت زوردار اور مزاحمت بہت ہی سخت ہے۔"]

علامہ مزید تحریر کرتے ہیں:

"(تو) [یعنی علامہ تورپشتی نے تحریر کیا ❷]:

"أَرَادَ بِالرَّجُلِ الْحَاجَّ الَّذِيْ أَثَّرَ فِیْهِ السَّفَرُ، وَ أَخَذَ مِنْهُ الْجُهْدُ، وَ أَصَابَهُ الشُّعْثُ، وَ عَلَاهُ الْغَبَرُ، فَطَفِقَ یَدْعُو اللّٰهَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ، وَ عِنْدَهُ أَنَّهُ مَظَانُّ الْإِجَابَةِ، فَلَا یُسْتَجَابُ لَهُ، وَ لَا یُعْبَأُ بِبُؤْسِهِ وَ شِقَائِهِ، لِأَنَّهُ مُتَلَبِّسٌ بِالْحَرَامِ، صَارِفُ النَّفَقَةِ مِنْ غَیْرِ حِلِّهَا." ❸

["آنحضرت ﷺ کا [آدمی] سے مقصود وہ حج کرنے والا ہے، جسے سفر نے متاثر کیا ہو اور وہ خوب تھک چکا ہو۔ وہ اسی حالت میں دعا کرنا شروع کرے اور اسے (اپنے متعلق دعا کی) قبولیت کا گمان ہو، لیکن اس کی دعا قبول نہ کی جائے

❶ شرح الطیبی 2096/7.

❷ علامہ طیبی کی درج کردہ تشریح علامہ تورپشتی کی جانب سے ہے۔

❸ المرجع السابق 2096/7-2097.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور اس کی خستہ حالت اور محرومی کی پروانہ کی جائے، کیونکہ وہ حرام (کمائی) سے لتھڑا ہوا اور ناجائز ذریعہ سے (مال حاصل کرکے) خرچ کررہا ہو۔'']

علامہ طیبی مزید رقم طراز ہیں:

''فَإِذَا كَانَ حَالُ الْحَاجِّ الَّذِيْ هُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا، فَمَا بَالُ غَيْرِهٖ؟

وَ فِيْ مَعْنَاهُ أَمْرُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.'' ❶

[''پس جب حج کرنے والے کا حال یہ ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے، تو اُس کے علاوہ دوسرے شخص کا معاملہ کیسے ہوگا؟

یہی صورتِ حال اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی ہے۔'']

علامہ قرطبی نے اس حدیث کو حسبِ ذیل عنوان کے ضمن میں درج کیا ہے:

[بَابُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ] ❷

[اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ کمائی کے سوا صدقہ قبول نہ کرنے کے متعلق باب]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے امت کو آگاہ فرما دیا، کہ صدقہ کی قبولیت کے لیے ایک لازمی شرط یہ ہے، کہ وہ پاکیزہ کمائی سے ہو۔ اللہ تعالیٰ ناجائز کمائی سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ نے امت کو خبردار کیا ہے، کہ قبولیت کے متعدد اسباب کے باوجود، جائز کمائی والے کی دعا، قبول نہیں ہوتی۔

X: [دعا] بدنی عبادت ہے ❸ اور جب نبی کریم ﷺ کے واضح، دوٹوک اور قطعی ارشاد

---

❶ شرح الطيبي 2097/7. ❷ المفهم 58/3.

❸ اسی حوالے سے حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ الدُّعَآءَ هُوَ الْعِبَادَةُ.''

[بلاشبہ دعا ہی عبادت ہے]۔ پھر آنحضرت ﷺ نے (یہ آیتِ کریمہ) پڑھی: ⇦⇦⇦



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے مطابق [حرام روزی] [دعا] کو ردّ کروا دیتی ہے، تو [حرام روزی] والے کی دیگر بدنی عبادات: نماز، روزہ وغیرہ کیسے قبول ہوں گی؟ ❶

ربّ کریم! ہمیں رزقِ حلال عطا فرمائیں، صدقات قبول کریں اور دعا کو ردّ نہ فرمائیں۔ إِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ.

---

⇦⇦⇦ ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي﴾.......

ترجمہ: [تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ کبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے......] (سورة غافر / جزء من الآية 60). (المسند، رقم الحديث 18352، 30/297-298؛ و صحيح سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، رقم الحديث 1312-(1479)، 1/277؛ و صحيح سنن الترمذي، أبواب تفسير القرآن، سورة المؤمن، رقم الحديث 2590- 3476، 3/101؛ و صحيح سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم الحديث 3086-(3828)، 2/324.) الفاظِ حدیث المسند اور سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے المسند کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ شیخ البانی نے السنن کی روایت کردہ حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 30/298؛ و صحيح سنن أبي داود 1/277؛ و صحيح سنن الترمذي 3/101؛ و صحيح سنن ابن ماجه 2/324).

❶ اسی بارے میں امام احمد اور امام بیہقی کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث نقل کی جاتی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: [''جس شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اُن میں ایک درہم حرام کا ہو، تو جب تک وہ کپڑا اس (کے جسم) پر ہو، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے۔''] (المسند، رقم الحديث 5732، 10/24-25. نیز ملاحظہ ہو: مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب الكسب و طلب الحلال، رقم الحديث 2789، 2/849). شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء لکھتے ہیں: ''إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جِدًّا.'' [اس کی سند نہایت کمزور ہے]۔ (هامش المسند 10/25)، حافظ ذہبی امام بیہقی کی روایت کے ایک راوی کے متعلق لکھتے ہیں: ''لَا يَصِحُّ خَبَرُهُ.'' [اس کی خبر درست نہیں ہوتی] (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 10/25). اس روایت کے شدید ضعف ہی کی بنا پر اس سے استدلال نہیں کیا گیا۔ وَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُوَفِّقُ.



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



......مبحث سوم......

# قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ بننے والے دیگر کام

**تمہید:**

ہمارے نبی کریم ﷺ نے سابقہ ذکر کردہ باتوں کے علاوہ کچھ ایسے سنگین اور مہلک گناہوں کی خبر دی ہے، جو [بظاہر اچھے اعمال] کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ایسے گناہوں کے متعلق احادیث کی روشنی میں شاید یہ کہا جا سکتا ہے، کہ [بظاہر اچھے اعمال] کی قبولیت کی پانچویں شرط یہ ہے، کہ ان اعمال کے کرنے والے کا دامن ایسے تباہ کن گناہوں سے پاک ہو، جو نبی کریم ﷺ کے بیان کے مطابق اُن کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ......و اللّٰہ تعالٰی أعلم......

ایسے ہی سولہ گناہ حسبِ ذیل ہیں:

1: مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب کرنا

2: مدینہ طیبہ میں بدعتی کو پناہ دینا

3: اہلِ مدینہ پر ظلم کرنا اور انہیں خوف زدہ کرنا

4: قطع رحمی

5: باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت

6: مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا

7: والدین کی نافرمانی

8: احسان جتلانا

9: تقدیر کا انکار

10: مسلمان کے عہد و پیمان کو توڑنا



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



11: قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننا

12: نشے میں ہونا

13: خاوند کی نافرمانی

14: مالک سے فرار

15: مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا

16: خاتون کا مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آنا

مذکورہ بالا گناہوں میں سے حسبِ ذیل دو گناہوں کا صرف [نماز کی قبولیت میں] رکاوٹ بننے کا ذکر احادیث میں ہے:

i: مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا

ii: خاتون کا مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آنا

بقیہ چودہ گناہوں کے ہر قسم کی فرض اور نفلی عبادات کو قبولیت سے محروم کروانے کا ذکر احادیث میں ہے۔ توفیقِ الٰہی سے آئندہ صفحات میں اس بارے میں قدرے تفصیلی گفتگو کی جا رہی ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 1: مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب کرنا
## 2: وہاں بدعتی کو پناہ دینا:

دلیل:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّ لَا صَرْفٌ."❶

["مدینہ حرم ہے، سو جس شخص نے اُس میں بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعتی کو پناہ دی، اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اُس کی نفلی عبادت قبول ہوگی اور نہ فرض عبادت۔"]

### حدیث کے حوالے سے دو باتیں:

i: [عَدْلٌ] اور [صَرْفٌ] سے مراد:

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"وَ اخْتُلِفَ فِيْ تَفْسِيْرِهِمَا، فَعِنْدَ الْجُمْهُوْرِ [الصَّرْفُ] الْفَرِيْضَةُ وَ [الْعَدْلُ] النَّافِلَةُ."❷

["ان دونوں کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک [الصَّرْفُ] سے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ..............، رقم الحديث 469-(1371)، 999/2.

اسی مضمون کی حدیثیں امام بخاری اور امام مسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، رقمي الحديثين 1867 و 1870، 81/4؛ و صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ......، رقمي الحديثين 463- (1366)، و 467-(1370)، 2/994-995.

❷ فتح الباري 86/4. نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي 141/9.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مراد [فرض عبادت] اور [الْعَدْلُ] سے مراد [نفلی عبادت] ہے۔“]

## ii: قبول نہ کرنے سے مراد:

اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو رہی ہے، کہ مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب کرنے والے اور اسی طرح وہاں کسی بدعتی کو پناہ دینے والے کی کوئی نفلی عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ فرض عبادت۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

## 3: اہلِ مدینہ پر ظلم کرنا اور انہیں خوف زدہ کرنا:

دو دلیلیں:

i: امام طبرانی نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

”اَللّٰھُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَھْلَ الْمَدِیْنَةِ، وَ أَخَافَھُمْ فَأَخِفْهُ!

وَ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَآئِکَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ.

وَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ.“[1]

[”اے اللہ! جس نے اہلِ مدینہ پر ظلم کیا اور انہیں خوف زدہ کیا، تو آپ اُسے خوف زدہ کیجیے!

اور اس ہی پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اور اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفلی عبادت۔“]

---

[1] منقول از: صحیح الترغیب و الترھیب، کتاب الحج، الترھیب من إخافة أھل المدینة أو إرادتھم بسوء، رقم الحدیث 1214-(3)، 63/2؛ و مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فیمن أخاف أھل المدینة و أرادھم بسوء، 306/3. حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ طبرانی نے اسے (المعجم) الأوسط اور الکبیر میں [عمدہ سند] کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حافظ ہیثمی نے اس کے [راویان کو صحیح کے روایت کرنے والوں] میں سے کہا ہے۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب و الترھیب 63/2؛ و مجمع الزوائد 306/3).



” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ii: حضراتِ ائمہ احمد، نسائی اور طبرانی نے حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ "بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخَافَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!

وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ،

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا." [1]

["جس شخص نے اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے خوف زدہ کریں!

اور اُس پر ہی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی فرض عبادت قبول کرتے ہیں اور نہ نفلی عبادت۔"]

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٹوک اور قطعی انداز سے بیان فرمایا، کہ اہلِ مدینہ پر ظلم کرنے یا انہیں خوف زدہ کرنے والے کی فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفلی عبادت۔

## 4: قطع رحمی:

### دلیل:

امام احمد اور امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

---

[1] المسند، رقم الحديث 16559، 94/27؛ و كتاب السنن الكبرى، كتاب الحج، من أخاف أهل المدينة أخافه الله بسوء، رقم الحديث 4265/1، 483. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں۔ شیخ الأرناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ شیخ البانی نے النسائي اور الطبراني کی روایت کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب 63/2).

نوٹ: امام ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس معنٰی کی حدیث روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المصنف، كتاب الفضائل، ما ذكر في المدينة و فضلها، رقم الحديث 12473، 180/12-181). شیخ ارناؤوط نے اس کی [سند کو قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 121/23)



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ.''❶

[''بے شک انسانوں کے اعمال ہر جمعرات، جمعہ کی رات کو (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں، تو قطع رحمی کرنے والے کے عمل قبول نہیں کیے جاتے۔'']

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے نہایت واضح انداز میں قطع رحمی کرنے والے کے اعمال قبول نہ کیے جانے کی خبر دی ہے!

اے ربّ کریم! اپنی رحمت سے قطع رحمی کے مہلک گناہ سے محفوظ فرما دیجیے۔ آمِیـــن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

## قطع رحمی کی سنگینی کے متعلق دو حدیثیں:

نبی کریم ﷺ نے دیگر متعدد احادیث میں بھی اس گناہ کی سنگینی کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیے:

i: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ:

''هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ.''

[''بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی، یہاں تک کہ جب وہ اس کی

❶ المسند، رقم الحديث 10272، 191/16؛ و الأدب المفرد، باب بر الأقرب فالأقرب، جزء من رقم الرواية 61، ص 37-38. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں، حافظ منذری اور حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: اسے (امام) احمد نے روایت کیا اور اس کے [راویان ثقہ] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب، كتاب البر و الصلة و غيرها، الترغيب في صلة الرحم ......، 674/2؛ و مجمع الزوائد، كتاب البر و الصلة، باب صلة الرحم و قطعها، 151/8).



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



تخلیق سے فارغ ہو گئے، (تو) رحم نے عرض کیا:

"یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ میں آنے والے کا (آپ کے حضور) کھڑا ہونا ہے۔"]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟"

["ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں، کہ جو تجھے ملائے، میں اُسے ملاؤں اور جو تجھے توڑے، میں اسے توڑ دوں؟"]

رحم نے عرض کیا:

"بَلٰى يَا رَبِّ!"

["کیوں نہیں اے میرے رب!"]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَهُوَ لَكِ."

["سو وہ تیرے لیے ہے۔"]

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوٓا أَرْحَامَكُمْ.﴾ [1] [2]

---

[1] سورۃ محمد ﷺ - الآية / 22. صحیح مسلم میں اس کے بعد، آیت نمبر 23 اور نمبر 24 کا بھی ذکر ہے، (یعنی رسول کریم ﷺ نے اس موقع پر اُن کی بھی تلاوت فرمائی۔ وہ آیات حسب ذیل ہیں:

﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ . أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا﴾

ترجمہ: [یہی وہ لوگ ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، پس اُنہیں بہرا کر دیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں؟]

[2] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من وّصل وصله الله، رقم الحديث 5987، 417/10؛ و صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، رقم الحديث 16-(2554)، 4/1980-1981. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


[اگر تم چاہو، تو پڑھو: ترجمہ: [پھر یقیناً تم قریب ہو، اگر تم حاکم بن جاؤ، کہ تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کرو]۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ! صلہ رحمی کرنے والے کے لیے کس قدر عظیم اعزاز و اکرام ہے، کہ اللہ تعالیٰ اسے ملائیں!

اور قطع رحمی کرنے والے کے لیے کس قدر سنگین وعید اور خوفناک تنبیہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اُسے کاٹیں!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلہ رحمی کرنے والوں میں شامل فرمائیں اور قطع رحمی سے ہمیشہ محفوظ فرمائیں۔ إِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ.

## شرحِ حدیث:

### اللہ تعالیٰ کے [ملانے] اور [کاٹنے] سے مراد:

علامہ ابن ابی جمرہ لکھتے ہیں:

اَلْوَصْلُ مِنَ اللّٰهِ: كِنَايَةٌ عَنْ عَظِيْمِ إِحْسَانِهِ.

وَالْقَطْعُ: هُوَ كِنَايَةٌ عَنْ حِرْمَانِ الْإِحْسَانِ. [1]

[[اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملانا]، اُن کے عظیم احسان کرنے کی جانب اشارہ ہے۔

اور [کاٹنا] احسان سے محروم کرنے کی طرف اشارہ ہے۔'']

علامہ نووی لکھتے ہیں:

''فَصِلَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: عِبَارَةٌ عَنْ لُطْفِهِ بِهِمْ وَرَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ، وَعَطْفِهِ بِإِحْسَانِهِ وَنِعَمِهِ.'' [2]

[''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ملانا: اُن کا اُن کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ فرمانا، رحمت والا معاملہ کرنا، اُن کے ساتھ احسان فرمانا اور انہیں اپنی نوازشات عطا

[1] منقول از: فتح الباري 418/10.

[2] شرح النووی 112/16-113.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرماتا ہے۔'']

ii: حضرات ائمہ بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مَثَلَ الْبَغْيِ وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ.''❶

[''کوئی گناہ ایسا نہیں، کہ اللہ تعالیٰ اُس کے کرنے والے کو آخرت میں اس کے لیے محفوظ کی ہوئی سزا کے ساتھ دنیا میں اس قدر جلدی سزا دیں، کہ جس قدر سرکشی❷ اور قطع رحمی (کے گناہوں) کی وجہ سے دیتے ہیں۔'']

اس حدیث میں یہ حقیقت واضح ہے، کہ دنیا میں فوری عذاب لانے والے سرفہرست گناہوں میں سے ایک [قطع رحمی] ہے۔ اس حدیث پر امام ابن حبان نے حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ تَعْجِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا الْعُقُوْبَةَ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا]❸

---

❶ الأدب المفرد، باب عقوبة عقوق الوالدين، رقم الحديث 29، ص 27؛ و سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب النهي عن البغي، رقم الحديث 4892، 167/13؛ و جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، رقم الحديث 2629، 180/7-181؛ و السنن للإمام ابن ماجه، أبواب الزهد، باب البغي، رقم الحديث 4211، ص 689؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر و الإحسان، باب صلة الرحم و قطعها، رقم الحديث 456، 201/2. الفاظ حدیث سنن ابی داؤد کے ہیں۔ امام ترمذی، شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي 181/7؛ و صحيح سنن الترمذي 308/2؛ و هامش السنن لابن ماجه ص 689).

❷ [البغي]: علامہ عظیم آبادی نے اس کے حسبِ ذیل تین معانی بیان کیے ہیں:
ا: ظلم ب: (مسلمان) حاکم کے خلاف بغاوت ج: تکبر۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود 167/13)

❸ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان 201/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[اللہ جل وعلا کا قطع رحمی کرنے والے کو دنیا میں بہت جلدی سزا دینے کا ذکر]۔

## 5: باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا:
## 6: مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا:

دلیل:

امام مسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وَ مَنِ ادَّعٰی إِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ، أَوِ انْتَمٰی إِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا.''[1]

[''اور جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف انتساب کیا یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی، تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی فرض عبادت قبول کریں گے، نہ نفلی عبادت۔'']

علامہ نووی لکھتے ہیں:

''هٰذَا صَرِیْحٌ فِيْ غِلَظِ تَحْرِیْمِ انْتِمَآءِ الْإِنْسَانِ إِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتِمَآءِ الْعَتِیْقِ إِلٰی وَلَآءِ غَیْرِ مَوَالِیْهِ لِمَا فِیْهِ مِنْ كُفْرِ النِّعْمَةِ وَ تَضْیِیْعِ حُقُوْقِ الْإِرْثِ وَ الْوَلَاءِ، وَ الْعَقْلِ وَ غَیْرِ ذٰلِكَ، مَعَ مَا فِیْهِ مِنْ قَطِیْعَةِ الرَّحِمِ وَ الْعُقُوْقِ.''[2]

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعاء النبي ﷺ فیها بالبركة، ......، جزء من رقم الحدیث 467-(1370)، 2/994-998.

[2] شرح النووي 9/144.



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



[''اس میں یہ بات واضح ہے، کہ انسان کا اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا یا غلام کا اپنے مالکوں کی بجائے کسی اور کی طرف انتساب کرنا شدید حرام ہے، کیونکہ اس میں کفران نعمت، وراثت، ولاء اور دیت وغیرہ کے حقوق کا ضائع کرنا اور اس کے علاوہ قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی ہے۔'']

صحیح البخاری کی ایک روایت میں ہے:

''وَ مَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ إِذْنِ مَوَالِیْهِ
فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَآئِکَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ.
لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ.''

[''جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی اور قوم سے ناطہ جوڑا، تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔
روزِ قیامت اس کی فرض عبادت قبول ہوگی، نہ نفلی عبادت۔'']

## تین تنبیہات:

i: بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں، کہ وہ فلاں فلاں قوم یا نسل سے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہوتے ہیں، کہ اُن کا اس قوم یا نسل سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔ مذکورہ بالا حدیث کی روشنی اُن کا طرزِ عمل شریعتِ اسلامیہ کے قطعی منافی اور اپنے بُرے نتائج کے اعتبار سے انتہائی سنگین ہے۔

ii: صحیح البخاری کی روایت میں [بِغَیْرِ إِذْنِ مَوَالِیْهِ] [یعنی اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر] ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں، کہ اگر اس کے سابقہ مالکان اجازت دے دیں، تو پھر ایسا کرنا جائز ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسا کرنا بہر صورت ناجائز ہے، سابقہ مالک اجازت دیں یا نہ دیں۔
[اُن کی اجازت کے بغیر] کا ذکر اس لیے کیا گیا، کہ وہ غالباً اجازت دیتے ہی نہیں۔ (1)

iii: اپنے والد یا اپنے مالک کی بجائے کسی دوسرے شخص کی طرف نسبت کرنے کی سنگینی

(1) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح الباري 12/42-43.



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کے متعلق دیگر متعدد نصوص بھی کتاب و سنت میں ہیں۔ ❶

## 7: والدین کی نافرمانی:
## 8: احسان جتلانا:
## 9: تقدیر کا انکار:

### دلیل:

امام ابن ابی عاصم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ثَلَاثَةٌ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُمْ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا:

عَاقٌّ،

وَّ مَنَّانٌ،

وَّ مُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ.'' ❷

[''تین (اقسام کے لوگ): اللہ عزوجل اُن کی جانب سے فرض عبادت قبول کرتے ہیں، نہ نفلی:

(والدین کا) نافرمان،

احسان جتلانے والا

---

❶ اس بارے میں قدرے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب ''فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے'' ص 113-116.

❷ صحیح الترغیب و الترھیب، کتاب البر و الصلة و غیرھما، الترھیب من عقوق الوالدین، رقم الحدیث 2513-(7)، 2/662-663. حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے (امام) ابن ابی عاصم نے [حسن سند] کے ساتھ (اپنی تالیف) ''کتاب السنة'' میں روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے اس [حدیث کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 2/662-663). نیز دیکھیے: ''کتاب السنة'' باب ما ذکر عن النبی ﷺ في المكذبين بقدر الله، ......، رقم الحدیث 323، ص 142.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔'']

## حدیث کے متعلق تین باتیں:

### ا: عَاقٌ:

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

"أَيْ عَاصٍ بِأَحَدِ وَالِدَيْهِ." ❶

[''والدین میں سے ایک کی نافرمانی کرنے والا۔'']

[عَاقٌ] [عَقٌّ] سے ہے، اس سے مراد قطع تعلقی ہے۔ اسی سے [اَلْعُقُوْقُ] ہے اور اس سے مراد اولاد میں سے کسی سے ایسی بات یا حرکت کا سرزد ہونا، جس سے والدین میں سے کسی ایک کو اذیت ہو۔ اولاد کی جانب سے شریعت کی پابندی کرنے پر والدین کو ہونے والی کوفت [العقوق] میں شامل نہیں ہوتی۔ ❷

### ب: (مَنَّانٌ):

i: ملا علی قاری لکھتے ہیں:

کہا گیا ہے: وہ (لفظ) [اَلْمِنَّةُ] سے ہے، جس سے مراد:

"مَنْ يَمُنُّ عَلَى النَّاسِ بِمَا يُعْطِيْهِمْ."

[''وہ شخص ہے، جو لوگوں کو جو دیتا ہے، اس کا احسان جتلاتا ہے۔'']

"وَذٰلِكَ مَذْمُوْمٌ." ❸

[''اور وہ [یعنی ایسا کرنا] قابلِ مذمت ہے۔'']

ii: قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

---

❶ مرقاة المفاتيح 667/8.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري 406/10؛ و مرقاة المفاتيح 651/8. نیز ملاحظہ ہو: النهاية في غريب الحديث، المادة "عَقَقَ"، 277/3.

❸ مرقاة المفاتيح 667/8.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ﴾ ❶

ترجمہ: [اے اہلِ ایمان! اپنے صدقات کو جتلانے اور اذیت (دینے) کے ساتھ ضائع نہ کرو۔]

## آیتِ شریفہ کے حوالے سے دو باتیں:

### ا: آیتِ شریفہ میں صیغۂ مخاطب کے استعمال کی حکمت:

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ سے پہلے [صیغہ غائب کے ساتھ باتیں بیان فرمائیں۔ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ [اے وہ لوگو جو ایمان لائے] میں (صیغۂ مخاطب) استعمال کیا گیا۔ اس کی حکمت کے متعلق قاضی ابو سعود لکھتے ہیں:

"مُبَالَغَةٌ فِي إِيْجَابِ الْعَمَلِ بِمُوْجِبِ النَّهْيِ." ❷

["نہی کے مطابق عمل کرنے کے واجب کرنے کی بہت زیادہ تاکید کرتے ہوئے۔"]

### ب: تین مفسرین کے اقتباسات:

i: علامہ قرطبی رقم طراز ہیں:

اس آیت (کی تفسیر) میں جمہور علماء نے بیان کیا:

"إِنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِي يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبِهَا أَنَّهُ يَمُنُّ أَوْ يُؤْذِي بِهَا فَإِنَّهَا لَا تُقْبَلُ." ❸

["بے شک (ایسا) صدقہ، جس کے کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، کہ وہ اُس کے ساتھ احسان جتلائے گا یا اذیت دے گا، تو یقیناً وہ قبول نہیں کیا جاتا۔"]

اس کے بعد علامہ رحمہ اللہ نے کچھ اشعار نقل کیے ہیں، جن میں سے تین حسبِ ذیل ہیں:

أَفْسَدْتَ بِالْمَنِّ مَا أَسْدَيْتَ مِنْ حَسَنٍ
لَيْسَ الْكَرِيْمُ إِذَا أَسْدٰى بِمَنَّانٍ

---

❶ سورة البقرة / جزء من الآية 264. ❷ تفسير أبي السعود 259/1.

❸ تفسير القرطبي 311/3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''تم نے جو نیکی کی، اسے احسان جتلا کر برباد کر دیا۔ معزز شخص جب احسان کرے، تو وہ بالکل جتلاتا نہیں۔'']

ابوبکر ورّاق نے کہا:

أَحْسَنُ مِنْ كُلِّ حَسَنٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّ زَمَنٍ
صَنِيْعَةٌ مَّرْبُوْبَةٌ خَالِيَةٌ مِّنَ الْمِنَنِ ❶

[''ہر وقت اور ہر زمانے میں سب سے زیادہ خوبصورت نیکی وہ کی ہوئی نیکی ہے، جو جتلانے سے خالی ہو۔'']

ii: امام ابن قیم رقم طراز ہیں:

''فَتَضَمَّنَتِ الْآيَةُ الْإِخْبَارَ بِأَنَّ الْمَنَّ وَ الْأَذٰى يَحْبِطُ الصَّدَقَةَ. وَ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ السَّيِّئَةَ قَدْ تَحْبِطُ الْحَسَنَةَ.'' ❷

[''یہ آیت اس خبر پر مشتمل ہے، کہ یقیناً احسان جتلانا اور اذیت دینا صدقہ کو برباد کر دیتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ بے شک برائی بسا اوقات نیکی کو ضائع کر دیتی ہے۔'']

iii: قاضی شوکانی تحریر کرتے ہیں:

''اَلْإِبْطَالُ لِلصَّدَقَاتِ: إِذْهَابُ أَثَرِهَا وَ إِفْسَادُ مَنْفَعَتِهَا: أَيْ لَا تُبْطِلُوْهَا بِالْمَنِّ وَ الْأَذٰى أَوْ بِأَحَدِهِمَا.'' ❸

[''صدقات کا باطل کرنا: ان کو ختم کرنا اور فائدے کو برباد کرنا ہے: یعنی انہیں احسان جتلانے اور اذیت دینے کے ساتھ یا اُن دونوں میں سے ایک ساتھ برباد نہ کرو۔'']

www.kitabosunnat.com

❶ تفسير القرطبي 311/3.

❷ بدآئع التفسير 1/197-198.

❸ فتح القدير 430/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ج: (اَلْمُکَذِّبُ بِالْقَدَرِ):

[قدر] یا [تقدیر] سے مراد:

[قَدَرٌ] یا [تقدیر] سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہونے والی ہر چیز کو پہلے سے تحریر کر رکھا ہوا ہے۔ لوگوں کو اچھے، بُرے کام کرنے کی محدود صلاحیت اور اختیار دیا گیا ہے۔ انہی اختیارات اور صلاحیتوں کی حدود میں ان کا امتحان و آزمائش ہے۔ وہ کرتے وہی ہیں، جو روزِ اوّل سے اللہ تعالیٰ کے علم کی بنا پر لکھا ہوا ہے۔ انہیں ایسا کرنے پر مجبور نہیں کیا جاتا، وہ نیکی یا بدی کا چناؤ خود اپنی مرضی سے کرتے اور اس کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اسی چناؤ اور کوشش کی بنا پر اُن کے لیے سزا و جزا ہے۔

## تقدیر پر ایمان لانے کے متعلق تین دیگر احادیث:

تقدیر پر ایمان لانے کی فرضیت اور ایمان نہ لانے کی سنگینی کے متعلق متعدد احادیث و آثار میں سے تین ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

i: امام مسلم نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ جبریل ۔علیہ السلام۔ ایک آدمی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے۔ متعدد سوالات کیے، جن میں سے ایک یہ تھا:

"فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ؟"

["سو آپ مجھے ایمان کے متعلق بتلایئے۔"]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَ مَلَآئِكَتِهِ، وَ كُتُبِهِ، وَ رُسُلِهِ، وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ." [1]

["یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اُن کے فرشتوں، اُن کی کتابوں، اُن کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کی خیر اور شر کے ساتھ ایمان لاؤ۔"]

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان و الإسلام ......، جزء من رقم الحدیث 1-(8)، 1/37.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے رُوبرو ان لوگوں کا ذکر کیا گیا، جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں، تو انہوں نے ذکر کرنے والے سے فرمایا:

"فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰٓئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيْٓءٌ مِّنْهُمْ، وَ أَنَّهُمْ بُرَآٓءُ مِنِّي. وَ الَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ! لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِّثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهٗ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ." ❶

["سو جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو، تو انہیں بتلا دیجیے، کہ بے شک میں اُن سے بیزار ہوں اور یقیناً وہ مجھ سے فارغ ہیں۔

جس ذات کی قسم عبداللہ بن عمر۔رضی اللہ عنہما۔ اُٹھاتا ہے! (یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم!) بلاشک وشبہ اُن میں سے کسی کے پاس اگر احد کے برابر سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ قبول نہیں فرماتے۔"]

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مذکورہ بالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث بطور دلیل پیش کی۔ ❷

iii: امام ابن ابی عاصم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ:

بِشَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ﷺ۔ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ،

وَ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ،

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان و الإسلام ......، جزء من رقم الحديث 1-(8)، 37-36/1.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق 37/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ کُلِّهٖ."❶

[''بندہ چار (باتوں) کے ساتھ ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوتا:

اس بات کی گواہی دینا، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اور یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، انہوں نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا

اور یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد (روزِ قیامت) اٹھائے جانے کے ساتھ ایمان لائے

اور یہاں تک کہ وہ ہر قسم کی تقدیر کے ساتھ ایمان لائے۔'']

❀ علامہ مبارکپوری (لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ) کی شرح میں لکھتے ہیں:

"هٰذَا نَفْيُ أَصْلِ الْإِیْمَانِ أَيْ لَا یُعْتَبَرُ مَا عِنْدَهٗ مِنَ التَّصْدِیْقِ الْقَلْبِيِّ."❷

[''یہ اصل ایمان کی نفی ہے، یعنی اس کے ہاں تصدیقِ قلبی قابلِ اعتبار نہیں۔'']

یعنی اس کا اپنے متعلق یہ سمجھنا یا کسی کا اُس کے بارے میں یہ خیال کرنا، کہ اس کے دل میں ایمان ہے، شریعت کی نگاہ میں لغو ہے۔

---

❶ المسند، رقم الحديث 758، 152/2؛ وجامع الترمذي، أبواب القدر، باب ما جآء أن الإيمان بالقدر خيره و شره، رقم الحديث 2232، 298/6. و السنن للإمام ابن ماجه، أبواب السنة، باب في القدر، رقم الحديث 81، ص 56؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الإيمان، باب فرض الإيمان، ذكر إطلاق اسم الإيمان على من أتى بجزء من أجزاء شعب الإقرار، رقم الحديث 178، 404/1-405؛ و كتاب السنّة، باب ذكر الرضا بالقدر...... و الرضا به، رقم الحديث 130، 59/1. الفاظِ حدیث [کتاب السنّة] کے ہیں۔ علامہ مبارکپوری نے [الترمذی کے راویان کو صحیح کے راویان]، شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے [المسند کے راویان کو ثقہ] اور شیخ ارناؤوط نے [ابن حبان کی سند کو جید] قرار دیا ہے۔ شیخ البانی نے ترمذی اور شیخ عصام نے ابن ماجہ کی [حدیث کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: و هامش المسند، 152/2؛ وتحفة الأحوذي 298/6؛ و صحيح سنن الترمذي 227/2؛ و صحيح سنن ابن ماجه 21/1؛ و هامش السنن ص 56؛ و هامش الإحسان 404/1.)

❷ تحفة الأحوذي 298/6.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اَللّٰہُ أَکْبَرُ! معاملہ کس قدر سنگین ہے!

ربِّ کریم ہمیں ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

## 10: مسلمان کے عہد و امان کو توڑنا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے:

"وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ، یَسْعٰی بِھَآ أَدْنَاھُمْ.

فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَآئِکَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ.

لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ." ❶

["مسلمانوں کی امان ایک (جیسی) ہے۔ اسے سب سے کم مرتبہ والا شخص دیتا (یعنی دے سکتا) ہے۔ پس جس شخص نے کسی مسلمان کے (دیئے ہوئے) عہد و امان کو توڑا، اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ روزِ قیامت اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی، نہ نفلی عبادت۔"]

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"وَ الْمَعْنٰی أَنَّ ذِمَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ سَوَآءٌ، صَدَرَتْ مِنْ وَّاحِدٍ أَوْ أَکْثَرَ، شَرِیْفٍ أَوْ وَضِیْعٍ. فَإِذَآ أَمِنَ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَافِرًا وَّأَعْطَاهُ ذِمَّةً لَّمْ یَکُنْ لِّأَحَدٍ نَقْضُهٗ، فَیَسْتَوِيْ فِيْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ، وَ الْحُرُّ وَ الْعَبْدُ، لِأَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ." ❷

["معنٰی (یہ) ہے، کہ بے شک مسلمانوں کی (عطا کردہ) امان کی حیثیت ایک (جیسی) ہے، خواہ یہ امان ایک شخص کی جانب سے ہو، یا زیادہ (اشخاص) کی

---

❶ صحیح البخاري، کتاب الفرآئض، باب إثم من تبرأ من موالیه، جزء من رقم الحدیث 6755، 42-41/12؛ و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعآء النبي صلی اللہ علیہ وسلم ......، جزء من رقمي الروایتین 467-(1370)؛ و 468-(......) 2/995-999. الفاظِ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

❷ فتح الباري 86/4. نیز ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح 609/5.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرف سے، عالی مرتبت شخص کی جانب سے یا کم تر حیثیت والے کی طرف سے۔ جب کوئی ایک مسلمان کسی کافر کو عہد و امان دے دے، تو کسی بھی (مسلمان) کے لیے اُسے توڑنا جائز نہیں۔ امان دینے میں مرد و عورت اور آزاد وغلام سب یکساں ہیں، کیونکہ (تمام) مسلمان ایک جان کی مانند ہوتے ہیں۔‘‘]

## 11: قصاص لینے میں رکاوٹ بننا:

حضراتِ ائمہ ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَا ❶ أَوْ رِمِّيَا تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بِعَصَا، فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَأٍ.

وَ مَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِهِ.

فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ.‘‘❷

---

❶ (عِمِّيَا): [عین] کی زیر، [میم] کی زیر اور شدّہ کے ساتھ۔ (ملاحظہ ہو: شرح السيوطي على سنن النسائي 39/8). مراد یہ ہے، کہ ایسی صورت میں قتل ہو، کہ قاتل اور قتل کیے جانے کی کیفیت واضح نہ ہو۔ (ملاحظہ ہو: شرح الطيبي 2471/8). نیز ملاحظہ ہو: شرح السنة 220/10).

❷ سنن أبي داود، كتاب الديات، باب من قتل في عميا بين قوم، رقم الحديث 4528، 182/12؛ و سنن النسائي، كتاب القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، 39/8-40؛ و سنن ابن ماجه، أبواب الديات، من حال بين ولي المقتول و بين القود أو الديّة، رقم الحديث 2667، 102/2. (ط: بتحقيق د. الأعظمي). حافظ ابن حجر نے اس کی [سند کو قوی] اور شیخ البانی نے اس [حدیث کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ المرام ص 248؛ و صحيح سنن أبي داود 867/3؛ و صحيح سنن النسائي 992/3؛ و صحيح جامع الصغير و زيادته، 336/5). الفاظِ حدیث سنن النسائي کے ہیں۔
نوٹ: اس بارے میں قدرے تفصیل کتاب ’’فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے‘‘ صفحات 133-136 میں ملاحظہ فرمایئے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''جو شخص بلوے میں مارا گیا یا آپس میں پتھر یا لکڑی یا چھڑی سے مارا گیا، تو اُس کی دیت، قتل خطا کی دیّت ہے۔
اور جس نے عمداً قتل کیا، تو اُس سے قصاص لیا جائے گا۔
پس جو شخص اس (یعنی قاتل) سے اس (یعنی قصاص) کے لینے میں رکاوٹ بنے، تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔
اُس کی فرض عبادت قبول ہوگی، نہ نفلی عبادت۔'']

## 12: نشے میں ہونا:
## 13: خاوند کی نافرمانی:
## 14: مالک سے فرار:

دو حدیثیں:

i: امام طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ثَلَاثٌ لَّا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَّ لَا تَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَسَنَةٌ:
اَلسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحٰى،
وَ الْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا،
وَ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَضَعُ يَدَهُ فِيْ يَدِ مَوَالِيْهِ.''[1]

[''تین اقسام کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ اُن کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتی ہے:

---

[1] مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب حق الزوج على المرأة، 313/4. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے طبرانی نے (المعجم) الأوسط میں روایت کیا۔ اس میں محمد بن عقیل ہے، جس کے [ضعف] کے باوجود اس کی [حدیث حسن] ہے اور [دیگر راویان ثقہ] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 313/4).



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



نشے والا، یہاں تک کہ وہ ہوش میں آئے،
ایسی عورت، جس کا شوہر اس پر ناراض ہو
اور مفرور غلام، یہاں تک کہ وہ پلٹ کر اپنا ہاتھ اپنے مالکوں کے ہاتھ میں دے دے۔ (یعنی خود کو اُن کے حوالے کر دے)۔'']

ii: امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِثْنَانِ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا رُؤُوسَهُمَا:
عَبْدٌ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ،
وَ الْمَرْأَةُ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَرْجِعَ." [1]

[''دو قسم کے لوگوں کی نماز اُن کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتی:
اپنے مالکوں سے مفرور غلام، یہاں تک کہ وہ اُن کے ہاں پلٹ کر نہ چلا جائے اور خاوند کی نافرمانی کرنے والی عورت، یہاں تک کہ وہ (اُس کے پاس) لوٹ جائے۔'']

## پانچ تنبیہات:

پہلی تنبیہ: خاتون خاوند کی نافرمانی کرتے ہوئے تب گناہ گار ہے، جب اُس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اگر حکم ہی شریعت کے خلاف ہو، تو اس حکم کی اطاعت خاتون پر سرے سے ہے ہی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی بات کی اطاعت بالکل نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ. إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ." [2]

---

[1] مجمع الزوائد 313/4. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے طبرانی نے [المعجم] الصغیر اور [الأوسط] میں روایت کیا ہے اور اس کے [راویان ثقہ] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 313/4).

[2] متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب أخبار الآحاد جزء من رقم الحدیث 7257، 233/13، عن علي رضی اللہ عنہ؛ و صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غیر معصیة، و تحریمها في المعصیة، جزء من رقم الحدیث 39-(1840)، 1469/3 عن علي رضی اللہ عنہ. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[ ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (والی بات) کی (بالکل) اطاعت نہیں۔ بے شک تابعداری تو بھلائی (کی بات) ہی کی ہے۔'' ]

ایسی صورت میں خاوند اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دینے کی بنا پر گناہ گار ہوگا، بیوی اس کا حکم نہ ماننے پر گناہ گار نہیں ہوگی۔

دوسری تنبیہ: شوہر کے بلانے کے باوجود بستر سے دُور رہنے پر عورت تب گناہ گار ہے، جب دُور رہنے کا شرعی عذر نہ ہو۔ شرعی عذر کی موجودگی میں خاتون پر گناہ نہیں، بلکہ مرد کی ذمہ داری ہے، کہ وہ شرعی عذر کا لحاظ رکھے۔

علامہ نووی نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے۔ ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

''مرد جب بھی چاہے، اُسے عورت پر حق ہے، لیکن (شرط) یہ ہے، کہ عورت کو ضرر نہ پہنچائے یا کسی فریضہ کی ادائیگی میں اس کے لیے رکاوٹ نہ بنے۔ بیوی کی بھی ذمہ داری ہے، کہ وہ اپنے شوہر کی رغبت کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔'' ❷

## تیسری تنبیہ: خاوند کے خلافِ شریعت احکامات کی تین مثالیں:

اس قسم کی تین مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

خاوند کے خلافِ شریعت کام کی خاطر بلانے کی صورت میں خاتون کا جانا اور خاوند کا بلانا، دونوں ہی ناجائز ہیں۔

### پہلی مثال: حائضہ سے جماع کے لیے بلانا:

خاوند کا مخصوص ایام میں بیوی کو ازدواجی تعلقات کے لیے بلانا ناجائز اور حرام ہے۔

بیوی کا اس کے بلانے پر جانا گناہ اور جرم ہے۔

دو دلیلیں:

حالتِ حیض میں ازدواجی تعلقات کی ممانعت پر دلالت کرنے والی دو دلیلیں ذیل

---

❶ ملاحظہ ہو: شرح النووي 7/10. ❷ ملاحظہ ہو: السياسة الشرعية ص 123.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں ملاحظہ فرمائیے:

i: ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ﴾ ❶

[امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ:

''بے شک یہودیوں میں کسی عورت کو حیض شروع ہوتا، (تو) وہ اسے گھر سے نکال دیتے۔ اس کے ساتھ کھانا پینا اور رہنا چھوڑ دیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے (آیتِ کریمہ) نازل فرمائی:

﴿وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ﴾

ترجمہ: [اور وہ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: وہ (سراپا) گندگی ہے، سو حالتِ حیض میں خواتین سے الگ رہو]...... آخر آیت تک۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، وَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ.'' ❷

[''اُن (حیض والی خواتین) کے ساتھ گھروں میں سکونت اختیار کیے رکھو۔ اُن کے ساتھ ہر چیز کرو (یعنی حسبِ سابق معاملہ جاری رکھو) سوائے ازدواجی تعلقات کے۔'']

ii: امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا:

---

❶ سورة البقرة / جزء من الآية 222. ترجمہ بعد میں ذکر کیا جا رہا ہے۔ إن شآء اللہ تعالیٰ۔

❷ سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في إتيان الحائض و مباشرتها، جزء من رقم الحديث 2165، 145/6-146؛ و جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، سورة البقرة، جزء من رقم الحديث 3160، 255/8. الفاظِ حدیث سنن أبي داود کے ہیں۔ امام ترمذی نے اسے [حسن صحيح] اور شیخ البانی نے [صحيح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 256/8؛ و صحيح سنن الترمذي 27/3).



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



"اے اللہ تعالیٰ کے رسول - ﷺ -! میں ہلاک ہو گیا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟"

عرض کیا:

"میں اپنے گھر (والی) کی اگلی جانب پچھلی طرف سے آیا۔"

رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا۔"

انہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا:

"فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةُ:

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ❶

أَقْبِلْ وَ أَدْبِرْ وَ اتَّقِ الدُّبُرَ وَ الْحَيْضَةَ ." ❷

تو رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

ترجمہ: [تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو، آؤ]۔

"اگلی جانب سے آؤ، پچھلی جانب سے، پیٹھ سے بچو اور حیض سے (یعنی حیض کے دنوں میں ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو)۔"]

مذکورہ بالا دونوں دلیلیں واضح اور دوٹوک انداز میں اس بات پر دلالت کرتی ہیں، کہ حیض کے دنوں میں ازدواجی تعلقات جائز نہیں۔ اس لیے ان دنوں میں اس غرض سے خاوند کو بلانے کا حق ہے نہ اجازت۔ شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خاوند کے بلانے پر بیوی کو اس کے ہاں جانے کی قطعی طور پر اجازت نہیں۔ اگر وہ جائے گی، تو گناہ گار اور مجرم ہو گی۔

---

❶ سورة البقرة / جزء من الآية 223.

❷ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، سورة البقرة، رقم الحديث 3164، 8/258-259. امام ترمذی نے اسے [حسن] کہا ہے اور شیخ البانی نے اُن کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 8/259؛ و صحيح سنن الترمذي 3/28).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## دوسری مثال: دبر میں جماع کی خاطر بلانا:

اس مقصد کی خاطر بلانا اور بیوی کا جانا حرام ہے۔ خاوند بلانے کی وجہ سے اور بیوی جانے کے سبب، دونوں مجرم اور گناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اس بارے میں متعدد احادیث میں سے تین ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

i: حضراتِ ائمہ احمد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ."

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

"لَا تَأْتُوا النِّسَآءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ."[1]

[''بے شک اللہ تعالیٰ حق (بات بیان کرنے سے) نہیں شرماتے۔''

(آنحضرت ﷺ نے یہ بات) تین مرتبہ فرمائی۔

''عورتوں کی دبر (پیٹھ) میں نہ جاؤ (یعنی اس میں جماع نہ کرو)۔'']

ii: امام ابوداود نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَلْعُوْنٌ مَّنْ أَتَى امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا."[2]

---

[1] المسند، رقم الحديث 21854، 177/36؛ و السنن للإمام ابن ماجه، أبواب النكاح، رقم الحديث 1924، ص 327؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، رقم الحديث 4198، 9/512-513. الفاظِ حدیث ابن ماجہ کے ہیں۔ شیخ البانی نے ابن ماجہ اور ابن حبان اور شیخ ارناؤوط نے ابن حبان کی روایت کو [صحیح] اور شیخ عصام نے ابن ماجہ کی روایت کو [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه 324/1؛ و صحيح موارد الظمآن 521/1؛ و هامش الإحسان 513/9؛ و هامش السنن ص 327).

[2] سنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود)، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، رقم الحديث 2162، 140/6. شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 406/2).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''عورت کی دبر میں (جماع کی غرض سے) آنے والا لعنتی ہے۔'']

iii: امام ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا.'' ❶

[''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھیں گے، جس نے اپنی خاتون کی دبر میں جماع کیا۔'']

## تینوں احادیث کے متعلق چار باتیں:

1: روزِ قیامت [ایسے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ کے نہ دیکھنے سے] مراد [رحمت کی نظر سے] دیکھنے کی نفی ہے۔ ❷

## 2: محدّثین کے ان احادیث پر تحریر کردہ عنوانات:

ا: امام ابن ماجہ نے پہلی اور تیسری حدیث حسبِ ذیل عنوان کے تحت روایت کی ہیں:

[بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ] ❸

[عورتوں کی پیٹھوں (دبروں) میں آنے کی ممانعت کے متعلق باب]

ب: امام ابن حبان نے پہلی حدیث پر حسبِ ذیل باب لکھا ہے:

[ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ] ❹

❶ السنن للإمام ابن ماجه، أبواب النكاح، رقم الحديث 1923، ص 326. حافظ بوصیری نے اس کی [سند کو صحیح اور راویان کو ثقہ] اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مصباح الزجاجة 338/1؛ و هامش السنن ص 326). امام ابن حبان نے اسی مضمون کی دو روایتیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، رقمي الحديثين 4203 و 4204، 517/9 و 518/9). شیخ ارناؤوط نے ان دونوں کی [سندوں کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان 517/9 و 518/9). رقم الحديث 4203، و رقم الحديث 4204.

❷ ملاحظہ ہو: إنجاز الحاجة 314/6.

❸ السنن ص 326.

❹ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، باب النهي عن إتيان النسآء في أعجازهن، 512/9.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[خواتین کے پچھلے حصوں میں آنے پر ڈانٹ ڈپٹ کا ذکر]

3: تیسری حدیث کی شرح میں شیخ جانباز لکھتے ہیں:

"وَ الْحَدِيْثُ فِيْهِ الْوَعِيْدُ الشَّدِيْدُ يَدُلُّ عَلٰى تَحْرِيْمِ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا. وَ هٰذَا مَذْهَبُ الْجَمَاهِيْرِ مِنَ السَّلَفِ وَ الْخَلَفِ وَ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ وَ الْمُحَدِّثِيْنَ مُسْتَدِلِّيْنَ بِحَدِيْثِ الْبَابِ وَ نَحْوِهٖ مِنَ الْأَدِلَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى تَحْرِيْمِ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا." 1

[''حدیث میں نہایت سخت وعید ہے، جو کہ عورت کی پشت میں جماع کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ (اس) باب کی حدیث اور عورت کی پیٹھ میں جماع کی حرمت پر دلالت کرنے والے دیگر دلائل کی روشنی میں متقدمین و متاخرین کے بڑے گروہوں، شہروں کے فقہاء اور محدثین کا یہی مذہب ہے۔'']

4: نبی کریم ﷺ کے منع کرنے کے باوجود اپنی بیوی کے پچھلے حصے میں آنے والا کس قدر بدنصیب ہے، کہ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیے جانے والے نبی رحمت ﷺ اس پر لعنت کریں اور روزِ قیامت ارحم الراحمین رب العالمین کی نظرِ شفقت سے محروم قرار پائے!

اے اللہ کریم! ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس بدبختی سے ہمیشہ محفوظ رکھنا۔ آمِیْنَ یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

## تیسری مثال: شرم گاہ بیوی کے منہ میں ڈالنے (Oral Sex) کی خاطر بلانا:

یہ سراسر حیوانیت اور درندگی، بلکہ...... بعض اہلِ علم کے بقول...... اس کا وجود حیوانات اور وحشی درندوں میں بھی دیکھا، سُنا نہیں گیا۔

اس بُرے کام کی قباحت اور سنگینی تصور کرنے کی خاطر حسبِ ذیل پانچ باتیں ملاحظہ فرمائیے:

---

1 إنجاز الحاجة 314/6. اس بارے میں مدلل، مفصل اور نہایت زوردار گفتگو کے لیے ملاحظہ فرمائیے: (شرح الحافظ ابن قیم الجوزیة لسنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود)، 140/6-145).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



1: امام ترمذی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ." ❶

["یقیناً نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا، کہ آدمی اپنی شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھوئے۔"]

جب [شرم گاہ] کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت ہے، تو کیا اسے بیوی کے منہ میں ڈالنے اور رکھنے کی اجازت ہوگی؟

2: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، (کہ بے شک انہوں نے بیان کیا):

"یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُّدْخِلَهَا فِي وَضُوْئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ." ❷

["اور جب تم میں کوئی ایک اپنی نیند سے بیدار ہو، تو وہ وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھولے، کیونکہ تم میں سے ایک نہیں جانتا، کہ اُس (کے ہاتھ) نے رات کہاں بسر کی۔"]

صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

"فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا." ❸

["وہ تین دفعہ ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے۔"]

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جآء في كراهية الاستنجآء باليمين، رقم الحديث 15، 64/1. امام ترمذی نے اسے [حسن صحیح] اور شیخ البانی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 65/1؛ و صحيح سنن الترمذي 7/1).

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا، جزء من رقم الحديث 162؛ 263/1؛ و صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي ، وغيره يده المشكوك فيها في الإناء قبل غسلها ثلاثا ، رقم الحديث 87-(278)، 233/1. الفاظ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

❸ المرجع السابق 96/2-97.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



علامہ نووی نے صحیح مسلم کی حدیث حسبِ ذیل عنوان کے تحت ذکر کی ہے:

[بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّيءِ، وَغَيْرِهٖ، يَدَهُ الْمَشْكُوْكَ فِي نَجَاسَتِهَا، فِي الْإِنَاءِ، قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا]. ❶

[وضو کرنے والے اور اس کے علاوہ کسی کے اپنے مشکوک نجاست والے ہاتھ کو تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنے کی کراہت کے متعلق باب]۔

امام احمد بن حنبل نے بیان کیا:

"إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِي وَضُوْءِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّغْسِلَهَا، فَأَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَآءَ." ❷

[''جب رات کی نیند سے اٹھے اور اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے وضو کے برتن میں ڈال دے، تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ (بات) یہ ہے، کہ وہ (اس برتن میں موجود) پانی کو انڈیل دے۔'']

جس چیز کو دورانِ نیند بے خبری میں ہاتھ کے چھو جانے سے، ہاتھ کے نجس ہونے کا اندیشہ اس قدر ہو، کہ اسے پانی کے برتن میں ڈالنے کی ممانعت ہو اور ہاتھ کے اس میں ڈال لینے پر پانی کے انڈیل دینے کی تلقین ہو، کیا اُسی چیز کو خاوند کے [حقِ زوجیت] کے نام پر بیوی کے منہ ڈالنا اور رکھنا جائز ہوگا؟

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

3: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، (کہ بے شک انہوں نے بیان کیا):

''یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، 233/1.

❷ جامع الترمذي، أبواب الطھارۃ، باب ما جاء إذا استیقظ أحدکم من منامه ......، 92/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ، حَتَّى يَتَوَضَّأَ." ❶

["جو شخص اپنی شرم گاہ (آلۂ تناسل) کو چھوئے، تو وہ وضو کیے بغیر نماز نہ پڑھے۔"

جس چیز کے محض چھونے سے وضو باقی نہ رہے، اسے بیوی کے منہ میں ڈالنے اور رکھنے کی اجازت ہوگی؟

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

4: شرم گاہ بیوی کے منہ میں ڈالنے کی صورت میں حسب ذیل تین احتمالات ہوتے ہیں، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا:

ا: مرد کی مذی کا نکلنا:

اس کے حوالے سے ذیل میں چار باتیں ملاحظہ فرمائیے:

(i): [مذی] وہ سفید پتلا لیس دار پانی ہوتا ہے جو چھیڑ چھاڑ، ازدواجی تعلقات کی یاددہانی یا اُن کے ارادے کے وقت مرد کی شرم گاہ سے خارج ہوتا ہے۔ کتنی ہی مرتبہ اس کے نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ ❷

(ii): نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے، کہ ہر مذکر شخص [مذی] خارج کرتا ہے۔ ❸

(iii) آنحضرت ﷺ نے [مذی] کے خارج ہونے پر شرم گاہ کو دھونے اور مکمل وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ ❹

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، رقم الحديث 82، 227/1؛ و السنن للإمام ابن ماجه، أبواب الطهارة و سننها، باب الوضوء من مسّ الذكر، رقم الحديث 479، ص 114. الفاظ حدیث جامع الترمذی کے ہیں۔ اسے حضراتِ ائمہ احمد، یحییٰ بن معین، ترمذی، شیخ مبارک پوری، شیخ البانی اور شیخ عصام نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي 229/1؛ و تحفة الأحوذي 229/1؛ و صحيح سنن الترمذي 26/1؛ و هامش السنن ص 114.)

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري 379/1.

❸ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "كُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي." ملاحظہ ہو: سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المذي، جزء من رقم الحديث 208, 247/1 شیخ البانی نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 42/1).

❹ ملاحظہ ہو: المسند، جزء من رقم الحديث 219/2,868. اس کی [سند صحیح] ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 219/2. (ط: الرسالة). اسے حضراتِ ائمہ ابوداود، البزّار، نسائی اور ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 219/2).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اگلے پچھلے تمام علمائے اُمت کا اس [مذی] کے نکلنے پر وضو کے واجب ہونے پر اتفاق ہے۔ ❶

(iv): علامہ طحاوی نے [مذی] نکلنے پر شرم گاہ دھونے کے ارشادِ نبوی ﷺ سے اس کی نجاست پر استدلال کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے اسے درست اور بجا قرار دیا ہے۔ ❷

علامہ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"لَا رَيْبَ أَنَّ الْمَذْيَ نَجِسٌ يُغْسَلُ الذَّكَرَ مِنْهُ." ❸

["بے شک منی کے نجس ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس (کے خارج ہونے) سے شرم گاہ کو دھویا جائے گا۔"]

شرم گاہ کو بیوی کے منہ میں ڈالنے کی صورت میں کون ضمانت دے سکتا ہے، کہ بیوی کے منہ میں [مذی] خارج نہیں ہوگی، جس کے نکلنے پر شرم گاہ کو دھونا اور مکمل وضو کرنا ہے اور جس کی نجاست پر علمائے اُمت کا اجماع ہے۔

کیا اس کے بعد بھی بیوی کے منہ میں شرم گاہ ڈالنے پر اصرار کرنے اور بیوی کو اس پر مجبور کرنے والا شخص [شوہر] کے قابلِ احترام لقب کا حق دار رہتا ہے؟

ب: منی کا نکلنا:

شرم گاہ کے بیوی کے منہ میں ڈالنے کی حالت میں اس بات کا قوی احتمال ہوتا ہے، کہ شہوت کی شدّت کی وجہ سے منہ ہی میں منی خارج ہو جائے۔

کتاب وسنت کی روشنی میں منی کے متعلق حسبِ ذیل چھ باتیں ملاحظہ فرمائیے:

i: اللہ تعالیٰ نے اسے [مَآءٍ مَّهِينٍ] قرار دیا ہے۔ ❹

---

❶ ملاحظہ ہو: صحیح ابن خُزَیمہ، کتاب الوضوء، 14/1 نیز ملاحظہ ہو: الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الطھارة، باب نواقض الوضوء، 383/3.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري 381/1.

❸ عون المعبود 247/1.

❹ سورة المرسلات/ الآیة 20 میں ہے: ﴿أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ﴾ ترجمہ: [کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟]



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حضراتِ مفسرین نے اس کی تفسیر میں نہایت کمزور گھٹیا ❶، نہایت گندا نطفہ ❷، بے حقیقت پانی ❸، بے قدر پانی ❹، ذلیل پانی (منی) ❺ لکھا ہے۔

ii: بصورتِ جنابت سونے سے پیشتر شرم گاہ کو دھونے اور وضو کرنے کا حکمِ نبوی ﷺ ❻

iii: بحالتِ جنابت کھانا تناول کرنے اور سونے سے پیشتر آنحضرت ﷺ کا وضو کرنا ❼

iv: حالتِ جنابت میں آنحضرت ﷺ قرآن مجید پڑھتے ❽ نہ پڑھاتے۔ ❾

v: جنبی کے لیے مسجد میں داخلے کی ممانعت ❿

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي 159/20. نیز ملاحظہ ہو: أشرف الحواشي ص 692؛ و قرآن کریم مع تفسیر ثنائی ص 701؛ و ترجمان القرآن (شيخ الحديث محمد عبده) 555/3.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود 79/9.

❸ ملاحظہ ہو: اشرف الحواشي ص 692.

❹ ملاحظہ ہو: القرآن الكريم و ترجمة معانيه و تفسيره إلى اللغة الأردية ص 771؛ و معارف القرآن 640/8.

❺ أحسن البيان ص 761.

❻ ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحديث 627، 61/2؛ و بلوغ المرام، ص 39. امام ترمذی نے اسے [حسن]، امام ابن حبان نے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص 39؛ وهامش المسند 61/2).

❼ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام، رقم الحديث 290، 293/1؛ و صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب، ......، رقم الحديث 25۔(305)، 249/1، نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق، رقم الحديث 22۔(305)، 248/1.

❽ ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحديث 1011، 294/2، و سنن أبي داود (مع العون)، كتاب الطهارة، باب في الجنب يقرأ القرآن، رقم الحديث 226، 262/1-263. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 294/2). نیز دیکھیے: عون المعبود 263/1.

❾ اس بارے میں حدیث کو حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ المرام، كتاب الطهارة، باب الغسل و حكم الجنب، رقم الحديث 114، ص 41. (ط: دار الفيحاء و دار السلام)، شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس حدیث کی [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحديث 627، 61/2، وهامش المسند 61/2).

❿ دیکھیے: سورة النساء/ الآية 43؛ و تفسير ابن كثير 549۔ 550.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## vi: غسل جنابت کی فرضیت ❶

کیا وہ مرد جو اپنی بیوی کے ساتھ ایسا عمل کرنے پر اصرار کرے اور اسے اس پر مجبور کرے، جس کے دوران منی کے خاتون کے منہ میں گرنے کا احتمال ہو، کسی احترام کے قابل رہ جاتا ہے؟

### ج: پیشاب کے قطروں کا نکلنا:

شرم گاہ کو بیوی کے منہ میں ڈالنے کی صورت میں، اُس کے منہ میں پیشاب کے قطرے گرنے کا احتمال ہوتا ہے۔ پیشاب کے قطرے گرنے کے مرض میں مبتلا مرد میں یہ احتمال مزید بڑھ جاتا ہے۔

پیشاب کے حوالے سے احادیثِ شریفہ کی روشنی میں چار باتیں حسبِ ذیل ہیں:

(i): پیشاب کا نجس ہونا

(ii): اس کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا کبیرہ گناہ ہونا

(iii): اس کا عذابِ قبر کا سبب ہونا ❷

(iv): ساکن پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب إذا احتلمت المرأۃ، رقم الحدیث 282، 388/1؛ وصحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی منها، رقم الحدیث 29۔ (310)، 250/1.

❷ مذکورہ بالا تینوں باتوں کے متعلقہ دیکھئے:

صحیح البخاري، کتاب الوضوء، رقم الحدیث 216، 317/1؛ و صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم الحدیث 111 (292)، 240/1-241.

امام بخاری کا اس حدیث پر قائم کردہ باب کا عنوان:

[پیشاب سے نہ بچنے کے کبیرہ گناہوں میں سے ہونے کے متعلق باب]

امام نووی کا صحیح مسلم میں تحریر کردہ عنوان:

[پیشاب کے نجس ہونے اور اس سے بچاؤ کے واجب ہونے کے متعلق باب]

❸ اس حوالے سے ملاحظہ فرمائیے:

صحیح البخاري، کتاب الوضوء، رقم الحدیث 239، 346/1، و صحیح مسلم، کتاب الطهارة، أرقام الحدیث 94۔ (281)، 95۔ (282)، 96 (......)، 235/1.

امام بخاری کا اس حدیث پر عنوان:

[''تم رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو'' کے متعلق باب]

امام نووی کا صحیح مسلم کی روایات پر عنوان:

[ساکن پانی میں پیشاب (کرنے) کی ممانعت کے متعلق باب]



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قابل غور بات یہ ہے، کہ جب پیشاب کی نجاست اس قدر شدید ہو، کہ اس کے چھینٹوں سے بدن اور کپڑوں کے بچاؤ میں کوتاہی کبیرہ گناہ اور عذابِ قبر کا ایک سبب ہو اور ساکن پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ہو، تو کیا ایسا عمل کرنے کی رخصت ہوگی، جس میں اس کے قطرے بیوی کے منہ میں گرنے کا احتمال ہو؟

کیا اس کرتوت پر بیوی کو مجبور کرنے والا شخص [شوہر] کے قابلِ عزت اعزاز کا مستحق رہے گا؟

5: شرم گاہ کو بیوی کے منہ میں ڈال کر جنسی تسکین حاصل کرنے کی صورت میں متعدد جنسی امراض میں مبتلا ہونے کے شدید خطرات ہوتے ہیں۔

غیر مسلم ماہرینِ طب نے ان خطرات کی واضح طور پر نشان دہی کی ہے۔ اسی حوالے سے U.S.National library of Infectious Diseases Medicine ❶ کی طرف سے شائع کردہ میگزین [Journal of Global Infectious Diseases IS] میں [Oral sex, Oral Health and Orogenital Infections] کے عنوان سے شائع کردہ تحقیقاتی مقالہ سے نقل کردہ حسب ذیل چار اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:

(i): ''نوجوان تو سمجھتے ہیں، کہ اورل سیکس (Oral Sex) عام جنسی تعلقات (vaginal Sex) سے بہت زیادہ محفوظ ہے، لیکن درحقیقت یہ مہلک جھوٹ ہے۔ اگرچہ اورل سیکس کا نتیجہ حمل تو نہیں، (مگر) اس طرح کے جنسی تعلقات کے سبب [منتقل ہونے والی جنسی بیماریاں] (S.T.IS) ہیں۔ اورل سیکس کے عادی نوعمر اور بالغ لوگوں کو یہ جاننے کی ضرورت ہے، کہ اورل سیکس متعدد [منتقل ہونے والی جنسی بیماریوں] (S.T.is) بشمول HIV/ایڈز کے ساتھ مربوط ہے۔ سفلس (سوزاک) (Syphilis)، گونوریا (آتشک) (Gonorrhea) اور ہرپز (herpes) ❷ (بیماریوں) کی منتقلی کے لیے اورل سیکس ایک فعّال ذریعہ ہے۔ (H.I.V) ایڈز، (Chamydia) ❸ اور (H.P.V) (کی جنسی

❶ قومی متحدہ ریاستوں (امریکہ) کی قومی لائبریری برائے علاج۔

❷ وائرس کے ذریعہ پھیلنے والی ایک جنسی مرض۔

❸ ہوسٹلز میں رہنے والے نوجوان لڑکے لڑکیوں میں ایک بہت منتشر جنسی بیماری۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بیماریاں) بھی اورل سیکس کے ذریعہ منتقل ہو سکتی ہیں۔'' ❶

ii: سرجن جنرل ❷ کی [اندرون منہ کی صحت] کے حوالے سے رپورٹ میں [اندرون منہ اور عام صحت] کے باہمی تعلق کو تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اسی میں ہے:

''[انسانی جسم کے نظام سے متعلق بیماریوں] کے لیے منہ داخلی راستے کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ انسان کے (بیماریوں کے مقابلے میں) دفاعی نظام کو بدلنے اور متاثر کرنے والی مختلف نوعیت کی بیماریوں کے لیے داخلے کا راستہ بنتا ہے۔ منہ کا اندرونی حصہ کم از کم چھ سو مختلف اقسام کے جراثیم کا گھر بننے کی استعداد رکھتا ہے اور کسی بھی آنے والے مریض میں ایک سو پچاس سے زیادہ مختلف جراثیم کی اقسام موجود ہو سکتی ہیں۔ دانت کی سطحیں اپنے اوپر بننے والے سیاہ چھلکوں پر ایک ارب جراثیم رکھ سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے، کہ اندرونِ منہ کی دیکھ بھال نہ تو جراثیم کے دباؤ کو کم کرے اور نہ ہی درد اور اندرونی بیماریوں میں تخفیف کر سکے] ❸

iii: [اورل سیکس کے دوران مختلف حرکات کے نتیجے میں منہ سے خارج ہونے والی رطوبتوں اور شرم گاہ سے خارج ہونے والے مختلف قسم کے مادوں اور رطوبتوں کا براہِ راست

---

❶ اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

" While the youth consider oral sex much safer than vaginal sex, this is a perilous fallacy. Although pregnancy is not an outcome of oral sex, sexually transmitted infections (S.T.Is) are. Teen and the adults who involve in oral sex need to know that oral sex is associated with several S.T.Is, including H.I.V. Oral sex is an efficient mode of transmission for syphilis, gonorrhea and herpes. H.I.V, Chlamydia and H.P.V can also be transmitted through oral sex." (Page 2/14) Forwarded by: Rijiv Saini, Santosh Saini and Sugundha Sharma.

❷ [Surgen General] بیشتر ملکوں میں فوج کے ڈاکٹروں کے سربراہ کا منصب۔

❸ "Mouth acts as a window to lot of systemic diseases and serves as a port of entry of the various infections that can alter and effect the immune status of the person. The oral cavity has the potential to harbor at least 600 different bacterial species, and in any given patient; more than 150 species may be present: Surfaces of tooth can have as many as billion bacteria in its attached bacterial plaque and oral care may not only reduce the microbial load of the mouth but the risk for pain and oral infections as well. (Page 2/14).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



منہ کے اندر چلے جانے سے مختلف بیماریوں کا احتمال انتہائی واضح ہے۔] ❶

iv: [منہ کے خلا میں متعدد ذرائع بیماریوں کے خون کے بہاؤ میں داخلے کے لیے راستے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ جب منہ یا ہونٹوں پر کوئی زخم یا پھنسی موجود ہو یا دانتوں سے خون آتا ہو، تو اورل سیکس کے ذریعے منتقل ہونے والی بیماریوں کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں کیونکہ ایسی صورت میں وائرس براہِ راست خون میں شامل ہو کر مہلک بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں] ❷

مذکورہ بالا گفتگو کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے، کہ

اس مقصد کی خاطر خاوند کو بلانے کی قطعاً اجازت نہیں اور بیوی کا اس کے بلانے پر جانا ناجائز اور حرام ہے۔ خاوند بلانے پر اور بیوی جانے پر، دونوں ہی گناہ گار اور مجرم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ایسے شوہروں کو عقل و ہدایت عطا فرمائیں اور خواتین کو اس ابتلاء، امتحان اور عذاب سے ہمیشہ محفوظ رکھیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

## خاوند کی جانب سے مجبور کرنے پر بیوی کا طرزِ عمل:

مذکورہ بالا تینوں صورتوں میں خاوند کے اصرار و تکرار اور مجبور کرنے کے باوجود شریعت کے خلاف بات میں بیوی کے لیے اس کا حکم ماننا جائز نہیں۔ خالق جل جلالہ کی نافرمانی کر کے مخلوق میں سے کسی کی بھی تابعداری کی اجازت نہیں۔

خاتون اچھے طریقے سے خاوند کو سمجھائے۔ اگر کامیابی نہ ہو، تو کنبہ والوں کے ذریعہ

---

❶ [In various acts of oral sex there is risk of infection since saliva, pre-gum, semen, vaginal secretions and menstrual blood can get into the mouth.] (Page 3/4)

❷ ["The various channels in oral cavity that serve as gateway of entry of infection from oral cavity to blood streem includes any open sores, cuts, abrasions or bleeding gum disease (gignivitis, periodontitis) in the mouth, the virus can get into the systemic circulation"]

نوٹ:......اس مرجع کی فراہمی اور رہنمائی پر اپنے قابلِ احترام دوست اور بھائی پروفیسر ڈاکٹر حافظ خالد فاروق کے لیے شکر گزار اور دُعا گو ہوں۔ اسی سلسلے میں راہنمائی اور تعاون پر اپنے ایک اور قابلِ احترام دوست اور بھائی پروفیسر ڈاکٹر امیر بخش چنا، عزیز القدر حافظ ڈاکٹر عثمان خاں، قابل احترام بھائی اور دوست میاں محمد شفیع اور ان کے صاحب زادے عامر شفیع ایڈووکیٹ اور محترم مولانا رفیق طاہر کے لیے شکر گزار ہوں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَآءِ فِي الدَّارَیْنِ.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسے تنبیہ و تذکیر اور وعظ و نصیحت کی کوشش کی جائے...... اللہ تعالیٰ نہ کریں...... پھر بھی کامیابی نہ ہو، تو بذریعہ عدالت اس کے ساتھ نکاح ختم (فسخ) کروانے کی جدوجہد کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑی ہوئی چیز کا وہی اس سے بہتر بدل عطا فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اِتِّقَآءَ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ." ❶

["یقیناً تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا، مگر اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائیں گے۔"] ❷

چوتھی تنبیہ: شوہر کے بستر سے عورت کے الگ رہنے کو حرام قرار دینا اُن اسلامی تدبیروں میں سے ایک ہے، جس کی غرض و غایت نکاح کے مقصد کو پورا کرنا ہے، تاکہ وہ نگاہ کی پاکیزگی اور شرمگاہ کی حفاظت کا سبب بنے۔ ❸

پانچویں تنبیہ: جو حکم [اَلْعَبْدُ الْآبِقُ] [مفرور غلام] کا بیان کیا گیا ہے، وہی حکم [فرار ہونے والی لونڈی] کا ہے۔ ❹

❀ [نشے کی حالت میں ہونے کا] اعمال کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ ہونے کا ذکر آئندہ صفحات میں بھی...... اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ...... آرہا ہے۔ اس بارے میں کچھ بات اسی موقع پر توفیقِ الٰہی سے کی جائے گی۔

## 15: مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا:

امام ترمذی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ وہ بیان کرتے ہیں:

❶ المسند، جزء من رقم الحديث 20739 عن رجل من أهل البادية ﷺ 342/34. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 342/34).

❷ [أَعْطَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ] کی شرح میں علامہ سندھی لکھتے ہیں: "یعنی دنیا یا آخرت میں۔" (هامش المسند 343/34)

❸ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: "التدابير الواقية من الزنا" ص 145-146.

❹ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح 198/3؛ و تحفة الأحوذي 291/2.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"ثَلَاثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ:
اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ،
وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ، وَ زَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ،
وَ إِمَامُ قَوْمٍ، وَّ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ."❶

["تین (اقسام کے لوگوں) کی نماز اُن کے کانوں سے اوپر نہیں اٹھتی:
مفرور غلام یہاں تک کہ لوٹ آئے،
خاتون، کہ اُس نے ایسی حالت میں رات بسر کی، کہ اُس کا خاوند اُس پر ناراض رہا،
کسی قوم کا امام اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔"]

## حدیث کے حوالے سے تین باتیں:

i: [لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ] سے مراد نماز کا قبول نہ ہونا ہے۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

"وَ هُوَ کِنَایَةٌ عَنْ عَدَمِ الْقَبُوْلِ."❷

["اور وہ عدمِ قبولیت کے لیے کنایہ ہے۔"]

ii: یہ حکم اس صورت میں ہے، کہ جب امام سے نفرت کسی شرعی عیب کی بنا پر ہو۔ اگر صورتِ حال ایسے نہ ہو، تو پھر ملامت امام کی بجائے مقتدیوں پر ہے۔

شیخ ابن الملک نے بیان کیا:

"أَيْ کَارِهُوْنَ لِبِدْعَتِهٖ أَوْ فِسْقِهٖ أَوْ جَهْلِهٖ. أَمَّا إِذَا کَانَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَهُمْ کَرَاهَةٌ وَّ عَدَاوَةٌ بِسَبَبِ أَمْرٍ دُنْیَوِيٍّ، فَلَا یَکُوْنُ لَهٗ هٰذَا الْحُکْمُ."❸

["یعنی اس کی بدعت یا نافرمانی یا جہالت کی بنا پر اُسے ناپسند کرتے ہوں۔ اگر باہمی نفرت اور عداوت کسی دنیوی معاملے کے سبب ہو، تو پھر یہ حکم نہیں ہوگا۔"]

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جآء من أمّ قوما، و هم له كارهون، رقم الحديث 357، 2/290-291. امام ترمذی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے اور شیخ البانی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 2/291؛ و صحيح سنن الترمذي 1/113؛ و صحيح الترغيب و الترهيب 1/328).

❷ منقول از: تحفة الأحوذي 2/291. ❸ منقول از: مرقاة المفاتيح 3/198.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ملا علی قاری لکھتے ہیں:

"(کَارِھُوْنَ): أَيْ: لِمَعْنًی مَذْمُوْمٍ فِيْ الشَّرْعِ، وَإِنْ کَرِھُوْا لِخِلَافِ ذٰلِكَ، فَالْعَیْبُ عَلَیْھِمْ، وَلَا کَرَاھَةَ." ❶

[(اُسے یعنی امام کو) ناپسند کرتے ہیں] مراد یہ ہے، کہ یہ شرعی طور پر قابلِ مذمت بات کی وجہ سے ہو۔ اُس کے برعکس کسی (غیر شرعی) سبب سے ہو، تو عیب اُن میں ہے اور اُس (امام) سے نفرت (درست) نہیں۔"]

iii: یہ بھی کہا گیا ہے، کہ حدیث میں امام سے مراد ظلم کرنے والا حاکم ہے۔

اس صورت میں اس نفرت کا سبب امام کا ظلم ہوگا۔ اگر نفرت امام کی جانب سے شریعت کی پابندی کرنے اور کروانے کی وجہ سے ہو، تو امام قابلِ ملامت نہیں، بلکہ نفرت کرنے والے ہوں گے۔

## 16: خاتون کا مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آنا:

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے عبید نامی ابورُہم کے آزاد کردہ غلام سے روایت نقل کی ہے، کہ

"أَنَّ أَبَا ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَیِّبَةً تُرِیْدُ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ:

"یَا أَمَةَ الْجَبَّارِ! أَیْنَ تُرِیْدِیْنَ؟"

"بے شک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسجد کی طرف جانے والی ایک خوشبو میں رچی بسی خاتون سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا:

["اے جبار (سبحانہ وتعالیٰ) کی باندی! کہاں کا ارادہ ہے؟"]

اُس نے جواب دیا: "اَلْمَسْجِدَ." ["مسجد کا۔"]

انہوں نے کہا: "وَلَہٗ تَطَیَّبْتِ؟"

["اُسی کے لیے تو نے خوشبو لگائی؟"]

❶ مرقاة المفاتیح 198/3.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اُس نے جواب دیا: "نَعَمْ." [''(جی) ہاں۔'']

انہوں نے کہا: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتّٰى تَغْتَسِلَ." ❶

[''پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو کوئی عورت خوب خوشبو استعمال کرے، پھر مسجد کی جانب نکلے، تو غسل کرنے تک اُس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔'']

سنن ابی داوٗد میں ہے:

"حَتّٰى تَرْجِعَ، فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ." ❷

[''یہاں تک کہ وہ لوٹ جائے اور جنابت کا غسل کرے۔'']

یعنی غسلِ جنابت ایسا غسل کرے ❸ مراد یہ ہے...... وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ...... سرتاپا مکمل غسل کرے۔

سبحان اللہ! خاتون کا خوشبو استعمال کر کے باہر نکلنا کس قدر سنگین، مضر اور تباہ کن گناہ ہے!

اللہ تعالیٰ تمام مسلمان خواتین کو اس سے محفوظ فرمادیں۔ آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ!

**دو تنبیہات:**

[خاتون کے خوشبو استعمال کر کے مسجد جانے] کے گناہ کے حوالے سے حسبِ ذیل

---

❶ سنن أبي داود، كتاب الترجّل، باب في طيب المرأة للخروج، رقم الحديث 4168، 153/11-154؛ و السنن لابن ماجه، أبواب الفتن، باب فتنة النسآء، رقم الحديث 4002، ص 652. الفاظِ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 787/2؛ و هامش السنن ص 652.)

❷ سنن أبي داود، جزء من رقم الحديث 4168، 154/11.

❸ ملاحظہ ہو: عون المعبود 154/11.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دو باتیں پیشِ نظر رہیں:

i: یہ گناہ خاتون کی نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بنتا ہے۔ دیگر اعمال کی قبولیت میں حائل ہونے کا ذکر حدیث شریف میں نہیں۔

ii: [اس گناہ کا نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بننا] خاتون کے خوب اچھی طرح غسل کر کے خوشبو کو ختم کرنے تک ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ یہ گناہ نماز کی قبولیت میں رکاوٹ نہیں رہے گا۔ وَ الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ......مبحث چہارم......

# مقبول اعمال کو برباد کرنے والے گناہ

**تمہید:**

کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں، جو پہلے سے قبول شدہ اچھے اعمال کو بھی برباد کر دیتے ہیں۔

امام ابن قیم لکھتے ہیں:

"قرآن پاک، احادیث شریفہ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوتا ہے، کہ ارتداد کے سوا دیگر اعمال سے بھی نیک اعمال کے اکارت ہو جانے کا خطرہ ہے، جیسا کہ نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔" [1]

**دو دلیلیں:**

اس حوالے سے عام دلائل میں سے دو حسبِ ذیل ہیں:

i: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَآ إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾ [2]

ترجمہ: [کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے، کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔ اُس ہی کے لیے اس میں ہر قسم کے کچھ نہ کچھ (دیگر) پھل (بھی) ہوں اور اُسے بڑھاپا آ پہنچے اور اس کے کمزور بچے ہوں، پھر اُسے ایک بگولا آ پہنچے، جس میں ایک آگ ہو، تو وہ بالکل جل جائے۔

[1] منقول از: اشرف الحواشي ص 615، ف 1.

[2] سورة البقرة/ الآية 266.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ تم غور و فکر کرو]۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ شریفہ میں ایسے بوڑھے شخص کی مثال بیان فرمائی، جس نے توفیقِ الٰہی سے اپنی عمر بھر کی کدوکاوش سے کھجوروں، انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں پر مشتمل سرسبز و شاداب باغ بنایا، جس کے لیے پانی کی فراوانی کا یہ عالم تھا، کہ اُس کے نیچے نہریں بہتی تھیں۔ اس بوڑھے شخص کے زیرِ کفالت کمزور اولاد بھی تھی۔ تند و تیز ہوا میں آگ بگولا آیا اور باغ کو خاکستر کر گیا۔ عمر رسیدہ شخص زندگی بھر کے اثاثے اور ذریعہ معاش سے تہی دامن ہو گیا۔ اپنے لیے اور اپنے زیرِ کفالت کنبے کے لیے سرمایہ رہا اور نہ کمانے کا کوئی ذریعہ۔

ربِّ علیم و حکیم نے یہ مثال اس شخص کی کیفیت اور انجام واضح کرنے کی خاطر بیان فرمائی، جو طویل مدت تک اعمالِ صالحہ کرتا رہتا ہے، پھر ایسی نافرمانیوں اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، کہ اس کی تمام نیکیاں اس باغ کی مانند ہو جاتی ہیں، جسے آگ بگولا راکھ کے ڈھیر میں منتقل کر دیتا ہے۔

## آیتِ شریفہ کی تفسیر میں تین بیانات:

آیتِ شریفہ کو اچھی طرح سمجھنے کی خاطر حسبِ ذیل تین بیانات ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام بخاری نے عبید بن عمیر سے روایت کیا، کہ ''عمر بن الخطاب نے لوگوں سے اس آیت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے عرض کیا:

''اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: '' ضَرَبَتْ مَثَلاً لِعَمَلٍ '' ...... ''عمل کے لیے مثال بیان کی ہے۔''

عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: '' لِأَيِّ عَمَلٍ؟ '' ......[ ''کس عمل کے لیے'' ]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: '' لِعَمَلٍ '' ...... ''عمل کے لیے''

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

'' لِرَجُلٍ غَنِيٍّ ، يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الشَّيْطَانَ ،



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



فَيَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيْ ، حَتّٰى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ . " ❶

ترجمہ: [''ایک غنی شخص کے لیے، (جو) اللہ تعالیٰ کی تابع داری کے کام کرتا رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف شیطان بھیجتے ہیں، تو وہ نافرمانی کے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (نافرمانیوں کی وجہ سے) اپنے اعمالِ (صالحہ کے نام ونشان) کو غرق کر دیتا ہے۔'']

ب: امام ابن قیم لکھتے ہیں:

" فَلَوْ فَكَّرَ الْعَاقِلُ فِیْ هٰذَا الْمَثَلِ ، وَجَعَلَهُ قِبْلَتَ قَلْبِهٖ لَكَ فَاهُ وَشَفَاهُ . "

"فَكَذَالِكَ الْعَبْدُ اِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ ، ثُمَّ أَطْبَعَهَا بِمَا يُبْطِلُهَا وَ يُحْرِقُهَا مِنْ مَّعَاصِ اللّٰهِ ، كَانَ كَالْأَعْصَارِ ذِیْ النَّارِ الْمُحْرِقِ لِلْجَنَّةِ الَّتِیْ غَرَسَهَا بِطَاعَتِهٖ وَعَمَلِهِ الصَّالِحِ . "

ترجمہ: [''اگر عقل مند شخص اس مثال میں غور و خوض کرے اور اسے اپنی دلی توجہ کا مرکز بنا لے، تو یہ اس کے لیے کافی و شافی ہوگی۔''

''سو اسی طرح جب بندہ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے کام کرتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ایسے کام کرتا ہے، جو انہیں (یعنی اعمالِ صالحہ کو) برباد کر دیتے اور جلا دیتے ہیں، تو وہ اس تند و تیز ہوا کی مانند ہیں، جس میں ایسی آگ ہو، جو اس کی فرماں برداری اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ تیار کیے ہوئے باغ کو جلا دے۔'']

امام رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

" فَلَوْ تَصَوَّرَ الْعَاقِلُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ بَعْدَ طَاعَتِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى حَقَّ

---

❶ صحیح البخاري ، کتاب التفسیر، باب قوله تعالىٰ : ﴿اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ ..........لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ﴾ ، رقم الحدیث 4538، 8/201-202 باختصار. حدیث کے اختصار میں حافظ ابن رجب کے اختصار سے استفادہ کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري في شرح صحیح البخاري 1/182).



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تَصَوُّرِهٖ ، وَتَأَمَّلَهٗ كَمَا يَنْبَغِي لَمَا سَوَّلَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ...... وَاللّٰهِ...... إِحْرَاقَ أَعْمَالِهِ الصَّالِحَةِ وَإِضَاعَتِهَا ، وَلٰكِنْ لَا بُدَّ أَنْ يَّغِيْبَ عَنْهُ عِلْمُهٗ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ ، وَلِهٰذَا اسْتَحَقَّ الْجَهْلَ ، فَكُلُّ مَنْ عَصَى اللّٰهَ فَهُوَ جَاهِلٌ . " ❶

[ "اگر عقل مند انسان اپنی طاعت گزاری کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے متعلق اس معنی کا کما حقہ تصور کرے اور اس پر ایسے غور و خوض کرے، جیسے کہ حق ہے، تو ...... اللہ تعالیٰ کی قسم...... اس کا نفس اسے اپنے اعمال (صالحہ) کو جلانے اور ضائع کرنے پر کبھی نہ اُکسائے۔ (اگر وہ پھر بھی ایسے کرے، تو) یقیناً سرکشی کے وقت اس کا علم اس سے غائب ہوتا ہے، اسی بنا پر وہ (اس وقت) جہالت کا حق دار ہوتا ہے۔ سو جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے وہ جاہل ہے۔" ]

ربِّ ذوالجلال گواہ ہیں، وہ ایسے ہی ہے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے رب! ہم ناکاروں، ہمارے بہن بھائیوں اور نسلوں کو جاہلوں میں شامل ہونے سے بچا لیجیے، فَإِنَّهٗ لَا عَاصِمَ إِلَّا أَنْتَ . ❷ آمین يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

ج: شیخ سعدی تحریر کرتے ہیں:

" وَهٰذَا الْمَثَلُ مَضْرُوْبٌ لِّمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لِّوَجْهِ اللّٰهِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ غَيْرِهَا ، ثُمَّ عَمِلَ أَعْمَالًا تُفْسِدُهٗ ، فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَاحِبِ هٰذَا الْبُسْتَانِ . " ❸

[ "یہ مثال اس شخص کے لیے بیان کی گئی ہے، جو صدقہ و خیرات یا کوئی اور عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے، پھر انہیں برباد کرنے والے اعمال کرتا ہے۔

❶ بدآئع التفسير 203/1.

❷ ترجمہ: پس یقیناً آپ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

❸ تفسير السعدي ص 114.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس شخص کی مثال اس باغ والے کی مثال کی مانند ہے۔''[

ii: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ❶

ترجمہ: [اے وہ لوگو جو ایمان لائے! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول...... کریم ﷺ ...... کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔]

اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں اپنی اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دینے کے ساتھ...... ایک تفسیر کے مطابق...... اپنے کیے ہوئے اعمال صالحہ کو برباد کرنے سے منع فرمایا۔

## تفسیرِ آیت کے متعلق چار اقوال:

اسی حوالے سے ذیل میں چار اقوال ملاحظہ فرمایئے:

1۔ حضراتِ ائمہ عَبْد بن حُمَید، محمد بن نصر ❷ اور ابن ابی حاتم نے ابو عالیہ سے روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

"كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرَوْنَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّ مَعَ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] ذَنْبٌ ، كَمَا لَا يَنْفَعُ مَعَ الشِّرْكِ عَمَلٌ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ فَخَافُوْا أَنْ يُبْطِلَ الذَّنْبُ الْعَمَلَ ." ❸

[''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ...... رضی اللہ عنہم...... خیال کرتے تھے، کہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا، جیسے کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا، یہاں تک (یہ آیتِ شریفہ) نازل ہوئی:

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

---

❶ سورة محمد...... ﷺ...... (القتال) / الآية 33.

❷ انہوں نے [كتاب الصلاة] میں ذکر کیا ہے۔

❸ منقول از: فتح القدير 61/5.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: [اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول...... کریم ﷺ...... کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو]،

تو وہ خوف زدہ ہو گئے، کہ گناہ (نیک) عمل کو برباد کر دے گا۔"]

(امام) عبد بن حُمَید (کی روایت) کے الفاظ ہیں:

" فَخَافُوْا الْكَبَائِرَ أَنْ تُحْبِطَ أَعْمَالَهُمْ . " ❶

[" تو وہ کبیرہ گناہوں سے ڈر گئے، کہ وہ اعمال کو ضائع کر دیں گے۔"]

ب: امام ابن ابی حاتم نے امام حسن بصری سے روایت کیا، کہ انہوں نے ﴿وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ﴾ کی تفسیر میں "بِالْمَعَاصِيْ " کہا: [یعنی نافرمانی کے ساتھ اپنی نیکیاں ضائع نہ کرو] ❷

ج: امام ابن ابی حاتم نے امام (ابن شہاب) زہری سے ﴿وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ﴾ کی تفسیر میں [بِالْكَبَائِرِ] کہا [یعنی کبیرہ گناہوں کے ساتھ اپنی نیکیاں ضائع نہ کرو] ❸

د: امام ابن ابی حاتم نے امام قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا، کہ انہوں نے بیان کیا:

"مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ لَا يُبْطِلَ عَمَلًا صَالِحًا ، عَمِلَهُ بِعَمَلٍ سَيِّءٍ ، فَلْيَفْعَلْ ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ ، يَنْسَخُ الشَّرَّ ، وَإِنَّ الشَّرَّ يَنْسَخُ الْخَيْرَ ، وَإِنَّ مِلَاكَ الْأَعْمَالِ خَوَاتِيْمُهَا . " ❹

[" تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت رکھے، کہ اپنے کیے ہوئے عمل صالح کو بُرے عمل سے برباد نہ کرے، تو اسے چاہیے، کہ (اس کا) اہتمام کرے۔ اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر کچھ طاقت نہیں، کیونکہ بے شک خیر، شر کو

---

❶ فتح القدير 61/5. نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري للحافظ ابن رجب 183/1.

❷ منقول از: المرجع السابق 183/1. ❸ منقول از: المرجع السابق 183/1.

❹ منقول از: المرجع السابق 183/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ختم کرتی ہے اور بلاشبہ شر، خیر کو ختم کرتی ہے، اور یقیناً تمام اعمال کا نچوڑ (جوہر اور خلاصہ) آخری اعمال ہیں۔'']

## سلف صالحین کے اقوال:

سلف صالحین کے اس بارے میں بہت زیادہ اقوال ہیں۔ حافظ ابن رجب لکھتے ہیں:

''وَالْآثَارُ عَنِ السَّلَفِ فِيْ حُبُوْطِ بَعْضِ الْأَعْمَالِ بِالْكَبِيْرَةِ كَثِيْرَةٌ جِدًّا، يَطُوْلُ اسْتِقْصَاؤُهَا. ❶

[''کبیرہ گناہوں کی وجہ سے بعض اعمال کے برباد ہونے کے متعلق سلف کے اتنے زیادہ اقوال ہیں، کہ اُن کی گنتی طویل ہے۔'']

پھر حافظ رحمہ اللہ نے اُن میں سے حسبِ ذیل تین اقوال پیش کیے ہیں:

ا: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ.''

[''پاک دامن خاتون پر تہمت باندھنا سو سال کے عمل (یعنی نیکیوں) کو مٹا دیتا ہے۔'']

ب: امام عطاء نے بیان کیا:

''إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ فِيْ غَضَبِهِ بِكَلِمَةٍ، يَهْدِمُ بِهَا عَمَلَ سِتِّيْنَ سَنَةً أَوْ سَبْعِيْنَ سَنَةً.''

[''بے شک آدمی غصے میں ایک لفظ بول کر ساٹھ سال یا ستر سال کی نیکیاں برباد کر لیتا ہے۔'']

ج: امام احمد نے بیان کیا:

''مَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَنْظُرَ النَّظْرَةَ، فَيَحْبَطَ عَمَلُهُ.'' ❷

---

❶ منقول از: فتح الباری، از حافظ ابن رجب ۱/۱۳۳۔

❷ المرجع السابق ۱/۱۳۳۔



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



[تم میں سے کوئی اس خطرے سے خالی نہیں، کہ وہ ایک دفعہ (ناجائز) دیکھے اور وہ اپنے (تمام) اعمال ضائع کر لے]۔"

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

بعض حضرات [بعض نافرمانیوں اور کبیرہ گناہوں کی بنا پر اعمالِ صالحہ کی بربادی] کے قول کے رد میں کہتے ہیں:

"یہ رائے خوارج اور معتزلہ کی ہے، اہلِ سنت کی نہیں۔"

اس شبہ کی حقیقت سمجھنے کی غرض سے دو باتوں کی جانب توجہ فرمانے کی التماس ہے:

ا: حق جانچنے اور پرکھنے کا معیار یہ نہیں ہے، کہ وہ باطل فرقوں اور گروہوں کی ہر ہر بات کے برعکس ہو۔ اس کے لیے کسوٹی کتاب و سنت ہے۔ اُن سے ثابت شدہ بات حق ہے۔ اہلِ باطل اُس کی موافقت کریں یا مخالفت، اس سے حق کی حقانیت متاثر نہیں ہوتی۔

یہودیوں نے حیض کے معاملے میں آنحضرت ﷺ پر بے جا اور نامناسب تنقید کی۔ حضرت اُسَیْد بن حُضَیْر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما نے اُن کی مخالفت کے پیشِ نظر آنحضرت ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ...... ﷺ! ...... إِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟"

["اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ...... ﷺ! ...... بے شک یہودی لوگ یوں یوں کہتے ہیں، (کیا) پس ہم اُن (یعنی حیض والی عورتوں) سے جماع نہ کریں۔"]

آنحضرت ﷺ نے اس طرزِ عمل کو پسند نہیں فرمایا۔ حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ." (1)

---

(1) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله و طهارة سؤرها......، جزء من رقم الحديث 16-(302)، 246/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔]

ب: علاوہ ازیں مذکورہ بالا موقف وہ نہیں، جو خوارج اور معتزلہ کا ہے۔ اسی سلسلے میں حافظ ابن رجب کا حسبِ ذیل اقتباس دونوں میں فرق کو خوب اُجاگر کرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"وَأَمَّا مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقَوْلَ بِإِحْبَاطِ الْحَسَنَاتِ بِالسَّيِّئَاتِ قَوْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ خَاصَّةً، فَقَدْ أَبْطَلَ فِيمَا قَالَ، وَلَمْ عَلَى يَقِفْ أَقْوَالَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِيْ ذٰلِكَ."

[''اور جس شخص نے گمان کیا، کہ بے شک [نیکیوں کی برائیوں سے بربادی] خوارج اور معتزلہ ہی کا قول ہے، تو یقیناً اس نے باطل بات کہی ہے۔ اُسے اِس بارے میں سلف صالحین کے اقوال سے آگاہی نہیں۔''

"نَعَمْ، الْمُعْتَزِلَةُ وَالْخَوَارِجُ أَبْطَلُوْا بِالْكَبِيْرَةِ الْإِيْمَانَ كُلَّهُ، وَخَلَّدُوْا بِهَا فِي النَّارِ. وَهٰذَا هُوَ الْقَوْلُ الْبَاطِلُ الَّذِي تَفَرَّدُوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ." [1]

[ہاں، معتزلہ اور خوارج (کا موقف یہ ہے، کہ) وہ کبیرہ گناہ سے ایمان کے کلی طور پر ختم ہونے اور اس کی وجہ سے ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں رہنے کا حکم لگاتے ہیں۔ یہ ہی وہ باطل قول ہے، جس میں وہ منفرد ہیں۔''].

## مقبول اعمال کو برباد کرنے والے پانچ گناہ:

قرآن وسنّت سے متعدّد ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں، جن سے اعمالِ صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ انہی میں سے سرِفہرست (شرک) ہے۔ اسی طرح صدقہ و خیرات کر کے [احسان جتلانا اور اذیت دینا] ہے۔ ان دونوں کے حوالے سے توفیق الٰہی سے گزشتہ صفحات میں گفتگو ہو چکی ہے۔

[1] فتح الباري في شرح صحيح البخاري 184/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسی قسم کی دیگر باتوں میں سے پانچ حسبِ ذیل ہیں:

1: مرتد ہونا

2: اللہ تعالیٰ پر حلفیہ حکم لگانا

3: مجلسِ نبوی ﷺ میں اونچی آواز سے بولنا اور اُن سے عام لوگوں سے گفتگو کے انداز میں بآواز بلند بات کرنا

4: نمازِ عصر کا چھوڑنا

5: [بَيْعُ الْعِينَةِ] سے جہاد کے عمل کی بربادی

توفیق الٰہی سے آئندہ صفحات میں ان کے متعلق قدرے تفصیلی گفتگو کی جا رہی ہے:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## -1-

## ......مرتد ہونا ......

دلیل:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ❶

ترجمہ: [اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے، پھر وہ کافر ہونے کی حالت میں مرے، تو وہ لوگ ہیں، جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور وہی لوگ آگ والے ہیں اور وہ اُس ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔]

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ شریفہ میں خبر دی ہے، کہ مرتد ہونے والے کے تمام اعمالِ صالحہ برباد ہو جاتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

### آیتِ شریفہ کے حوالے سے چار باتیں:

ا: ﴿وَمَنْ يَرْتَدِدْ﴾ باب افتعال سے ہے، جس میں تکلف اور تصنع ہوتا ہے۔ اس کے استعمال میں ...... وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ...... اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے، کہ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلنے میں بناوٹ اور تکلف ہے، فطری بات نہیں۔ ❷

ب: ﴿فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ﴾ میں مرتد ہونے والے کے لیے اسلام میں لوٹ آنے کی ترغیب ہے، کہ واپس آ جاؤ، تمہاری سابقہ تمام نیکیاں بحال ہو جائیں گی۔ ❸

❶ سورة البقرة/ جزء من الآية 217.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير القاسمي 29/3.

❸ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود 217/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ج: اس آیتِ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ ارتداد کی وجہ سے اعمال تب برباد ہوتے ہیں، جب مرتد موت کے وقت تک حالتِ ارتداد میں رہے۔ اگر مرتد ہونے والا دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو اُس کے سابقہ اسلام کے سارے اعمال لوٹ آتے ہیں۔ ارتداد سے پہلے حج کرنے والا اگر اسلام کی طرف پلٹ آئے، تو اُسے دوبارہ [حجِ اسلام] کرنے کی ضرورت نہیں، اُس کا پہلے والا حج ہی اُسے [حجِ اسلام] سے کفایت کرے گا۔ ❶

د: ﴿حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

"﴿حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ الْحَسَنَةُ الَّتِي كَانُوْا عَمِلُوْهَا فِيْ حَالَةِ الْإِسْلَامِ حُبُوْطًا لَّا تَلَافِيْ لَهُ قَطْعًا." ❷

["اُن کے حالتِ اسلام میں کیے ہوئے تمام اعمال یکسر ناقابلِ تلافی صورت میں برباد ہو جاتے ہیں۔"]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ اسلام سے پھر جانے کے بعد ارتداد کی حالت میں مرنے کی وجہ سے حالتِ اسلام میں کیے ہوئے تمام اعمالِ صالحہ کلی طور پر اکارت اور برباد ہو جاتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

## -2-

## ......اللہ تعالیٰ پر حلفیہ حکم لگانا......

دلیل:

امام مسلم نے حضرت جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

"أَنَّ رَجُلًا قَالَ: "وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ."

---

❶ ملاحظہ ہو: الإكليل ص 50؛ و تفسير ترجمان القرآن 574/1؛ و تفسير السعدي ص 98.

❷ تفسير أبي السعود 217/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: "مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَيَّ [أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ] فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ." أَوْ كَمَا قَالَ. "❶

[''بے شک ایک شخص نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلان شخص کو نہیں بخشے گا۔''

اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کون ہے وہ شخص، جو قسم اُٹھا کر مجھ پر حکم ٹھونسے، کہ:

[میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا]،

سو یقیناً میں نے فلاں شخص کی مغفرت کر دی، اور تیرے سارے اعمال برباد کر دیئے۔'']

آنحضرت ﷺ نے اس حدیث شریف میں واضح انداز میں اس بات کی خبر دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اپنی جانب سے حلفیہ فیصلہ سنانا، کہ وہ ایسے نہیں کریں گے، ساری نیکیوں کو برباد کرنے والا سنگین گناہ ہے۔

حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں:

(ا) (وَأَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ) سے مراد...... وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ ...... [تمہارے تمام (اچھے) اعمال برباد کر دیئے]، کیونکہ [عَمَلَ] مضاف مفرد اور [كَ] مضاف الیہ اور اس صورت میں معنٰی [تمہارے سارے اعمال] ہوتا ہے۔[❷

(ب) متعدد علماء نے اس حدیث کی بہت سی تاویلات پیش کی ہیں۔ میری انتہائی عاجزانہ سمجھ اور محدود معلومات کے مطابق اُن میں سے کوئی تاویل بھی تسلی بخش اور قابلِ اطمینان

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالىٰ، رقم الحديث 137۔ (2621)، 2023/4.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص 729.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ. ❶

حافظ ابن رجب نے اِسے اُن بُرے کاموں میں سے شمار کیا ہے، جو اعمالِ صالحہ کو برباد کردیتے ہیں۔ ❷

## -3-

## ......آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بولنا اور عام لوگوں سے گفتگو کے انداز میں باآواز بلند بات کرنا......

دلیل:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ ❸

ترجمہ: [اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنی آوازیں نبی ...... کریم ﷺ...... کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور اُن سے بات کرنے میں اس طرح آواز اونچی نہ کرو، جس طرح کہ تم ایک دوسرے کے لیے کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو، کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔"]

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ شریفہ میں اہلِ ایمان کو دو باتوں سے منع فرمایا:

ا: اپنی آوازوں کو آنحضرت ﷺ کی آواز سے اونچا کرنا

ب: آنحضرت ﷺ سے دورانِ گفتگو اس طرح بلند آواز سے بولنا، جس طرح آپس

---

❶ ملاحظہ ہو: شرح النووي 174/16؛ والمفهم 607/6؛ وشرح الطيبي 1844/6؛ و مرقاة المفاتيح 5/166-167.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري في شرح صحيح البخاري 184/1؛ و مرعاة المفاتيح 516/7.

❸ سورة الحجرات/ الآية 2.



"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



میں بولا جاتا ہے۔

ان دونوں باتوں سے روکنے کی علّت یہ بیان فرمائی، کہ اُن کے کرنے سے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

## آیتِ شریفہ کے حوالے سے پانچ باتیں:

i: آیتِ شریفہ میں مجلسِ نبوی ﷺ میں ہر قسم کی اونچی اور بلند آواز سے نہیں روکا گیا، بلکہ ایسی بلند اور اونچی آواز سے منع کیا گیا ہے، جس میں مقامِ نبوت کے شایانِ شان آداب کی پاسداری نہ ہو اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپس میں کی جانے والی بات چیت کے انداز میں گفتگو کی جائے۔ [1]

ii: ممنوع اونچی اور بلند آواز سے ایسی آواز بھی مراد نہیں، جس میں توہین اور بے حرمتی ہو، کیونکہ ایسی گفتگو تو کفر ہے اور آیتِ شریفہ کے مخاطب اہلِ ایمان ہیں۔ [2]

iii: آیتِ شریفہ کی روشنی میں مذکورہ بالا دونوں باتوں کی بنا پر اعمال کے برباد ہونے کا متعدد علماء نے ذکر کیا ہے۔ ذیل میں ان میں سے چار کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

ا: امام احمد نے حضرت حسن بصری سے روایت کیا، کہ انہوں نے فرمایا:

"مَا يَرَىٰ هٰؤُلَاءِ أَنَّ أَعْمَالًا تَحْبَطُ أَعْمَالًا، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾" [3]

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي 306/16.

[2] ملاحظہ ہو: المرجع السابق 307/16.

[3] فتح الباري في شرح صحيح البخاري للحافظ ابن رجب 182/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[" یہ لوگ اس بات کے قائل نہیں، کہ بے شک (کچھ) اعمال (نیک) اعمال کو برباد کرتے ہیں اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

ترجمہ: [(اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرو) ...... ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ: [یہ کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں شعور بھی نہ ہو)......تک]۔ ❶

ب: امام ابن قیم آیتِ شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وَحَذَّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ حُبُوْطِ أَعْمَالِهِمْ بِالْجَهْرِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَمَا يَجْهَرُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ. وَلَيْسَ هٰذَا بِرِدَّةٍ، بَلْ مَعْصِيَةٌ تَحْبَطُ الْعَمَلَ، وَصَاحِبُهَا لَا يَشْعُرُ." ❷

[" (اللہ تعالیٰ) نے اہلِ ایمان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس طرح آواز اونچی کرنے، جیسے کہ وہ آپس میں کرتے ہیں، کی وجہ سے، اُن کے اعمال کے اکارت ہونے سے ڈرایا۔ یہ ارتداد نہیں، بلکہ عمل کو برباد کرنے والا گناہ ہے اور اسے کرنے والے کو (اعمال کی بربادی کا) احساس بھی نہیں ہوتا۔"]

ج: شیخ محمد جمال الدین قاسمی نے تحریر کیا:

"وَلَا يَخْفَى أَنَّ الْإِنْصَافَ هُوَا الْوُقُوْفُ مَعَ مَآ أَوْضَحَهُ النَّصُّ وَأَبَانَهُ. فَكُلُّ مَوْضِعٍ نَصَّ فِيْهِ عَلَى الْإِحْبَاطِ وَجَبَ قَبُوْلُهُ بِدُوْنِ تَأْوِيْلٍ، وَامْتَنَعَ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ مَقَامُ التَّوَعُّدِ وَالْخُسْرَانِ، وَلَا مَجَالَ لِرَأْيٍ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ. هٰذَا مَآ أَعْتَقِدُهُ وَأَرَاهُ. وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِيْ السَّبِيْلَ." ❸

❶ امام حسن بصری کا مقصود...... وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ...... یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ سے اعمال کی بربادی کی خبر دے رہے ہیں اور یہ لوگ گناہوں سے اعمال کی بربادی کا انکار کرتے ہیں۔

❷ بدآئع التفسير 605/3.

❸ تفسير القاسمي 110/15.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



[''یہ (حقیقت) مخفی نہیں، کہ بے شک انصاف یہی ہے، کہ جس بات کو نص ❶ واضح طور پر بیان کر دے، اسی پر رُکا جائے (یعنی اسی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے)۔ ہر وہ جگہ، جہاں (اعمالِ صالحہ کی) بربادی کا واضح بیان آ گیا ہے، اسے تاویل کے بغیر تسلیم کرنا واجب ہے اور اس کے حوالے سے قیاس آرائی ممنوع ہے، کیونکہ بے شک ایسا کرنا وعید اور خسارے کا نشانہ بننا ہے۔ اس قسم کی باتوں میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہی میرا عقیدہ اور یہی میرا موقف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی حق فرماتے اور وہ ہی (سیدھے) راستے کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں۔'']

د: حافظ عبدالسلام بھٹوی رقم طراز ہیں:

[''اس آیتِ شریفہ سے یہ بھی معلوم ہوا، کہ بعض اعمال ایسے منحوس ہیں، کہ وہ اعمالِ صالحہ کو بھی ضائع کرنے کا باعث بنتے ہیں۔''] ❷

نوٹ: شیخ الحدیث محمد عبدہ الفلاح نے اس آیتِ شریفہ کی تفسیر میں امام ابن قیم کی حسبِ ذیل عبارت بغیر کسی نقد کے نقل کی ہے:

[''قرآن پاک، احادیث شریفہ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوتا ہے، کہ ارتداد کے سوا دیگر معاصی سے بھی نیک اعمال کے اکارت ہو جانے کا خطرہ ہے، جیسا کہ نیکیاں برائیوں کو دُور کرتی ہیں۔''] ❸

iv: بعض علماء نے اعمالِ صالحہ کے برباد ہونے کی دور دراز تاویلیں کی ہیں، لیکن تسلی بخش اور قابلِ اطمینان نہیں۔ ❹

v: علمائے اُمت نے بیان کیا ہے، کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں

---

❶ آیتِ شریفہ یا حدیث شریف۔

❷ تفسیر القرآن الکریم 383/4.

❸ أشرف الحواشي ص 615، ف 1.

❹ ملاحظہ ہو: زاد المسیر 457/7؛ و روح المعاني 136/26-136.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپ کی عزت وتوقیر اور احترام وادب ضروری تھا، اسی طرح وفات کے بعد بھی ہے۔ کسی کے لیے مناسب نہیں، کہ وہ روضہ شریف کے جوار میں، سوائے شرعی مصلحت جیسے خطبہ، درس وغیرہ کے، بلند آواز سے بولے۔

اسی طرح جب آنحضرت ﷺ کی احادیث شریفہ پڑھی جائیں، تو وہاں موجود ہر شخص پر ضروری ہے، کہ اپنی آواز اُن سے اونچی نہ کرے اور نہ ہی اُن سے بے رغبتی کرے۔ ❶

## -4-

## ......نمازِ عصر کا چھوڑنا......

دلیل:

امام بخاری نے ابو مَلِیح سے روایت کیا، (کہ) انہوں نے کہا:

''ہم ایک ابر آلود دن میں لڑائی کے دوران بریدہ......رضی اللہ عنہ......کے ہمراہ تھے، تو انہوں نے فرمایا:

''نمازِ عصر اوّل وقت میں ادا کرنے میں جلدی کرو، کیونکہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ. " ❷

[''جس شخص نے نمازِ عصر کو چھوڑا، تو یقیناً اس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔'']

### حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں:

i: بہت سے علماء نے [نماز عصر کے ترک کرنے کی وجہ سے اعمال کے برباد ہونے] کی تاویلات کی ہیں۔ حافظ ابن رجب نے بیان کیا ہے، کہ سلف صالحین کا مذہب یہی تھا، کہ بعض بُرے کام اعمال صالحہ کو برباد کر دیتے ہیں اور انہی میں سے ایک [نماز عصر کا چھوڑنا] ہے۔ ❸

❶ ملاحظہ ہو: أحكام القرآن 1714-1715؛ و تفسير القرطبي 307/16؛ والإكليل ص 241؛ وأضواء البيان 617/7؛ و أشراف الحواشي ص 617، ف 9.

❷ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر، رقم الحديث 31/2،553.

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري في شرح صحيح البخاري 181/1-184.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



متاخرین علماء کے متعلق وہ لکھتے ہیں:

"وَأَمَّا الْمُتَأَخِّرُوْنَ فَلَمْ يُوَافِقُوْا السَّلَفَ عَلٰى مَا قَالُوْهُ، فَاضْطَرَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَآ أَشْبَهَهٗ، وَأَتَوْا بِأَنْوَاعٍ مِّنَ التَّكَلُّفِ وَالتَّعَسُّفِ." ❶

["متاخرین نے سلف سے اُن کی بات میں اتفاق نہیں کیا۔ اس حدیث اور اس کے مشابہ احادیث کی دُور دراز تاویلیں پیش کی ہیں، جن میں قسم قسم کا تصنع اور تکلف ہے۔"]

ii: [حَبِطَ عَمَلُهٗ] میں [عَمَلُ] مفرد اور [هٗ] کی طرف مضاف ہے۔ اس بنا پر اس میں بلا عذر شرعی نماز عصر ترک کرنے والے کا ہر عمل شامل ہے۔ ❷

خلاصۂ کلام یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے، کہ نماز عصر چھوڑنے والے کے تمام اعمال اکارت اور برباد ہو جاتے ہیں۔

-5-

## ...... بَيْعُ الْعِيْنَةِ سے جہاد کے عمل کی بربادی ......

دلیل:

امام عبد الرزاق اور امام دار قطنی نے ابو اسحاق سبیعی کی بیوی سے روایت کیا، کہ بے شک وہ کچھ خواتین کے ہمراہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئیں، تو ایک خاتون نے عرض کیا:

["اے ام المومنین! میری ایک لونڈی تھی، میں نے اسے زید بن ارقم ...... رضی اللہ عنہ ...... کو آٹھ سو (درہم) میں اُدھار فروخت کر دیا۔ پھر میں نے اُن سے چھ سو

---

❶ فتح الباري في شرح صحيح البخاري 123/3. نیز ملاحظہ ہو: حاشية الإمام السندي على سنن النسائي 236/1۔ 237؛ والتعليقات السلفية على سنن النسائي 55/1؛ و مرعاة المفاتيح 304/2.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص 729.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں خریدی اور انہیں چھ سو نقد ادا کر دیئے اور اُن کے ذمے آٹھ سو لکھ لیے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"بِئْسَ وَاللّٰهِ! مَا اشْتَرَيْتِ! وَبِئْسَ وَاللّٰهِ! مَا اشْتَرٰى!
أَخْبِرِي زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ...... رضی اللہ عنہ ...... أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا أَنْ يَتُوْبَ."

[اللہ تعالیٰ کی قسم! تو نے بُری چیز خریدی ہے! اور اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے (بھی) بُری چیز خریدی ہے!

زید بن ارقم ...... رضی اللہ عنہ ...... کو خبر دے دو، کہ یقیناً انہوں نے (اس سودے کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے جہاد کو برباد کر دیا ہے، مگر یہ کہ وہ توبہ کر لیں (تو پھر جہاد برباد نہیں ہوگا)۔"]

اس خاتون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

"أَرَأَيْتِ إِنْ أَخَذْتُ رَأْسَ مَالِيْ، وَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْفَضْلَ."

["اگر میں اپنا راس المال لے لوں اور زائد انہیں واپس کر دوں (یعنی چھ سو درہم وصول کر لوں اور دو سو درہم چھوڑ دوں)، تو آپ کی رائے میں یہ (طرزِ عمل) کیسے ہے؟"]

انہوں نے کہا (یعنی جواب میں آیت شریفہ پڑھی):

﴿فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ﴾ [1]

ترجمہ: [جس شخص کے پاس اس کے رب تعالیٰ کی طرف سے نصیحت آئے، تو وہ باز آ جائے، تو جو پہلے ہو چکا، وہ اسی کا ہے]۔

یا انہوں نے کہا: (یعنی حسبِ ذیل آیت شریفہ پڑھی):

﴿وَ إِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ﴾ [2]

---

[1] سورة البقرة / جزء من الآية 275.
[2] سورة البقرة / جزء من الآية 279.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:[اور اگر تم توبہ کرلو، تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے]۔

اس روایت میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوٹوک الفاظ میں واضح فرمایا، کہ زیادہ قیمت میں ادھار فروخت شدہ چیز کو رقم کی وصولی سے پہلے کم نقد قیمت میں خریدنا [نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیے ہوئے جہاد] ایسے عظیم الشان عمل کو اکارت اور برباد کردیتا ہے۔

اس روایت کے حوالے سے تین باتیں:

i:[بَیْعُ الْعِینَۃ] سے مراد یہ ہے، کہ کسی شخص کو کوئی چیز اُدھار فروخت کی جائے، پھر اس سے رقم وصول کرنے سے پہلے کم نقد قیمت پر وہی چیز خرید لی جائے۔ ❶

اس صورت میں چیز کا خریدنا بیچنا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ کم نقد رقم دے کر، زیادہ رقم وصول کرنا ہوتا ہے۔ اُدھار اور نقد کا یہی فرق سود اور قطعی طور پر حرام ہے۔

ii:ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اس خرید و فروخت کی بنا پر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے [آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیے ہوئے جہاد] کے برباد ہونے کا فتویٰ اپنی جانب سے نہیں دے سکتیں۔ علامہ عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"وَلَوْ لَا أَنَّ عِنْدَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ عنہا عِلْمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَمْ تَسْتَجِزْ أَنْ تَقُوْلَ مِثْلَ ھٰذَا الْکَلَامَ بِالْاِجْتِھَادِ." ❷

["اگر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے علم نہ ہوتا، تو وہ اجتہاد کی بنا پر اس قسم کی بات کہنے کی جرأت نہ کرتیں۔"]

اس لیے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات [حکماً مرفوع] ہوگی۔

iii:ابواسحاق سبیعی کی بیوی پر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنبیہ کا کس قدر شدید اور فوری اثر ہوا، کہ اصل رقم سے زائد طے شدہ دو سو درہم چھوڑنے کے لیے تیار ہوگئی۔ اہلِ ایمان کا ہمیشہ سے یہی طرزِ عمل ہے:

---

❶ ملاحظہ ہو: عون المعبود 5/336-337 ؛ والتدابیر الواقیة من الربا 129-131.

❷ التعلقی المغنی 13/53۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾" ❶

ترجمہ: [ایمان دار لوگوں کا قول تو یہ ہے، کہ جب انھیں اس لیے بلایا جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول ان میں فیصلہ کر دیں، تو وہ کہتے ہیں، کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں]۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ [بَيْعُ الْعِينَه] نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے جہاد ایسے عظیم عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ ربِّ کریم ہمیں اور تمام اہلِ اسلام کو اس سے ہمیشہ محفوظ رکھیں۔ آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

حافظ ابن رجب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے متعلق لکھتے ہیں:

"وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ بَعْضَ السَّيِّئَاتِ تَحْبِطُ بَعْضَ الْحَسَنَاتِ، ثُمَّ تَعُوْدُ بِالتَّوْبَةِ مِنْهَا." ❷

["یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ بے شک بعض برائیاں بعض نیکیوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔ پھر اُن (برائیوں) سے توبہ کرنے پر وہ (نیکیاں) پلٹ آتی ہیں۔"]

---

❶ سورة النور / الآية 51.

❷ فتح الباري في شرح صحيح البخاري 183/1.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



......مبحث پنجم......

# اعمال کو قبول کروانے کی تدبیریں

**تمہید:**

گزشتہ صفحات میں بیان کردہ اعمال کی قبولیت کی شرائط نہ ہونے اور قبولیت کی راہ میں رکاوٹیں ہونے کے باوجود بھی، خیر اور سلامتی کی راہیں مسدود نہیں ہوتیں۔ رب العزت نے اعمال کی قبولیت کی سچی تڑپ اور جدوجہد کا مخلصانہ عزم رکھنے والوں کے لیے نہ صرف قبولیت کی راہ میں رکاوٹیں دُور کرنے کی نعمت رکھی ہے، بلکہ یہ تدبیر بھی رکھی ہے، کہ رکاوٹوں کے اثرات کا نام ونشان مٹ جائے اور مسترد کیے ہوئے اعمال، نیکیوں کی شکل میں نامۂ اعمال میں درج کردیئے جائیں۔

اس تدبیر اور اس کے ساتھ دیگر دو تدبیروں کے متعلق آئندہ سطور میں اِن شاء اللہ تعالیٰ درجِ ذیل تین عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

1: سچی توبہ

2: اعمال کی قبولیت کی دعا

3: مقبول اعمال عطا کیے جانے کی التجا

-1-

سچی توبہ

توفیقِ الٰہی سے [حقیقی توبہ] اعمال کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹوں کو نہ صرف ختم کروا دیتی ہے، بلکہ مسترد شدہ اعمال کو نیکیوں میں تبدیل کروا دیتی ہے۔

**دو دلیلیں:**

1: امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا فَأَكْثَرُوْا، وَ زَنَوْا فَأَكْثَرُوْا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ، فَقَالُوْا:

[''بے شک کچھ مشرک لوگوں نے یقیناً قتل کیے تھے اور بہت زیادہ کیے تھے اور انہوں نے بدکاری کی تھی اور بہت زیادہ کی تھی۔ پس محمد ﷺ کے ہاں آئے اور عرض کیا:

"إِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَ تَدْعُوْ إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً."

[''بے شک آپ جو کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں، یقیناً عمدہ ہے۔ اگر آپ ہمیں بتلائیں، کہ جو ہم نے (نافرمانی) کی ہے، یقیناً اس کا کفارہ ہے۔'']

"فَنَزَلَ: ﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ﴾ [1]

وَ نَزَلَ: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [2] [3]

بات خوب اچھی طرح سمجھنے کی غرض سے دونوں مقامات سے متعلقہ آیاتِ کریمہ اور ان کا ترجمہ توفیقِ الٰہی سے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

i: ﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا • يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا • إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ

---

[1] سورۃ الفرقان / جزء من الآیة 68. آیتِ شریفہ کا ترجمہ بعد میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

[2] سورۃ الزمر / جزء من الآیة 53. آیتِ شریفہ کا ترجمہ بعد میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

[3] صحیح البخاري، کتاب التفسیر، سورۃ الزمر، باب ﴿یعبادي الذین أسرفوا ......﴾، رقم الحدیث 4810، 549/8.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴾ ❶

ترجمہ: [اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص وہ کرے گا، سخت گناہ کو پائے گا۔ اس ہی کے لیے قیامت کے دن عذاب دُگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اُس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا، مگر جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیا، تو وہ لوگ ہیں، (جن کی) برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ بخشنے والے، نہایت رحم والے ہیں اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے، تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سچا رجوع کرتا ہے]۔

ii: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۗ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ ❷

ترجمہ: [کہہ دیجیے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کے سب گناہ بخش دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہی تو بے حد بخشنے والے، نہایت مہربان ہیں۔]

## دونوں مقامات کی آیات کے حوالے سے دو باتیں:

ا: دونوں مقامات کی آیاتِ میں یہ حقیقت تو نہایت واضح ہے، کہ [توبہ] سے گناہوں کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔ شرک، ریاکاری، نبی کریم ﷺ کی اتباع سے دُوری، ناجائز کمائی، مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب، اُس میں بدعتی کو پناہ دینا، اہلِ مدینہ پر ظلم کرنا اور انہیں خوف زدہ کرنا، قطع رحمی، باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت،

---

❶ سورة الفرقان / الآيات 68-71.

❷ سورة الزمر / الآية 53.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والدین کی نافرمانی، احسان جتلانا، تقدیر کا انکار کرنا، مسلمان کے عہد و پیمان کو توڑنا، قصاص لینے میں رکاوٹ بننا، خاوند کی نافرمانی، مالک سے فرار، مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا، خاتون کا مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آنا، غرضیکہ تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔ جب رکاوٹ بننے والے گناہ ہی نہ رہے، تو پھر اُن کی وجہ سے قبولیت میں رکاوٹ کیونکر باقی رہ سکتی ہے؟

ب: پہلے مقام (سورۃ الفرقان) کی آیاتِ شریفہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ شرک، قتلِ ناحق اور زنا کے سنگین گناہوں کا ارتکاب کرنے والا حسبِ ذیل تین باتوں کے ساتھ اپنے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کروالیتا ہے:

i: توبہ

ii: ایمان

iii: عملِ صالح

اسی طرح ایک، دو یا دو سے زیادہ رکاوٹوں والا شخص بھی مذکورہ بالا تینوں باتیں اختیار کر کے اپنے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کروالے گا۔

2: امام طبرانی اور امام بزّار نے حضرت ابوطویل شطب ممدود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ بلاشبہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"أَرَأَيْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا،

فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا،

وَّ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا،

فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟"

["آپ اس شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، جس نے تمام گناہوں کا ارتکاب کیا،

پس اُس نے اُن میں سے کوئی چیز (یعنی نافرمانی) چھوڑی نہ ہو،

اُس نے اُن میں سے کسی چھوٹے بڑے مرغوب گناہ سے گریز نہ کیا ہو،



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تو کیا ایسے شخص کے لیے توبہ ہے؟'']

آنحضرت ﷺ نے پوچھا: ''فَهَلْ أَسْلَمْتَ؟''

[''کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟'']

عرض کیا: ''أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.''

[''جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں گواہی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ۔ ﷺ ۔ ہیں۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ، وَ تَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ، فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ.''

[''اچھے اعمال کرو اور بُرائیاں چھوڑ دو، تو اللہ تعالیٰ اُن سب (بُرائیوں) کو تمہارے لیے نیکیاں بنا دیں گے۔'']

عرض کیا: ''وَ غَدَرَاتِيْ وَ فَجَرَاتِيْ؟''

[''اور میری غداریاں اور بدکاریاں (یعنی کیا وہ بھی نیکیوں میں بدل دی جائیں گی؟)'']

آنحضرت ﷺ نے جواب دیا: ''نَعَمْ.''

[''ہاں'']۔

کہا (یعنی پکار اُٹھا): ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ.''

[''اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔''] (یعنی خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔)

فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى.''❶

[(راوی نے بیان کیا): وہ [اللہ اکبر] کہتا رہا، یہاں تک کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔'']

---

❶ بحوالہ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الإيمان، باب الإسلام يجبّ ما قبله، 1/31-32. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: ''طبرانی نے اِسے روایت کیا۔ بزار نے بھی قریب قریب انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ [محمد بن ہارون أبو نشیط] کے علاوہ بزّار کے تمام راویان [صحیح کے راویان] ہیں اور [محمد بن ہارون] [ثقہ] ہیں۔'' (المرجع السابق 1/32).



'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## حدیث شریف کے حوالے سے دو باتیں:

1: حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے، کہ اس شخص رضی اللہ عنہ نے اپنے دائرۂ طاقت میں آنے والے کسی بھی مرغوب گناہ سے احتراز نہیں کیا تھا۔ اُس نے اپنی اِس کیفیت کو درجِ ذیل تین جملوں میں خوب واضح کیا ہے:

i:[مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا].

[جس شخص نے تمام گناہوں کا ارتکاب کیا ہو]۔

ii:[فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا].

[پس اُس نے اُن (یعنی گناہوں) میں سے کسی کو چھوڑا نہ ہو]۔

iii:[وَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَّ لَا دَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا]

[اور اُس نے اس سلسلے میں کسی ایسے صغیرہ کبیرہ گناہ سے گریز نہیں کیا، جس کے ارتکاب کی اُس کے نفس نے رغبت کی]۔

امام ابن اثیر رقم طراز ہیں:

اس کا معنٰی یہ ہے، کہ میرے نفس نے مجھے کسی گناہ کی طرف دعوت نہیں دی، مگر میں نے اُس کا ارتکاب کیا اور [دَاجَةً] سے مقصود رغبت اور پسند کے پیچھے لگنا ہے۔ [1]

2: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو توحید و رسالت کی گواہی دینے کے بعد حسبِ ذیل دو کام کرنے کی تلقین فرمائی:

ا: نیکیوں کا کرنا

ب: بُرائیوں کا چھوڑنا

اور اُس کی جانب سے ان دو باتوں کے کرنے پر عظیم الشان ثمرہ پانے کی بشارت دی اور وہ یہ تھا، کہ:

---

[1] النهاية في غريب الحديث والأثر، مادة "حوج" 1/456-457. نیز ملاحظہ ہو: غريب الحديث للحافظ ابن الجوزي، باب الحاء مع الواو، 1/250.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ اُس کی تمام ہر قسم کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل فرما دیں گے۔

اسی طرح جس شخص کے گناہوں نے اس کے بظاہر اچھے اعمال کی قبولیت رکوا دی ہو، وہ بھی آنحضرت ﷺ کی بتلائی ہوئی حسب ذیل دو باتیں اختیار کر کے اپنی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کروا سکتا ہے:

ا: نیکیوں کا کرنا

ب: برائیوں کا چھوڑنا

ربِّ کریم ہمیں بھی ان دونوں باتوں کو صحیح طور پر اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، تاکہ ہمارے معمولی اعمال کی قبولیت کی راہ میں موجود رکاوٹیں مٹ جائیں اور ہمارے حقیر [بظاہر اچھے کام] رب العالمین کے ہاں شرفِ قبولیت حاصل کر لیں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ. (1)

-2-

## اعمال کی قبولیت کی دعا

ربِّ کریم نے اپنے بندوں کو مرادیں پوری کروانے اور ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہنے کے لیے ایک انتہائی موثر، زوردار اور مفید ہتھیار دعا کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔ [بظاہر اچھے اعمال] کو بارگاہِ الٰہی میں قبول کروانے کی غرض سے دیگر باتوں کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی حسبِ ذیل دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (2)

-3-

## مقبول اعمال عطا کیے جانے کی التجا

اس مقصد کے حصول کی آرزو اور تڑپ رکھنے والے لوگ نبی کریم ﷺ کی درجِ ذیل

---

(1) ترجمہ: [اور وہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ دشوار نہیں]۔

(2) سورة البقرة / جزء من الآية 127. ترجمہ: [اے ہمارے رب! ہم سے ازراہِ نوازش قبول فرمالیجیے، بے شک آپ ہی خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔]
اس عظیم دعا کے حوالے سے قدرے تفصیل صفحات 36۔ 39 میں گزر چکی ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دعا کے ساتھ اپنی زبانوں کو تر رکھیں:

[اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا] ❶

ربِّ کریم اپنی رحمت سے ہمارے اعمال کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹوں کو دور فرمائیں اور اس سلسلے میں بہت زیادہ مقبول دعائیں کرنا ہمارے نصیب میں فرمائیں۔ إِنَّـهٗ قَـرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

❶ ترجمہ: [اے اللہ! بے شک میں آپ سے مفید علم، (آپ کی بارگاہ میں) مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔]

اس بیش قیمت دعا کی تخریج اور اس کے متعلق گفتگو صفحات 41۔42 میں گزر چکی ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حرفِ آخر

ہر قسم کی حمد وثنا نعمتوں والے رب ذوالجلال والاکرام کے لیے، کہ انہوں نے [اعمال کی قبولیت] والے عظیم موضوع کے متعلق کچھ عاجزانہ معلومات ترتیب دینے کی محض اپنی ذرہ نوازی سے توفیق عطا فرمائی۔ فَلَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضٰی نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. ❶

## ا: خلاصۂ کتاب:

کتاب میں بیان کردہ باتوں کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

### ا: قبولیتِ اعمال کی اہمیت:

[بظاہر عظیم ترین اعمال] بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کے بغیر قطعی طور پر بے کار ہیں۔ کتنے ہی بہت بڑے حسب ونسب والوں کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مسترد قرار پاتا ہے۔ کتنی ہی طویل عرصہ کی عبادت وریاضت والے اپنی خوش فہمی کے باوجود قبولیت سے یکسر محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انتہائی مقرب حضرات اپنے اعمال کی قبولیت اور مقبول اعمال کی توفیق دیئے جانے کی مسلسل التجا کرتے رہتے ہیں۔

### ب: قبولیتِ اعمال کی شرائط:

کتاب وسنت میں اعمال کی قبولیت کی جو شرائط بیان کی گئی ہیں، ان میں سے:

پہلی شرط ...... شرک سے یکسر دُوری:

[شرک] اور [اعمال کی قبولیت] میں تضاد، مخالفت اور منافات ہے۔ جہاں کہیں [شرک] ہوگا، وہاں [اعمال کی قبولیت] کا نام ونشان بھی نہیں ہوگا۔ اگر قبول شدہ اعمال

❶ ترجمہ، اُن ہی کے لیے تمام تعریف اُن کی مخلوق کی گنتی کے برابر، اُن کے نفس کی چاہت کے بقدر، عرش کے وزن کے برابر اور اُن کے کلمات کی سیاہی کے مساوی۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والے شخص میں، اگرچہ وہ ...... بفرضِ محال انتہائی عظمت والا نبی اور رسول کیوں نہ ہو...... شرک آ جائے، تو وہ یقیناً سابقہ مقبول اعمال کو بھی ضرور برباد کر دے گا۔ احکم الحاکمین رب تعالیٰ نے ہر نبی اور رسول کے لیے یہ حتمی قاعدہ اور ناقابلِ تنسیخ ضابطہ دوٹوک اور واضح انداز میں بذریعہ وحی بیان فرما دیا۔

شرک سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء وصفات اور عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ہے۔

## دوسری شرط...... اخلاص

اخلاص:

اخلاص سے مراد یہ ہے، کہ عمل کرنے والے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل کرنا ہو۔

ربّ کریم نے مخلوق کی مخلص ترین شخصیت کو قرآن کریم میں متعدد مرتبہ اخلاص کا حکم دیا۔ اس حکم کے دیئے جانے اور اس کی عدمِ تعمیل کی صورت میں روزِ قیامت کے عذاب سے خوف زدہ ہونے کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔

مزید برآں اس بات کا اعلان کرنے کا حکم بھی ایک سے زیادہ مرتبہ دیا، کہ وہ اپنی ہر قسم کی عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔

سابقہ شریعتوں میں بھی یہ حکم دیا گیا، کہ ظاہری باطنی تمام عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کی جائیں، مقصود ومطلوب صرف رضائے الٰہی ہو، شرک وریا وغیرہ کی آلائش بھی نہ ہو۔ مخلصانہ عبادات ادا کرنے ہی کو دینِ مستقیم قرار دیا گیا، جو اپنے راہی کو جنت پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر راہ جہنم کی راہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے واضح فرمایا، کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور عمل کرنے والے کو اجر وثواب اس کی نیت کے بقدر دیا جائے گا۔

آنحضرت ﷺ نے [اخلاص] کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے [ایمان] کو [اخلاص]



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں محصور فرما دیا، تو گویا کہ [اخلاص] سے محروم [ایمان] سے خالی رہا اور [ایمان] سے محروم شخص کے اعمال کیونکر قبول ہو سکتے ہیں؟

آنحضرت ﷺ نے واضح فرما دیا، کہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ لوگوں کے درمیان بھی شہرت کے طلب گار کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی نہیں اور تاکید کے ساتھ حتمی اور قطعی ضابطہ بیان فرمادیا:

[اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص عمل کے علاوہ کوئی عمل قبول ہی نہیں فرماتے۔]

آنحضرت ﷺ نے اعمال کو خالص کرنے کا دوٹوک حکم دیا، غیر مخلصانہ عمل کے مسترد ہونے کی حتمی انداز میں خبر دی اور اخلاص کے منافی بولے جانے والے جملوں کی نشان دہی فرما کر اُن سے منع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حج و عمرہ خالص اپنی رضا کے لیے مکمل کرنے کا حکم دیا۔ آنحضرت ﷺ نے مناسکِ حج کا آغاز کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے اُسے ریا اور نمود سے خالی، اپنے لیے خالص بنانے کی التجا کی۔

آنحضرت ﷺ نے آخرت کا عمل دنیا کی خاطر کرنے والے کے لیے آخرت میں یکسر محرومی کی سچی اور قطعی وعید سنائی۔ امام مالک نے آخرت کا عمل دنیا کی خاطر کرنے والے شخص کو [گھٹیا] قرار دیا۔

آنحضرت ﷺ کو امت کے ریا میں مبتلا ہونے کا خدشہ دیگر سب گناہوں میں مبتلا ہونے سے زیادہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے [شرکِ اصغر] [چھوٹے شرک] کا نام دیا اور خبر دی، کہ اللہ تعالیٰ ریا کاروں کو روزِ قیامت لوگوں کے پاس جا کر ہی بدلہ لینے کا حکم دے کر ذلیل و رسوا کریں گے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ خبر بھی دی، کہ سب سے پہلے ریا کار [شہید]، [عالم و قاری] اور [سخی] کے خلاف فیصلہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان میں سے ہر ایک کے اخلاص کے دعویٰ کی تکذیب کریں گے، اُن میں سے ہر ایک کو باری باری حکمِ الٰہی سے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا اور انہی ریاکاروں کے ساتھ جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے بیان سے پیشتر اس کی ہیبت و دہشت کی بنا پر حسرت و افسوس سے تین دفعہ طویل آہ بھری۔ پھر نڈھال ہو کر چہرے کے بل گرتے ہوئے اس طرح جھکے، کہ شاگرد کو بہت دیر تک انہیں سہارا دینا پڑا۔ پھر سنبھلے، تو حدیث بیان کر پائے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی، تو اس قدر شدت سے روئے، کہ ساتھیوں نے گمان کیا، کہ اُن کی روح اُن کے جسم سے پرواز کر جائے گی۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام تعمیرِ کعبہ کے دوران دعا کرتے رہے، کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور اُن کی نسل کو [مخلص] بنا دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی فرمائش پر، ریاکاری سے بچنے کی دعا سکھلائی۔

## تیسری شرط...... اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

### i: سات دلائل:

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ترک کر کے اعمال برباد کرنے سے منع فرمایا۔ ایسے اعمال کرنے کا حکم دیا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٹوک اور واضح انداز میں یہ قاعدہ بیان فرمایا، کہ دین میں نکالی ہوئی نئی بات (بدعت) مردود ہے۔ جس عمل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہوگی، وہ مردود، باطل اور غیر معتبر ہے۔

پانچ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے سارا سال نفلی روزے رکھنے، دوسرے نے ساری رات نماز پڑھنے، تیسرے نے بغرضِ عبادت شادی نہ کرنے، چوتھے نے عبادت میں یکسوئی کی خاطر گوشت نہ کھانے، پانچویں نے خوب عبادت کرنے کے لیے بستر پر نہ سونے کے، بظاہر بڑی پارسائی اور پرہیزگاری کے عزائم اور ارادوں کا اظہار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے ان کاموں کے کرنے کی صورت میں قطعی لاتعلقی کی دوٹوک وعید سنائی، کیونکہ اُن میں سے ہر عمل، اُن کی سنّت سے ہٹا ہوا تھا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے پارسائی اور پرہیزگاری کی غرض سے دنیا سے بے رغبتی اور بیوی سے دُوری اختیار کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا کڑا احتساب کیا۔ سنّت سے ہٹنے پر [ایمان کے محلِ نظر ہو جانے کے اندیشہ] کی دلوں کو ہلا دینے والی ہیبت ناک وعید سنائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح اور واضح انداز میں اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسک حج لینے کی پرزور تلقین فرمائی۔

## سلف صالحین کا اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اہتمام:

- امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد نفلی نماز پر سنت کی مخالفت کی بنا پر مارا کرتے تھے۔
- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج میں مسنون طواف قدوم کو ناپسند کرنے پر نہایت زوردار اور قوی احتساب کیا۔
- [رکنِ شامی کے چھونے] کی غیر مسنون تجویز پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہایت سخت احتساب فرمایا۔
- [شامی کونے چھونے] کے سنّت سے ہٹے ہوئے عمل پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مدلل احتساب کیا۔
- سنّت سے تجاوز کرتے ہوئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام باندھنے کے ارادے پر امام مالک نے سخت وعید سنائی۔

## چوتھی شرط...... رزقِ حلال

اس حوالے سے بیان کردہ تفصیل کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



i: آنحضرت ﷺ نے صریح اور قطعی انداز سے واضح فرمایا، کہ پاکیزہ کمائی کے سوا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

ii: نبی کریم ﷺ نے واضح فرمایا، کہ ناجائز کمائی سے صدقہ کے علاوہ دیگر مالی عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں۔

iii: آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ناجائز کمائی والے کی دعا قبول نہیں فرماتے۔

iv: دعا بدنی عبادت ہے۔ جب ناجائز کمائی دعا کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے، تو یہ باقی اعمال کو برباد کیے بغیر کب چھوڑے گی؟

## ج: قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ بننے والے دیگر کام:

سابقہ ذکر کردہ باتوں کے علاوہ کچھ اعمال ایسے ہیں، کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے، کہ وہ بظاہر پسندیدہ اور اچھے اعمال کی قبولیت کو رکوا دیتے ہیں۔ انہی میں سے سولہ بُرے اعمال حسبِ ذیل ہیں:

1: مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب کرنا

2: وہاں بدعتی کو پناہ دینا

3: اہلِ مدینہ پر ظلم کرنا اور انہیں خوف زدہ کرنا۔

4: قطع رحمی کرنا

5: باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا۔ بعض لوگ کسی دوسری قوم یا نسل کی جانب نسبت کرتے ہیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل اسلامی شریعت کے قطعی منافی اور نتائج کے اعتبار سے نہایت سنگین ہے۔

6: اپنے مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا۔

اپنے باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنے کی سنگینی کے متعلق کتاب و سنت میں متعدد نصوص وارد ہوئی ہیں۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



7: والدین کی نافرمانی

8: احسان جتلانا

9: تقدیر کا انکار کرنا

10: مسلمان کے عہد و پیمان کو توڑنا

11: قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننا

12: نشے میں ہونا

13: خاوند کی نافرمانی

14: مالک سے فرار

## تنبیہات:

i: خاوند کی نافرمانی تب گناہ ہے، جب اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو۔

ii: شرعی عذر کی بنا پر خاوند کے بستر سے دُوری گناہ نہیں۔

iii: خاوند کا شریعت کے خلاف کام کے لیے بلانا اور خاتون کا جانا، دونوں ہی ناجائز اور باعثِ گناہ ہیں۔

## خاوند کے خلافِ شریعت احکامات کی تین مثالیں:

### ا: حائضہ سے جماع کے لیے بلانا:

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے دوٹوک اور قطعی انداز سے اس سے منع فرمایا۔

### ب: دبر میں جماع کی خاطر بلانا:

نبی کریم ﷺ نے اس سے قطعی طور پر منع فرمایا، ایسی حرکت کرنے والے کو لعنتی قرار دیا اور روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے اس کی جانب (بنظرِ رحمت) نہ دیکھنے کی خوفناک وعید سنائی۔

### ج: شرم گاہ بیوی کے منہ میں ڈالنے (Oral Sex) کی خاطر اسے بلانا:

شریعت میں اس گندگی کی قباحت پر کتنی ہی باتیں دلالت کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے (بلاحجاب) شرم گاہ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ چھونے سے منع فرمایا۔ نیند سے بیدار ہونے پر تین دفعہ ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے روک دیا۔ امام احمد نے ہاتھ ڈالنے کی صورت میں اس پانی کو انڈیل دینا پسندیدہ قرار دیا۔ آنحضرت ﷺ نے (بلاحجاب) شرم گاہ چھونے پر ازسرنو وضو کیے بغیر نماز پڑھنے کی ممانعت فرما دی۔

مزید برآں اس حرکت کے دوران خاتون کے منہ میں مذی، منی اور پیشاب کے قطرے گرنے کا احتمال ہوتا ہے اور ان تینوں کی نوعیت اور حیثیت کو ہماری شریعت مطہرہ نے خوب اُجاگر فرما دیا ہے۔

علاوہ ازیں غیر مسلم ماہرینِ طب نے بھی واضح طور پر بیان کر دیا ہے، کہ اس حرکت کے نتیجے میں متعدد مہلک جنسی بیماریوں کے انتشار کا امکان ہوتا ہے۔

اب جو شقی خاوند، شوہر ہونے کی حیثیت سے بے چاری بیوی کو یہ حکم دے رہا ہے، وہ دیانت داری سے اپنے آپ سے حسبِ ذیل تین سوالات پوچھے:

1: کیا ایسی گھناؤنی اور نہایت قبیح اثرات والی حرکت کے بیوی کو حکم دینے اور اس پر مجبور کرنے میں دین و اخلاق تو دُور کی بات، انسانیت نام کی کوئی چیز ہے؟

2: کیا وہ خود اسے اپنے منہ میں ڈالتا ہے؟

3: کیا ایسے کام پر مجبور کرنے والا شوہر شریعتِ اسلامی میں شوہر رہنے کے قابل رہتا ہے؟

iv: جو حکم [مفرور غلام] کا ہے، وہی حکم [فرار ہونے والی لونڈی] کا ہے۔

15: مقتدیوں کی نفرت کے باوجود امامت کروانا

یہ گناہ ...... رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق ...... نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بنتا ہے۔ یہ گناہ تب ہے، جب کہ مقتدیوں کی نفرت شرعی سبب کی بنا پر ہو۔

16: خاتون کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا

یہ گناہ ...... رسول کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ...... خاتون کی نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بنتا ہے۔ خاتون کے خوب اچھی طرح غسل کر کے خوشبو کو ختم کرنے سے یہ گناہ ختم ہو



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب "

www.KitaboSunnat.com



جاتا ہے۔

## د: مقبول اعمال کو برباد کرنے والے گناہ

متعدد آیاتِ کریمہ اور احادیثِ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ کچھ گناہ قبول شدہ اعمال کو برباد کر دیتے ہیں۔

ان میں سرِ فہرست [شرک] ہے۔ حسبِ ذیل پانچ گناہ بھی اعمالِ صالحہ کو ضائع کرنے والے ہیں:

1: [مرتد ہونا] اس سے سابقہ تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں، البتہ سچی توبہ سے لوٹا دی جاتی ہیں۔

2: [اللہ تعالیٰ پر حلفیہ حکم لگانا]

3: [مجلسِ نبوی ﷺ میں اونچی آواز سے بولنا] اور [آنحضرت ﷺ کے ساتھ عام لوگوں سے گفتگو کے انداز میں بلند آواز سے بات چیت کرنا]

[وفاتِ نبوی ﷺ کے بعد روضۂ شریف کے جوار میں خطبہ، درس وغیرہ کی شرعی مصلحت کے بغیر، بآواز بلند بولنا]، [احادیثِ شریفہ کی مجلس میں اونچی آواز میں بولنا] اور [اُن سے بے رغبتی کرنا] خطرناک نتائج والی کرتوتیں ہیں۔

4: [نمازِ عصر چھوڑنا]

دوسرے، تیسرے اور چوتھے گناہوں سے اعمال کی بربادی والی نصوصِ شریفہ کی بعض علماء نے دُور دراز تاویلیں کی ہیں، جو کہ میرے عاجزانہ فہم کے مطابق تسلی بخش اور قابلِ اطمینان نہیں۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

5: [بَيْعُ الْعِيْنَةِ] اس سے مراد کسی چیز کو ادھار فروخت کرنا، پھر رقم وصول کرنے سے پیشتر وہی چیز نقد کم قیمت پر خرید لینا۔ سارے معاملے میں مقصود خریدنے اور بیچنے کی بجائے نقد کم رقم دے کر، کچھ مدت بعد زیادہ رقم وصول کرنا ہوتا ہے۔ نقد اور اُدھار کا یہی فرق سود اور قطعی حرام ہے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے جہاد کی بربادی کی وعید سنائی۔

وہ رسول کریم ﷺ سے سُنے بغیر اپنے اجتہاد سے اتنی بڑی وعید سنانے کی جرأت نہیں کرسکتیں۔

## ہ: اعمال کو قبول کروانے کی تدبیریں:

i: قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے، کہ حقیقی اور سچی توبہ نہ صرف گناہوں کو مٹا دیتی ہے، بلکہ انہیں نیکیوں میں تبدیل کروا دیتی ہے۔ جب سچی توبہ سے رکاوٹ بننے والے گناہ ہی ......اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے......مٹ جاتے ہیں، تو رکاوٹ کیونکر باقی رہے گی؟

ii: اسوۂ ابراہیمی علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے کیے جانے والے پسندیدہ اعمال کی قبولیت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

iii: اسوۂ نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے مقبول اعمال عطا کیے جانے کی فرمائش تسلسل سے جاری رکھنی چاہیے، کہ ربّ کریم فریادوں کو سننے اور پورا فرمانے والے ہیں۔

## ب: اپیل:

ا: اس موقع پر رب ذوالجلال والاکرام سے انتہائی عاجزانہ التجا ہے، کہ وہ اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ بننے والے ہمارے تمام گناہوں کو کلی طور پر ختم فرما دیں اور ہمیں مقبول اعمال کے خزانے عطا فرمادیں۔ إِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

ب: میں درخواست کرتا ہوں،

اہل علم وفضل حضرات وخواتین سے، کہ وہ اپنی تقاریر، بیانات، تدریس اور تحریر میں پسندیدہ اعمال کی تلقین وترغیب کے ساتھ اُن کی قبولیت کی شرائط اور قبولیت میں رکاوٹ والی باتوں کو بھی خوب اہتمام سے واضح فرمائیں، تا کہ کیے کرائے [بظاہر پسندیدہ اعمال] اکارت اور برباد نہ ہوجائیں۔

ج: میں تاکید کرتا ہوں اپنے آپ کو اور روئے زمین کے تمام مسلمان اور غیر مسلم اچھے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اعمال کے دلدادہ حضرات وخواتین سے، کہ وہ بارگاہِ رب العالمین میں اعمال کو قبول کروانے والی شرائط کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ بننے والی باتوں کو کبھی حقیر اور معمولی نہ سمجھیں، بلکہ اُن سے بچنے کی ہمیشہ سرتوڑ کوشش جاری رکھیں۔

رب حی وقیوم لکھی پڑھی بات کی غلطی معاف فرمائیں، ٹھیک بات قبول فرمائیں اور اس پر عمل کرنا ہم سب، ہمارے اہل وعیال، بہن بھائیوں، نسلوں اور پوری انسانیت کے لیے آسان وسہل بنائیں۔آمِیْنَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ.

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا
وَ أَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَھْلًا. ❶

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَیْكَ.

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ أَتْبَاعِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ.

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

❶ ترجمہ: [''اے اللہ تعالیٰ! نہیں کچھ آسان مگر جسے آپ آسان فرمائیں اور آپ جب چاہیں سخت زمین کو نرم فرمادیں'']۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# مراجع ومصادر

1: "الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للأمير علآء الدين الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى 1408هـ، بتحقيق الأستاذ شعيب الأرناؤوط.

2: "أحكام القرآن" للإمام ابن العربى، ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق ا. علي محمد البجاوي.

3: "الأدب المفرد" للإمام البخاري، ط: عالم الكتب بيروت، الطبعة الثانية 1405هـ، بترتيب و تقديم ا. كمال يوسف الحوت.

4: "أضوآء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن" للعلامة محمد الأمين الشنقيطي، ط: على نفقة سمو الأمير أحمد بن عبدالعزيز آل سعود، سنة الطبع 1403هـ.

5: "الإكليل في استنباط التنزيل" للعلامة السيوطي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، سنة الطبع 1401هـ، بتحقيق ا. سيف الدين عبدالقادر الكاتب.

6: "إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه" للشيخ محمد علي جانباز، ط: المكتبة القدوسية لاهور، الطبعة الأولى 1424هـ.

7: "أيسر التفاسير" للشيخ أبي بكر الجزآئري، الطبعة الأولى 1407هـ.

8: "بدآئع التفسير الجامع لما فسره الإمام ابن قيم الجوزية"، ط: دار ابن الجوزي الدمام، الطبعة الثانية 1431هـ، جمع و تخريج: ا. السيد محمد، و مراجعة: ا. صالح أحمد الشامي.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



9: "بلوغ المرام من أدلة الأحكام" للحافظ ابن حجر، ط: مؤسسة الكتب الثقافية بيروت، الطبعة الأولى 1407هـ، بتحقيق الشيخ حامد الفقى.

10: "تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي" للعلامة المباركفوري، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1410هـ.

11: "تحقيق جامع العلوم والحكم" للشيخين الأرناؤوط وإبراهيم باجس، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة 1412هـ.

12: "التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي" لـ فضل الٰهی، ط: إدارة ترجمان الإسلام، الطبعة السادسة 1422هـ.

13: "الترغيب و الترهيب" للحافظ المنذري، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع 1410هـ، بتحقيق الشيخ مصطفٰى محمد عمارة.

14: "تفسير البحر المحيط" للعلامة أبي حيان الأندلسي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1413هـ، بتحقيق الشيخ عادل أحمد و رفقائه.

15: "تفسير البغوي" المسمّٰى بـ"معالم التنزيل" للإمام البغوي، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الأولى 1406هـ، بإعداد و تحقيق ا. خالد عبدالرحمٰن العك و ا. مروان سوار.

16: "تفسير البيضاوي" المسمّٰى بـ"أنوار التنزيل و أسرار التأويل" للقاضي البيضاوي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1408هـ.

17: "تفسير التحرير و التنوير" للشيخ ابن عاشور، ط: الدار التونسية للنشر تونس، سنة الطبع 1984م.

18: "تفسير الخازن" المسمّٰى بـ"لباب التأويل في معاني التنزيل" للعلامة الخازن، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع 1399هـ.

19: "تفسير السعدي" المسمّٰى بـ"تيسير الكريم الرحمٰن في تفسير كلام المنّان" للشيخ عبدالرحمٰن السعدي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت،



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الطبعة الأولى 1423هـ، بتحقيق الشيخ عبدالرحمن اللُّوَيحَق.

20: "تفسير أبي السعود" المسمّٰى بـ"إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم" للقاضي أبي السعود، ط: دار إحيآء التراث العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

21: "تفسير الطبري" المسمّٰى بـ"جامع البيان عن تأويل آي القرآن" للإمام الطبري، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية 1398هـ.

22: "تفسير القاسمي" المسمّٰى بـ"محاسن التأويل" للعلامة محمد جمال الدين القاسمي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثالثة 1398هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

23: "تفسير القرطبي" المسمّٰى بـ"الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبدالله القرطبي، ط: دار إحيآء التراث العربي، بدون الطبعة و سنة الطبع.

24: "التفسير الكبير" المسمّٰى بـ"مفاتيح الغيب" للعلامة فخر الدين الرازي، ط: دار الكتب العلمية طهران، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع.

25: "تفسير ابن كثير" المسمّٰى بـ"تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير، ط: دار الفيحاء دمشق؛ و دار السلام الرياض، الطبعة الأولى 1413هـ، بتقديم الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط.

26: "تفسير المنار" للسيد محمد رشيد رضا، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع.

27: "التلخيص" (المطبوع بذيل المستدرك) للحافظ الذهبي، الناشر: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

28: "جامع البيان في تفسير القرآن" للشيخ معين الدين الإيجي الشافعي، ط: دار نشر الكتب الإسلامية ججرانواله، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتعليق الشيخ محمد بن عبدالله الغزنوي، و تحقيق ا. منير أحمد.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



29: "جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم" للحافظ ابن رجب، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة 1412هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط و إبراهيم باجس.

30: "حَجَّةُ النبي ﷺ كما رواه جابر رضي الله عنه، للشيخ الألبانى، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة السابعة، 1405هـ.

31: "روح المعاني" للعلامة محمود الألوسي، ط: دار إحيآء التراث العربي بيروت، الطبعة الرابعة 1405هـ.

32: "رياض الصالحين" للإمام النووي، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى 1399هـ، بتحقيق الشيخ الألباني.

33: "سلسلة الأحاديث الصحيحة" للشيخ الألباني، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الأولى 1416هـ.

34: "سنن أبي داود" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بن الأشعث السجستاني، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1410هـ.

35: "السنن" للإمام ابن ماجه، نشر: دار الصديق الجبيل، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى 1431هـ، بتحقيق الشيخ عصام موسى هادي.

36: "سنن النسآئي" (المطبوع مع شرح السيوطي و حاشية السندي)، للإمام أحمد بن شعيب النسآئي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى 1348هـ.

37: "السياسة الشرعية" لشيخ الإسلام ابن تيمية، طبع و نشر: وزارة الشؤون الإسلامية المملكة العربية السعودية، سنة الطبع 1418هـ.

38: "شرح السنة" للإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى 1390هـ، بتحقيق الشيخين الأرناؤوط و زهير الشاويش.

39: "شرح السيوطي على سنن النسآئي"، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى 1348هـ.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



40: "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" للعلامة الطيبي، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى 1417هـ، بتحقيق د. عبدالحميد هنداوي.

41: "شرح ابن قيم الجوزية لسنن أبي داود"، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1410هـ.

42: "شرح النووي على صحيح مسلم" للإمام النووي، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع 1401هـ.

43: "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري، نشر و توزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية و الإفتاء و الدعوة و الإرشاد الرياض، بدون الطبعة و سنة الطبع.

44: "صحيح الترغيب و الترهيب" للشيخ الألباني، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الأولى 1421هـ.

45: "صحيح الجامع الصغير و زيادته"، اختيار: الشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثالثة 1402هـ.

46: "صحيح سنن الترمذي" اختيار الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى 1409هـ.

47: "صحيح سنن أبي داود" صحّح أحاديثه الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى 1409هـ.

48: "صحيح سنن ابن ماجه" اختيار الشيخ الألباني، نشر: مكتبة التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى 1408هـ.

49: "صحيح سنن النسآئي" صحّح أحاديثه الشيخ الألباني، الناشر، مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى 1409هـ.

50: "صحيح مسلم" للإمام مسلم بن حجاج القُشَيْري، نشر و توزيع:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية و الإفتاء و الدعوة و الإرشاد، سنة الطبع 1400هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

51: "صحيح موارد الظمآن إلى زوآئد ابن حبان" للشيخ الألباني، ط: دار الصميعي الرياض، الطبعة الأولى 1422هـ.

52: "عون المعبود شرح سنن أبي داود" للعلامة العظيم آبادي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1410هـ.

53: "فتح الباري شرح صحيح البخاري" للحافظ ابن حجر، نشر و توزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية و الإفتآء و الدعوة و الإرشاد الرياض، بدون الطبعة و سنة الطبع.

54: "فتح الباري في شرح صحيح البخاري" للحافظ ابن رجب الحنبلي، ط: دار ابن الجوزي الدمام، الطبعة الثانية 1422ه، بتحقيق أبي معاذ طارق بن عوض الله.

55: "فتح القدير" للعلامة محمد بن علي الشوكاني، التوزيع: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتعليق ا. سعيد محمد اللحّام.

56: "في ظلال القرآن" لسيد قطب، ط: دارالشروق، الطبعة الشرعية الرابعة 1397هـ.

57: "كتاب السنة" للإمام ابن أبي عاصم، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثالثة 1413هـ، بتحقيق الشيخ الألباني.

58: "كتاب السنن الكبرىٰ" للإمام النسآئي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1411هـ، بتحقيق د. عبدالغفار البنداري و سيد كسروي حسن.

59: "الكشاف عن حقآئق التنزيل و عيون الأقاويل في وجوه التأويل" للعلامة



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الزمخشري، ط: دار المعرفة بيروت، بدون سنة الطبع و الطبعة.

60: "اللآلي البهية في شرح العقيدة الواسطية" للشيخ صالح بن عبدالعزيز آل الشيخ، الطبعة الأولى 1431هـ، توزيع: وكالة المطبوعات و البحث العلمي بوزارة الشؤون الإسلامية الرياض، بتحقيق الشيخ عادل رفاعي.

61: "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" للحافظ الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة 1402هـ.

62: "المحرّر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز" للقاضي ابن عطية الأندلسي، بدون الناشر و الطبعة و سنة الطبع؛ بتحقيق المجلس العلمي بفاس.

63: "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للملا علي القاريء، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتحقيق ا. صدقي محمد جميل العطّار.

64: "المستدرك على الصحيحين" للإمام أبي عبدالله الحاكم، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

65: "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: دار المعارف بمصر، الطبعة الثالثة، بدون سنة الطبع، بتحقيق الشيخ شاكر، أو ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى 1417هـ بتحقيق الشيخ الأرناؤوط و رفقائه.

66: "مسند أبي يعلى الموصلي" للإمام أحمد بن علي بن المثنّى التميمي، ط: دار المأمون دمشق، الطبعة الأولى 1404هـ، بتحقيق ا. حسين سليم أسد.

67: "مشكاة المصابيح" للشيخ الخطيب التبريزي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثانية 1399هـ، بتحقيق الشيخ الألباني.

68: "مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه" للحافظ بُوصيرى، ط: دار الجنان بيروت، الطبعة 1406هـ، بتحقيق كمال يوسف الحوت.



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



69: "المفردات في غريب القرآن" للعلامة الراغب الأصفهاني، ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

70: "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" للحافظ أبي العباس أحمد القرطبي، ط: دار ابن كثير؛ و دار الكلم الطيب، الطبعة الأولٰى 1417هـ، بتحقيق الشيخ محي الدين ديب مستو و رفقآئه.

71: "نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار" للحافظ ابن حجر، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولٰى 1421هـ، بتخريج ا. محمد علي سَمَك.

72: "هامش السنن لابن ماجه" للشيخ عصام موسٰى هادي، ط: دار الصديق الجبيل المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولٰى 1431هـ.

73: "هامش شرح السنة" للشيخين زهير الشاوى و الأرناؤوط، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولٰى 1390هـ.

74: "هامش المسند" للشيخ أحمد شاكر، ط: دار المعارف مصر، الطبعة الثالثة.

75: "هامش المسند" للشيخ الأرناؤوط و رفقائه، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولٰى 1417هـ.

76: "هامش مسند أبي يعلٰى الموصلي" للشيخ حسين سليم أسد، ط: دار المأمون دمشق، الطبعة الأولٰى 1404هـ.

## اردو کتب:

1: ''آیت الکرسی کے فضائل وتفسیر''، فضل الٰہی، دارالنور اسلام آباد، 2016ء۔

2: ''احسن البیان'' ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھی، تفسیر: حافظ صلاح الدین یوسف، مکتبہ دارالسلام۔

3: اشرف الحواشی: ترجمہ: شاہ رفیع الدین دہلوی ونواب وحید الزمان، وتفسیر شیخ الحدیث محمد عبدہ، شیخ محمد اشرف لاہور۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



4: ''ترجمان القرآن'' مولانا ابوالکلام آزاد، اسلامی اکادمی لاہور، اشاعت 1976ء۔

5: ''تفسیر ثنائی (مطبوع برحاشش قرآن کریم) شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری، بلال گروپ آف انڈسٹریز کراچی، لاہور، 1994ء۔

6: ''تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن'' ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، دار الداعی الریاض، بار دوم 1423ھ۔

7: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ'' فضل الٰہی، دار النور اسلام آباد، 2016ء۔

8: ''مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟'' فضل الٰہی، دار النور اسلام آباد، 2018ء۔

9: "القرآن الكريم و ترجمة و معانية و تفسيره الى اللغة الأردية " ترجمه: مولانا محمود الحسن ، ط۔ مجمع الملك فهد ، المدينة الطيبة.

10: ''فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے'' فضل الٰہی، دار النور اسلام آباد، 2018م۔

11: ''معارف القرآن'' مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف کراچی نمبر 14، 1979ء۔

12: ''مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟'' فضل الٰہی، دار النور اسلام آباد، اکتوبر 2016ء۔

انگریزی:

1- "Journal of Global Infectious Diseases" 2010 Jan-Apr: 2 (1) 57-62



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مؤلف کی کتب

## عربی کتب:

١۔ التقویٰ أهميتها وثمرتها وأسبابها
٢۔ الأذكار النافعة
٣۔ فضل آية الكرسي و تفسيرها
٤۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً
٥۔ حب النبي ﷺ وعلاماته
٦۔ وسائل حب النبي ﷺ
٧۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته
٨۔ النبي الكريم ﷺ معلماً
٩۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
١٠۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم
١١۔ فضل الدعوة إلى الله تعالىٰ
١٢۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالىٰ
١٣۔ الحرص علىٰ هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
١٤۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالىٰ
١٥۔ من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)
١٦۔ من صفات الداعية: اللين والرفق
١٧۔ الحسبة: تعريفها ومشروعيتها و وجوبها
١٨۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
١٩۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
٢٠۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص و سير الصالحين)
٢١۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢٢۔ الاحتساب علی الوالدین: مشروعیته، ودرجاته، وآدابه
٢٣۔ الاحتساب علی الأطفال
٢٤۔ قصة بعث أبي بکر جیش أسامة رضی اللہ عنہما (دراسة دعویة)
٢٥۔ مفاتیح الرزق (في ضوء الکتاب والسنة)
٢٦۔ التدابیر الواقیة من الزنا في الفقه الإسلامي
٢٧۔ التدابیر الواقیة من الربا في الإسلام
٢٨۔ شناعة الکذب وأنواعه
٢٩۔ لاتیئسوا من روح الله
٣٠۔ عظیم منزلة البنت ومکانتها

اردو کتب:

۱۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب
۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ
۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب
۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم
۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد
۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کی علامتیں
۸۔ بیٹی کی شان وعظمت
۹۔ فرشتوں کا دُرود پانے والے اور لعنت پانے والے
۱۰۔ قرض کے فضائل ومسائل
۱۱۔ فضائلِ دعوت
۱۲۔ دعوتِ دین کس چیز کی طرف دی جائے؟
۱۳۔ دعوتِ دین کسے دیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


۱۴۔ دعوتِ دین کون دے؟

۱۵۔ دعوتِ دین کہاں دیں؟

۱۶۔ دعوت دین کس وقت دی جائے؟

۱۷۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت

۱۸۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری

۱۹۔ والدین کا احتساب

۲۰۔ بچوں کا احتساب

۲۱۔ مسائلِ قربانی

۲۲۔ مسائلِ عیدین

۲۳۔ لشکرِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۲۴۔ رزق کی کنجیاں

۲۵۔ رزق اور اس کی دعائیں

۲۶۔ اذکار رزق

۲۷۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

۲۸۔ حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۹۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۳۰۔ باجماعت نماز کی اہمیت

۳۱۔ باجماعت نماز کی اہمیت (مختصر)

۳۲۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۳۳۔ زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات

۳۴۔ مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟

۳۵۔ اذکار مصائب (مختصر)


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ فضل الباری۔سیرۃ امام بخاری، صحیح بخاری کے آخری باب کی شرح

۳۷۔ قبولیت اعمال۔اہمیت، شرائط، رکاوٹیں اوران کے دور کرنے کی تدابیر

۳۸۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِ طبع)

## دیگر زبانوں میں:

### بنگالی:

۱۔ اذکارِ نافعہ

۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اوراس کی علامتیں

۳۔ باجماعت نماز کی اہمیت

۴۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ بیٹی کی شان وعظمت

۷۔ رزق کی کنجیاں

۸۔ فضائل دعوت

۹۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۱۰۔ لاتیئسوا من روح الله

### انڈونیشی:

۱۔ اذکار نافعہ

۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اوراس کی علامتیں

۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اوراس کی علامتیں (مختصر)

۴۔ رزق کی کنجیاں

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ لاتیئسوا من روح الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## فرانسیسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

## انگریزی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۲۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۳۔ بیٹی کی شان و عظمت

۴۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری (زیر طبع)

۵۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت (زیر طبع)

## فارسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

## ترکی:

۱۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم

## مصنف کے تیار کردہ پوسٹر

۱۔ دعا کی شان و عظمت

www.kitabosunnat.com

۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب

۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا

۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا

۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں

۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات

۷۔ نبی کریم ﷺ کا قُرب دلوانے والے اعمال

۸۔ رزق کی کنجیاں

۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
25519

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

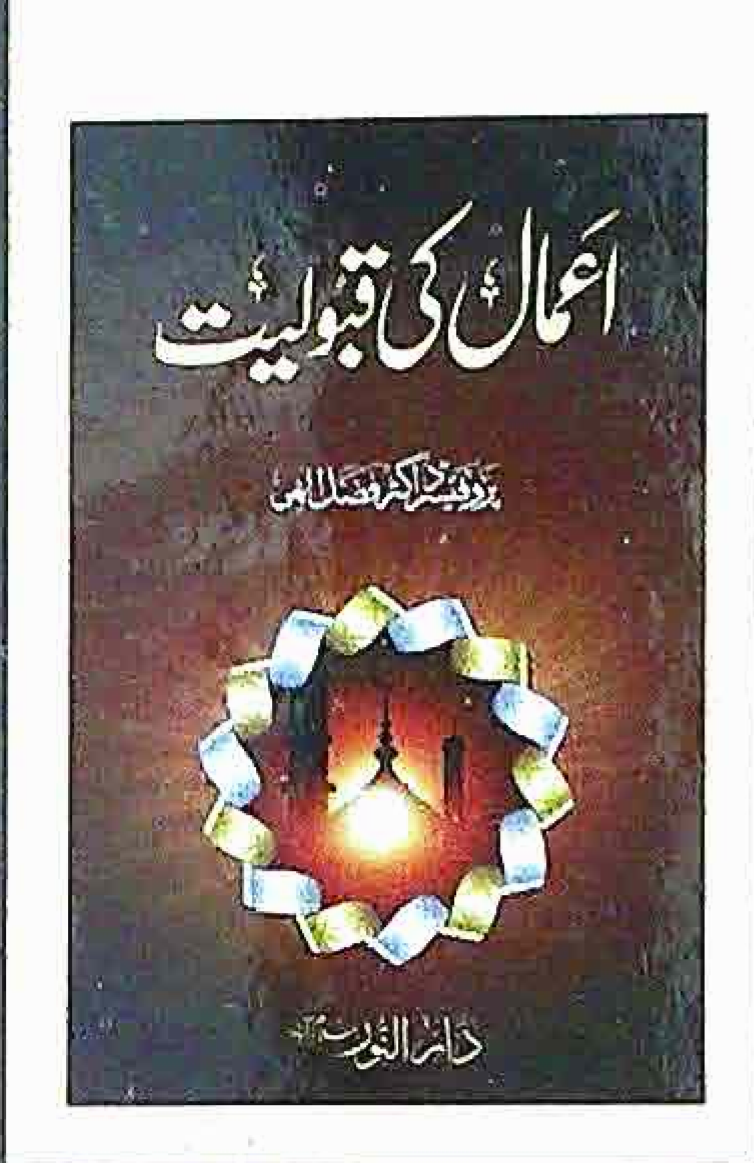


# اعمال کی قبولیت

## اس کتاب میں:

- قبولیتِ اعمال کی اہمیت کے متعلق 3 باتیں
- قبولیتِ اعمال کی 4 شرائط
- قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ بننے والے 16 دیگر کام
- مقبول اعمال کو برباد کرنے والے 5 گناہ
- اعمال کو قبول کروانے کی 3 تدبیریں

دار النور اسلام آباد
0321-5336844
0335-5666876